هو المستعان

اللهم صلی علی محمد و سلم

الحمد لله که این دیوان سحر البیان از تالیفات شاعر بی بدل
صوفی بےمثل جناب مولانا مولوی حاجی حافظ عبدالکریم صاحب متخلص مسلم
مسمے بہ

دیوان گلشن ہدایت

سنہ ۱۳۱۸ ھ

حسب فرمائش جناب شیخ بدرالدین صاحب تاجر کتب۔ ویلیسلی
اسٹریٹ خلاصی ٹولہ نمبر ۹ شہر کلکتہ باہتمام محمد یسین صاحب

در مطبع سعیدی کلکتہ کلنگا
طبع گردید

حق محفوظ ہے　　پختہ　　قیمت فی جلد ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثنا اوس ذات منزہ ومبرا وحدہ لاشریک لہ کو جسنے گلدستہ الفاظ چار عناصر بنا بر ترکیب
مادہ اجسام مرکبہ سے مخلوط کر کے ایک صفحہ وجود پر قلم قدرت سے نقوش
مختلف کئے اور حالات رنگہائے رنگین - پھر اوس معنی گوہر بلبلہ بے آب کو نطق و
فصاحت وبلاغت وشعر وانشائے سخن ونکات سے آبدار کر کے حواس خمسہ مزین کر کے
برآب کیا بنا بر فحوائے - الحمد للہ رب العالمین - ونعت مفخر موجودات مخزن ملکوت و
جبروت وگوہر ناسوت ولاہوت برتر مرسلین خاتم النبیین سید العرب والعجم
انا سید ولد آدم یوم القیامۃ مسبب ولولاک لما خلقت الافلاک علت غائی صلی اللہ علیہ وسلم
و چار وزیر گوشہ مسند نشان خوش کنندہ آنحضرت دل وجان علی آلہ واصحابہ التسلیم
بعد حمد ونعت **عبد الرشید** ابو السادات بن مولف رسالہ ہذا ساکن مقام جھوکا
بخدمت ارباب بصیرت، واصحاب حقیقت، وشعرائے واقف رمز معرفت یہ عرض ہے
کہ یہ نسخہ **گلشن ہدایت** جسکا ہر کلام مطابق آیات قرآن مجید واخبار شریف الف
سے یے تک تحریر ہے سراپا رنگین نئی طرز نئے کلام پر مضمون وبلاغت میں نہایت

عام تصور مزید ہے جب ناظرین اس دیوان پاک پر نظر ڈالین گے خیال شعراسے الگ
پائین گے یہان عاشق مجازی کا کام نہین چشم و لب و دندان و ابرو و قد و کمر و خال
و خد اور زلف کا نام و نشان نہین جو کچھ اسمین بیان ہے واللہ ایمانی ایمان ہے دیوان
مجازی نہین دیوان حقیقی ہے اکثر غزل خوان آتش و ظفر پر جان دیتے تھے اور
تبدیل ذائقہ کے خیال مین تھے اور بیچارے عوام جب لفظ مجازی سے معنے
حقیقی پر سمجھنے مین قادر نہ ہوتے تھے شوق حسرت دل ہی دل مین رکھ لیتے تھے اب
ہوشیاران خراماں خبرت آئین اسکے مضامین کو غور کرینگے میرے لکھیکو اور ہر ایک کے
مقصد کو پا جائینگے فی الواقع یہ وہی رسالہ ہے۔ جسکے اکثر مشتاق تھے دیکھائی
دیا بیمار اس نسخۂ دیوان مین اپنا علاج دیکھیگا ضرور اس مرض کا علاج
تحریر پاسے گا یون نہین ملاحظہ پر موقوف ہے دیکھو غرق بحر تحقیق ہو

اعلان

حسب فرمایش جناب شیخ بدرالدین صاحب تاجر کتب با اجازت والد
مرحوم و مغفور بار ثانی یہ کتاب مطبع سعیدی واقع کلکتہ محلہ کلنگا بازار
نمبر ۹ مین بتصیح جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب زیور طبع سے
مزین و محلی ہو کر مقبول ہر خاص و عام ہوا۔
راقم عبدالمنان ابن حافظ عبدالرحمان
صاحب ساکن کلکتہ محلہ کڑایا
بیگ صاحب کا۔
بگان
فقط

ردیف الف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ای خالق ہر جسم و جان تجھ بن نہین کوئی مرا	ای رازق ہر انس و جان تجھ بن نہین کوئی م
ای دستگیر بیکسیان تجھ بن نہین کوئی مرا	ای چارۂ بیچار گان تجھ بن نہین کوئی م
ای حافظ و ناصر مرے تجھ بن نہین کوئی مرا	ای حاضر و ناظر مرے تجھ بن نہین کوئی م
توہی مرا معبود ہے توہی مرا مسجود ہے	توہی مرا مقصود ہے تجھ بن نہین کوئی م
ای بادشاہِ دو جہان توہی پناہ عاصیان	مین تجھ سو اجاؤن کہان تجھ بن نہین کو
ای رازق بیدست و پا مین ہون ترے در کا گدا	رکھتا ہون تیرا آسرا تجھ بن نہین کوئی م
ای لائق حمد و ثنا ای لازوال و لا فنا۔	بگڑی ہوئی میری بنا تجھ بن نہین کوئی م
یان پالنے والا کوئی اور مارنے والا کوئی	دان بخشنے والا کوئی تجھ بن نہین کوئی م
فرش زمین سے تا فلک اور آسمان سے عرش تک	دیکھا اوٹھا کر جب پلک تجھ بن نہین کو
کی داہنی بائین نظر پیش و پس و زیر و زبر	ہر سو یہی ہی جلوہ گر تجھ بن نہین کوئی م

تو صاحب انعام ہے انعام تیرا عام ہے — وہاب تیرا نام ہے تجھ بن نہین کوئی مرا
تیرا دیا کھاتا ہون مین تیری ثنا گاتا ہون مین — تیرا ہی کھلاتا ہون مین تجھ بن نہین کوئی مرا
دکھ درد و غم اوسکا گیا جسنے پکارا یا خدا ہے — سختی مین میری کام آ تجھ بن نہین کوئی مرا
جیسی سمجھ آئی مجھے دی تو نے گویائی مجھے — تقریر یہ بھائی مجھے تجھ بن نہین کوئی مرا
در در سے ٹکرا کر کے سر رکھا تری درگاہ پر — تو بھی نکر در سے بدر تجھ بن نہین کوئی مرا
مین ہون محض بے سیم و زر بی زور بی کسب و ہنر — ای غیب سے میری خبر تجھ بن نہین کوئی مرا
مین نیک ہون یا ہون برا پر نام لیوا ہون ترا — اب بخش تو یا دی سزا تجھ بن نہین کوئی مرا
جو خویش و برخوردار ہین اپنے غرض کی یار ہین — گو ظاہری غمخوار ہین تجھ بن نہین کوئی مرا
مجھکو نہ شوق حور ہے نہ خواہش انگور ہے — تیری رضا منظور ہے تجھ بن نہین کوئی مرا
یہ طائر جان جب نفس جا گور کا دیکھے قفس — اوس کنج مین فریاد رس تجھ بن نہین کوئی مرا
روز ازل کے قول مین دنیا کی رنج و ہول مین — نیکی بدی کی تول مین تجھ بن نہین کوئی مرا
جب ہاویہ پر جوش ہو گم ہر کسیکا ہوش ہو- — ہر آشنا روپوش ہو تجھ بن نہین کوئی مرا
جسدم صراط نار پر ہونے لگے سب کا گذر — اُسدم رفیق و راہبر تجھ بن نہین کوئی مرا
مسلم کی جب آوے اجل یہ کھکے دم جاوے نکل — ای پاک فی اتِ لم یزل تجھ بن نہین کوئی مرا

دیگر

شکر ہو کس سے ادا یا رب تری احسان کا — تو نے ہمکو نور بخشا نیّر ایمان کا
خاص نگہ لطف سے تو نے کیا فرمان پذیر — ہم گنہگاروں کو اپنے دفتر فرمان کا
فرق ہم کھوٹے کھرے کا کسطرح پہچانتے — تو عطا معیار اگر کرتا نہین فرقان کا
آستان پاک تیرا قبلۂ حاجات ہے- — ہر ملک ہر جانور ہر جن و ہر انسان کا
لقمۂ غیبی سے اپنے پالنے والا ہے تو- — ذی پروبے دست و پاؤ بے سر و سامان کا
خلد مین بخشیگا تو پھر حور و غلمان و قصور — باغ انگور و کھجور و لیچی و رمان کا

ہے تو وہ قہار کہ تیری غضب کے سامنے ہوش گم ہے ہر نبی و غوث عالی شان کا
تجھسے جب تک اذن محشر مین شفاعت کا نہو تاب ہے کسکی کہ ہو شافع کسیکی جان کا
بندگی دی چھوڑ تیری جسنے وہ ساتھی ہوا بیگمان فرعون اُبی ابن خلف ہامان کا
سر پر اوس نمرود کے جوتا لگانا ہی مفید مغز مین ہو جسکی مچھر نخوت و طغیان کا
غیر کو جسنے یہان ٹہرالیا تیرا شریک جا کے دوزخ مین مزا چکھیگا اس بہتان کا
نص واضح پر تری لاتا ہی جو عقلی دلیل شاید اوسکو حال کچھ پہونچا نہین شیطان کا
لوگ تو سو سو طرحکی نیکیان رکھتے ہین پاس آسرا مسلم کو ہے یارب تیری غفران کا

دیگر

جو کوئی رکھتا ہی دل مین الفت خیر الورا صادق و کامل وہی ہے امت خیر الورا
ہے اگر منظور اے یارون رضاے کردگار تو پکڑ دانتون سے اپنے سنت خیر الورا
مظہر نور خدا ہے رحمت پروردگار ذات مصطفوی وجود حضرت خیر الورا
ہو چکی اوسکی شفاعت آپ پر واجب ضرور دیکھ لی آنکھون سے جسنے تربت خیر الورا
حق مین اپنے سو کرامت سے کہین بہتر سمجھ گر میسر ہو تجھے یک رویت خیر الورا
جسکی چاہے شکل بن سکتا ہے شیطان لعین ہو نہین سکتا کبھی وہ صورت خیر الورا
اسکی درجے کو پہونچ سکتے نہین غوث و قطب زندگی مین جسنے پائی صحبت خیر الورا
آپ کی دنیا مین آتے ہی تمام اصنام دہر گر گئے سجدے مین منہ کے بل کھاکر ہیبت خیر الورا
خصلت و خوے نبی کیونکر نہو دلکو پسند ہے مری حق مین عبادت عادت خیر الورا
ہے جہان قرآن مین کلمہ اطیعوا اللہ کا ساتھ ہی اوسکے لگا ہی طاعت خیر الورا
جلتے تھے رتبۂ نبوی کو بوبکرؓ و عمرؓ بوجہل سمجھے بھلا کیا عزت خیر الورا
ورد افضل ہے وظیفون مین کلام اللہ کا بعد اسکے ہی درود و رحمت خیر الورا
وصف ہر شاعر کیا کرتا ہی اپنی یار کا تو بھی اے مسلم کیا کر مدحت خیر الورا

دیگر

مطلع نور ہدا ہے سنت خیر الورا
مشعل راہ خدا ہی سُنت خیر الورا

اصل دین کبریا ہے سنتِ خیر الورا
مغز شرع مصطفا ہی سنتِ خیر الورا

بوستان دین حق مین گلشن اسلام مین
غنچۂ راحت فزا ہی سنتِ خیر الورا

کیون نہو لفظ محمد کلمۂ طیب کے ساتھ
جزو توحید خدا ہے سنت خیر الورا

پیروے سنت کے نسیان وخطا کیواسطے
شافع روز جزا ہے سنت خیر الورا

اہل سنت کو میسر کیون نہو القای دل
کاشف سرِ خدا ہی سُنت خیر الورا

پیرہن صدری عمامہ سے نہین پرہیزگار
اہل تقوی کا قبا ہے سنتِ خیر الورا

اے فقیر نفس کش ای صوفی خلوت نشین
حق مین تیری کیمیا ہے سنتِ خیر الورا

اہل سنت کو کسیکے قول پر کرکے نظر
چھوڑ دینا کب روا ہے سنت خیر الورا

کیا برائی تھی تری حق مین بتا ای بدعتی
چھوڑ جو تونے دیا ہے سنت خیر الورا

بدعتی کا کسطرح مقبول ہو صوم وصلوٰۃ
ہر عبادت کا سرا ہے سنتِ خیر الورا

ای عزیزو دینداری ہی اوسیکی معتبر
جو سدا کرتا ادا ہے سُنتِ خیر الورا

ہمکو بس کافی ہین دو مہدی ہدایت کیلئے
ایک قران دوسرا ہے سنت خیر الورا

روگ مین بدعت کی ہین جو لوگ انکے واسطے
نسخۂ شافی دوا ہے سنت خیر الورا

جسطرح توحید ہی حب الہی کا نشان
حب نبوی کا پتا ہے سنت خیر الورا

ایک سنت کو بھی اے مسلم نہ ہلکی جان تو
اتباع کبریا ہے سنت خیر الورا

دیگر

اے یار کرورد زبان آخر فنا آخر فنا
دل سے پڑھا کر ہر زمان آخر فنا آخر فنا

خالق نے جب دم کن کہا سارا جہان پیدا ہوا
سب کچھ نظر آنی لگا آخر فنا آخر فنا

شمش وقمر شمع جہان نور زمین وآسمان
جن وبشر کرو بیان آخر فنا آخر فنا

عرش بریں لوح و قلم حور و جناں باغ ارم
دار جہنم پر الم آخر فنا آخر فنا

ہر ایک کوہ و بحر و بر شجر و مکاں دیوار و در
خشکی تری کے جانور آخر فنا آخر فنا

یا حاکمِ ایراں ہو یا مالکِ توراں ہو
یا شاہِ ترکستان ہو آخر فنا آخر فنا

گر خرم و خوشکام ہو ساقی گلِ اندام ہو
حاضر صراحی جام ہو آخر فنا آخر فنا

بدکار ہو یا پارسا زردار ہو یا بے نوا
ہشیار ہو یا باؤلا آخر فنا آخر فنا

کرتے ملایک ہیں خبر کوچہ بکوچہ دربدر
گر ہوش ای جن و بشر آخر فنا آخر فنا

کیا بحر و بر کے جانور کیا سبزہ و برگ و شجر
ہے سب کے رُخ پر جلوہ گر آخر فنا آخر فنا

ہے چار دنکی زندگی کر لے خدا کی بندگی
کر ترک کار گندگی آخر فنا آخر فنا

دنیا عجب بازار ہے سب جنس یاں تیار ہے
لیلو جو کچھ درکار ہے آخر فنا آخر فنا

ہے خوان نعمت کا چنا سو رنگ لذت کا بھرا
کھالے جو کھانا ہو دلا آخر فنا آخر فنا

اس کھیت مین ای بے دغل تخمِ نیکوئی بو کے چل
آجائیگی جب دم اجل آخر فنا آخر فنا

کر دور غفلت کا نشان سُن گوش معنی سے میان
آتی ہی ہر شی سے فغان آخر فنا آخر فنا

کوئل پپیہا فاختہ بستے سے دل برخاستہ
کہتے ہین سب بیساختہ آخر فنا آخر فنا

قمری و بلبل یہ سخن کہتی ہین گو اپنا وطن
ہے آج یہ باغ و چمن آخر فنا آخر فنا

سوتا ہے کیون غافل پڑا سر خواب غفلت سے اوٹھا
پہونچی نہین کیا یہ ندا آخر فنا آخر فنا

پہسلا بہت اب بھی سنبھل مت چال مد ہو بے تکی چل
یکدن گریگا سر کے بل آخر فنا آخر فنا

اپنی کمر توشہ سے بھر مت کر بھروسہ غیر پر
در پیش ہے لانبا سفر آخر فنا آخر فنا

مسلم تجھے خفقان ہے جو موت سے نسیان ہے
کیون جانکر انجان ہے آخر فنا آخر فنا

دیگر

روز اول ہی مین جسکا بخت یاور ہو گیا
صاحب ایمان وہ دنیا مین اگر ہو گیا

جیسے ہمکو گور و حشر و نار کا ڈر ہو گیا
سوزش غم سے جگر مین داغ اکثر ہو گیا

جسکے دل پر نیر توحید کا پہونچا اثر
سنگ خارا سے اوسیدن لعل احمر ہو گیا

کیون نہ پہونچے عرش پر فریاد اوس مظلوم کی
جسکا ہمدم نعرۂ اللہ اکبر ہو گیا

تاب کیا شیطانکو گمراہ کر ڈالے اُسے
جسکا وہ ہادیِ برحق آپ رہبر ہو گیا

گرچہ سب مخلوق سے انسان بہتر ہے مگر
حق سے روگردان ہوا تو سب سے بدتر ہو گیا

ہے تو عالم عابد زمین جیسے انجم مین قمر
بے عمل نکلا تو پہر وہ مولوی خر ہو گیا

کیا ہی فضل ایزدی اُولاد آدم پر ہوا
کوئی عالم ہو گیا کوئی پیمبر ہو گیا

کوئی عابد کوئی زاہد کوئی صوفی کرام
کوئی انمین غازی کرار صفدر ہو گیا

ہو گیا کوئی محدث مجتہد کوئی ہوا
کوئی مہدیٔ و امام دین پرور ہو گیا

کی رسولو نسے جب اگلی اُمتون نے سرکشی
ہو گیا لنگور کوئی کوئی بندر ہو گیا

سرکشو نپر کسطرح سے ہو نصیحت کارگر
زنگ عصیان سے دل انکا سخت پتھر ہو گیا

جسنے سنت سے گریزان ہو کے کی بدعت قبول
حلقۂ اسلام سے یک لخت باہر ہو گیا

پیروی سنت کی ہے وہ شے کہ جسکے نور سے
خانۂ دل اہل سنت کا منو رہو گیا

طالبِ دنیا مخنث طالبِ عقبیٰ ہے زن
طالب مولیٰ جو نکلا سو مذکر ہو گیا

بو بکر نے ہر جگہ جب راستی کی اختیا
خلق مین اونکا لقب صدیق اکبر ہو گیا

تخلیہ مین کیون نہین دلکی صفائی ہو حصول
قطرۂ نیسان صدف مین رہکے گوہر ہو گیا

قول روحو نکا بلے اللہ کا قولِ الست
ہمکو اُن قولون کا ہر دم نقش دلپر ہو گیا

لیوینگے رضوان سے جا کر جنت و حور و قصور
خاتمہ بالخیر گر ہمکو میسر ہو گیا

منزل مقصود پر پہونچے وہی جو خوش نصیب
رہزنان نفس و شیطان پر مظفر ہو گیا

فضل حق سے اندنون موضع بموضع مدرسے
کو بکو مسجد صلواۃ و صوم گہر گہر ہو گیا

گلشن نبوی مین شاید آنیوالی ہے بہار
اوسکی خوشبو سے دماغ اپنا معطر ہو گیا

آگئی پیری نہ دیکھا رونق اسلام آہ
دیدۂ روشن جوانی کا بکدر ہو گیا

کسطرح پاوین خدا کی راہ بیچارے عوام ‏— مولوی درویش ہر یک طالبِ زر ہوگیا

جاہلون کے بیچ وہ مشہور وہابی ہوا ہے — جو مطیعِ سنتِ ساقیِ کوثر ہوگیا ہے

یا الٰہی ہو امامِ وقت کا جلدی ظہور ہے — قافلہ اسلام کا بے تاج و بے سر ہوگیا

یا الٰہی دیکھ دیکھ ہر سر طرح کی بدعتین ہے — بندۂ مسلم ترا اب بے مضطر ہوگیا

ردیف بائے موحدہ

دلا تجھسے بنیگی بندگی کردگاری کب — چھٹیگی نفسِ بد اندیش کی خدمتگزاری کب

لڑکپن کھیل مین کھویا جوانی خواب مین گذری — بوڑہاپا آنکر پہونچا کریگا ہوشیاری کب

سفر درپیش ہے ساتھ جلدی توشۂ منزل — خبر کیا ہے کہ عزرائیل کی پہونچی سواری کب

رفیقانِ سفر تو چل بسے اپنے ٹھکانے پر — ہمارے کوچ کی اب دیکھئے آتی ہے باری کب

خزان نے باغِ دین کو کردیا بے رونق و ویران — سنی جائیگی یارب بلبلون کی آہ و زاری کب

یہان جو قہقہون مین کھو رہا ہے زندگی اسکو — بچائیگی جہنم سے وہانکی اشکباری کب

نہ دیکھی گلشنِ ہستی یہان بادِ خزان جب تک — کرے سرسبز آہ فردوس کی بادِ بہاری کب

خدایا میرِ شہرِ اتقا کو دل ترسپتا ہے — مجھے زندانِ عصیان سے ملیگی رستگاری کب

فقیر و خرقۂ اخلاص سے دو دل کو آرایش — خدا دیکھے ہو دستارِ ریا کی بدباری کب

ملا تقدیر مین دیر و صنم کا پوجنا جسکو — بھلا مسجد مین جاکر سر جھکاوے پیشِ باری کب

گرا پڑتا ہون صحرائے خودی مین ٹھوکرین کھاکر — مجھے دکھلائیگا اے پیر راہِ خاکساری کب

عزیزو علمِ بیدینی مین کیون اوقات کھوتے ہو — پڑہوگے اور پڑہاؤگے کتابِ دینداری کب

زبان اب بند کر اس چق چق و بق بق سے اے مسلم — ادا ہوگی خدا ہی دو جہانکی یادگاری کب

دیگر

دلا تو ہے اگر خوشنودئ اللہ کا طالب — نہ ہو دنیائے دون کی مال و عز و جاہ کا طالب

مناسب ہے کہ روگرداں ہو سارے دینِ باطل سے — بنالے آپکو دینِ رسول اللہ کا طالب

جو مسلک حیدر و عثمان و صدیق و عمر کا تہا
رہا کر بس اُوسی طرز و طریق و راہ کا طالب

عمل جس پیر کا از روئے سنت کے مخالف ہے
نہو ز نہار ایسے مرشد گم راہ کا طالب

خدا ایس چاہتا ہے نیکیو نکے کام بندونسے
نہین وہ سید و شیخ و گدا و شاہ کا طالب

کھیگا رب منافق سے کہ سُن اے دوزخی مکار
تو تہا دنیا مین نیکی کر کے واہ واہ کا طالب

جہنم آئیگا کھتا ہوا میدان محشر مین
کہان ہے جو شقی دنیا مین تہا بد راہ کا طالب

نہین ہتی اوسے پرواہ یہانکی رنج و راحت کی
جو ہے خلد برین کے عشرتِ دلخواہ کا طالب

نہین ملنے کا افزون ایک بہی دانہ مقدر سے
نہو اس قحبۂ دنیائے دون جانکاہ کا طالب

تجہے جو آدمی راہ خدا مین ایک پیسہ دے
قناعت کر نہو اوس سے صد و پنجاہ کا طالب

پہنسا وہ مرغ دل شرکِ خفی کے دام مین جا کر
ہوا جو زلف و خال یار رشک ماہ کا طالب

نکل کر مدرسے سے کیون گیا گوشہ مین ای مُلّا
ہوا تو اندنون شاید کسی روباہ کا طالب ہے

تلاش حق مین لا مذہب ہوا مشہور مین لیکن
بحمد اللہ کہ ہون مین مطلب دلخواہ کا طالب ہے

بہلا کیونکر نہو وے شاہ جی منکر شریعت کے
جو نازان ہین کہ ہون مین چشتیہ درگاہ کا طالب

اٹہا اب پردہ چاہ مجازی دل سے اے مسلم
اگر منظور ہے ہونا حقیقی چاہ کا طالب ہے

دیگر

اے اخی دُرِ حق سے مت کر کارہائے ناصواب
ورنہ محشر مین گنا ہونکا اوٹہاویگا عذاب

گرچہ ہو دریائے ہستی آج تیری موج زن
آخرش ہو جائیگی ایکدن فنا مثل حباب

نام لے اللہ کا ہر دم کے ساتھ اے خوش نفس
ہر نفس کے شکر کا لیگا خدا تجھسے حساب

خانۂ ایمانکے ہین توحید سنت دو چراغ
جیسے ایوان فلک مین آفتاب و ماہتاب

اپکو کر غرق بحر یاد حق مین اے عزیز
گوہر مقصود سے ہونا اگر ہے کامیاب

شرط ہے انسانیت کیواسطے عقل و تمیز
ورنہ ساری جانور بہی جانتے ہین خور و خواب

کیسے اے مشرک بہلا انسان ہم سمجہین تجھے
جبکہ خود اللہ نے تجکو کہا شر الدواب

یان تو ہے طرار تو حاضر جوابی مین میان
یاد ہے کچھ گور و محشر کے سوالونکا جواب

زندگی اللہ نے بخشی ہی بہر بندگی
اسکو کارِ گندگی مین کرنتو خوار و خراب

حقمین اپنے آپ ہی انسان منصف ہوئیگا
جب پڑھیگا خیر و شر کی حشر مین اپنی کتاب

آپکو اے بندۂ خاکی بنالے خاکسار
پیشتر اسکے کہ تیری جسم کو کھاوے تراب

خوانِ دینِ پاک کا کیونکر نوالہ پائیگا
جو جہکا دیتا ہے جیفہ کیطرف مثل کلاب

کارہاے فسق سے جسکو ہوئی توبہ نصیب
فسق ہے پھر اوسکے حق مین فسق کا کرنا خطاب

جو کی روٹی پر قناعت کر یہان اے حق پرست
کھائیگا جنت مین جاکر قورمہ نان و کباب

چھوڑ اے مسلم طلب دنیاے دونکی جاہ کی
ہے ترے دل کو اگر کچھ خواہش حسن المآب

ردیف تار

اے غنی ہے فرض تیرے مال کا تجھپر زکوة
کیون نہین کرتا ادا اللہ سے ڈر کر زکوة

جسطرح کی فرض ہے پنجگانہ کی نماز
فرض ہے ویسا ہی مولیٰ کا تونگر پر زکوة

دل تونگر کا نہو آلایش باطن سے پاک
دے نہ وہ جب تک بنامِ خالق اکبر زکوة

بے نمازی کا سگا بھائی ہے وہ بھی لاکلام
جو ادا کرتا نہین ہے ہوکے اہل زر زکوة

مونہہ سے تو رکھتے ہین دعوی دینداری کا مگر
مالدار ہوکر نہین دیتے ہین لوگ اکثر زکوة

بلکہ وہ کافر ہے جو چاہے ثوابِ آخرت
رشوتی سودی ڈکیتی مال سے دیکر زکوة

حق تو ہے یون ہی کہ گہر مین سود کا ہے کاروبار
اوس حرامی مال سے مقبول ہو کیونکر زکوة

سانپ ہوکر طوق سا لٹکیگا آقا کے گلے
گنج وہ جس سے یہان نکلے نہین باہر زکوة

سکہ ہاے سیم و زر دنیا کے ہین مارِ سیاہ
انکے چھونے کیلیے اے یار ہے منتر زکوة

یون جو محتاجونکو دیتے ہین بلا رو حساب
کب ادا ہوتی ہے اس خیرات کے اندر زکوة

حصۂ چہلم زر و نقرہ سے اپنے ہر برس
مستحقونکو دیا کر اے کرم پرور زکوة

گو کہ ہر مسکین کو یہ مال دنیا ہے روا
لیکن افضل ہے کہ پاوین غازی صفدر زکوة

اور سب ورد و وظیفے مین فقیرون کیلئے
اغنیا کے حق مین ہے ہر ورد سے بہتر زکوۃ

اے تونگر بعد توحید و نماز فرض کے
تجھسے پوچھی جائیگی در عرصۂ محشر زکوۃ

ہے یہان عامل اگر اس فرض کا تو خیر ہے
ورنہ دکھلائیگی تجکو ہاویہ کا گھر زکوۃ

زیور و نقدی سے اپنی بیبیان دیوین جدا
مال سے اپنے الگ دیتا رہے شوہر زکوۃ

ہے بظاہر آج تو نقصان لیکن ایمان
کل منافع تجکو دکھلائیگی افزون تر زکوۃ

دیکھکر جاہ سخی بولینگے یون اہل نشور
واہ یہ رکھتی ہے اپنی ذات مین جوہر زکوۃ

گور مین اہل کرم کی دل لگی کے واسطے
آئیگی بنکر بشکل حور خوش منظر زکوۃ

صاحبان سیم و زر کو عالم تقدیر مین
واسطے سنگار کے حق نے دیا زیور زکوۃ

نام کر دیتی ہے مشہور اپنے صاحب کا یہان
کو بکو شہر و بشہر و کوہ و بحر و بر زکوۃ

اس غزل کو سنکے اے مسلم جو ہونگے دیندار
دینگے خوش ہو کر کے اپنے مال سے گن کر زکوۃ

دیگر

عزیزو ہو کے سنی تم نچھوڑوگے اگر بدعت
تو محشر مین چکھائیگی تمہین نار سقر بدعت

نماز و روزہ و حج و زکوۃ اور نیکیان ساری
مٹاتی ہے بقول حضرت خیر البشر بدعت

گذر ایمان کا اوس خانۂ دلمین نہین ممکن
معاذ اللہ جس دل مین بنالیتی ہے گھر بدعت

نبی کے بعد اور اصحاب آل و یار کے پیچھے
جو نکلین دین مین راہین نئی ہین سر بسر بدعت

جو ہین خواہان سنت اونکے آگے گو سی ہے بدتر
مگر نزدیک ہے اہل ضلالت کے شکر بدعت

بھلا کیونکر نہ مین اُس بدعتی عالم کو خر سمجھون
جو پھیلاتا ہے سنت کی جگہ شام و سحر بدعت

رواج و رسم حکمی یا حقیقی یا معاشی ہو
سمجھ لے دل سے اپنے سبکو اے نور بصر بدعت

کسی بدعت کو ہلکی جانکر مت کیجیو پیارے
قدم کو مسلک سنت سے پھسلاتی ہے ہر بدعت

نہ رکھئے بدعتی کے ساتھ قلبی دوستی ہرگز
اگر کرتے ہون خویش و دوست و پسر و پدر بدعت

مسلمانو ڈرو حق سے بچو رسم جہالت سے
کہ بعد از شرک سب تقصیر سے ہے سخت تر بدعت

وہی ہے اہل سنت جو چلے رسے حدیثوں پر
اگر تو شرع سے مولود کو ثابت نہین کرتا
غمی ہو یا ہو شادی یا ہو ختنہ یا عقیقہ ہو
خدایا بھیج اب جلدی کسی ہادی جابر کو
انہین رفتار سنت کسطرح خوش آئے اے مسلم

ردِ تقلید شخصی سے پھرے پہچانکر بدعت
تو کہہ اس محفل بے اصل کو اے داد گر بدعت
بچو اُس رسم بد سے ہے جواز رو ئے خبر بدعت
بہت ہی چھا گئی شہر و بشہر و گھر بگھر بدعت
دلو مین گر گئی ہے جن پلید و نکے اثر بدعت

دیگر

کامل بیان ہے جسکی توحید اور سُنت ہے
بدیان موحدونکی مشرک کی نیکیون سے
مت کر شکایت اے دل دنیا کی رنجشون مین
دنیائے دون کے زر پر وے لوگ تہوکتے ہین
مت جان خاکسارونکو احقر تو اے تونگر ہے
ہے وہ فقیر کامل جسمین ہو چار خوبی
بیشک یہ بحر دنیا ہے معدن جواہر ہے
ملک بقا سے آیا جو کشور فنا مین
چلنے لگا جو یہانسے مانا نہین کسیکا
یکروز گور مین ہے در پیش سبکو آنا
اس چار دنکے گہر مین فخر و غرور کرنا
تام اس فنا سرا کا عبرت سرا ہے یار و
دل پاک صاف کر کے شرک و خودی سے جلدے
سنت کی پیروی مین بدعت سے دور رہنا
مسلم پر از معاصی بندہ تیرا ہے یارب

پائی ہے اُوس جوان نے دونو جہانکی دولت
بہتر ہین در حضور پروردگار نعمت ہے
حق سے اگر ہے لینا باغ جنان کی راحت
بخشا ہے جنکو حق نے گنجینۂ قناعت
ہے خاکپا سے اونکی اکسیر کو خجالت ہے
فاقہ کشی قناعت یاد خدا ریاضت
لیکن ہے غوطہ زن کی جانپر ہزار آفت
کچھ روز رہکے تہو کا ناگاہ کوس رحلت
ناچار جا کے آخر کی گور مین سکونت
تنگی و مار کژدم تنہائی اور ظلمت
سمجھو اگر عزیزو تو ہے بری حماقت ہے
سر سے نکالو اپنے فخر و غرور و نخوت
در پر خدا کے رکھو پیشانی عبادت
ورنہ تمہاری نیکی ہو جائیگی اکارت
اپنے کرم سے اسپر کیجیو نگاہِ رحمت

ردیف ثاء

جب سے لائی ہی صبا مژدہ بستانِ حدیث
خطِ ہند کو کہتے ہین گلستانِ حدیث

جائے سیر کو گلشن مین تو آتی ہی چلی
سنبل و سوسن و صد برگ سے ریحانِ حدیث

بلبل و فاختہ و طوطی و قمری ہر سو ہے
ہین بصد نغمہ سرائی کے ثناخوانِ حدیث

شکر کی جا ہے کہ بعد ایک زمانہ کے اب
ہوے کچھ لوگ اِس آوان مین خواہانِ حدیث

زندہ رہتا نہ کبھی بعد نبی کے اسلام
جسدِ دین مین پڑتی نہ اگر جانِ حدیث

اہل تقلید کو ٹکڑے ہین گدائی کے نصیب
طالب سنتِ نبوی کو ملا خوانِ حدیث

کیسے مانینگے وہان نامۂ دستور قیاس
جس جگہ خاص ہو پروانۂ سلطانِ حدیث

کیسی امت ہی کہ ارشاد نبی سنکے کہے
ہین تو حنفی ہون نہ مانون گا یہ فرمانِ حدیث

بالیقین جلد شفا پائینگے بیمار شکوک
لائین گے دل سے اگر خواہش درمانِ حدیث

کوچۂ مذہب شخصی کی سہون کیون تنگی -
چھوڑ کر ایسے لق و دق کا میدانِ حدیث

پردۂ ضد و تعصب کو اوٹھا دو دل سے
ہو اگر منتظر جلوۂ جانانِ حدیث

قول نبوی کے خلاف آوے جہان قول امام
بے ادب ہو نہ وہان درپئے بطلانِ حدیث

ہوگا عالم نہ کبھی گو کہ ہو کیسا ہی فقیہ
تا بوقتیکہ نہو عالمِ تبیانِ حدیث

اتنی شیخی نہ کرو پڑھکے ہدایہ صاحب
ابھی جا کر کے کہین کیجئے گردانِ حدیث

دل کے اندھو نکو مرے پاس تو لاؤ یارو
ڈالون اونپر بھی ذرا پرتو لمعانِ حدیث

گھیر لیتی شب بدعت کی اندھیری ہمکو
ہوتا طالع نہ اگر نیرِ تابانِ حدیث

کیا دکھاتا ہی عدو تیری فقاہت آکر ہے
کیا مرے پاس نہین خنجر برانِ حدیث

کہتے ہین مذہب شخصی کو جو احمق واجب
لائین سچے ہین تو اسپر کوئی برہانِ حدیث

پاوے سر سبز وہی مزرع ایمان اپنا
جسکو سیراب کرے قطرۂ بارانِ حدیث

حُب نبوی کا نہو ذوق میسر اوسکو
جس نگون بخت کے دل کو نہین میلانِ حدیث

قرب نبوی کی تمنا ہی اگر اے مسلم
تادمِ مرگ نہ دو ہاتھ سے داماں حدیث

دیگر

نقش ہے جس بہرہ ور کے صفحۂ دل پر حدیث
ہو ادا اوسکی زبان شوق سے فر فر حدیث

ہے سپہرِ دین کا رونق فزا اختر حدیث
گلشن اسلام کے اندر گلِ احمر حدیث

جبکہ سب خوئین پیمبر کی خدا کو ہین پسند
کیون نہو مقبول نزد خالقِ اکبر حدیث

راہ و رسم پر ضلالت سی بچانیکے لیے
خضر اپنی دے گئے دنیا مین پیغمبر حدیث

اہل سنت کیون نہو دین نقد جان سی مشتری
خاص صدفِ سینۂ نبوی کا ہی گوہر حدیث

شب پرہ سیرت کی یارب آنکھ پہوٹی ہو جیو
سو جہتی اوسکو نہین ہی نیر انور حدیث-

حیف ہی جو مولوی ہو کر نہ سمجھے ہی حدیث
کیا اوسی اب خود نبی سمجھائینگے آکر حدیث

حق تو ہے یہ کہ جسے سنت نہین آتی پسند
وہ سیہ دل مولوی سمجھے بھلا کیونکر حدیث

کیون نہ ملکِ معرفت کی سیر ہو دم مین نصیب
جبکہ مرغانِ شریعت کا ہی بال و پر حدیث

کیون نہین پڑہتا حدیث ای اہل معقول آج و کل
کیا طلب کرتی ہی تجھسے مال و سیم و زر حدیث

قول نبوی کو تو ای ضدی نہین کیون مانتا
مانتے تھے بوبکر عثمان عمر حیدر حدیث

مانتے تھے مالک و نعمان و حنبل شافعی
بلکہ ہی سارے ولی و غوث کی رہبر حدیث

پیروانِ سنتِ نبوی کی وعظ و درس مین
سب کتابون سی بجز قرآن کی بہتر حدیث

جب ندا ای العطش محشر مین ہو چارون طرف
اہل سنت کی لئے ہو ساقی کوثر حدیث

آرزو مسلم کی ہے یارب کہ ہندوستان مین
بلکہ سارے ملک مین جاوے پڑہی گھر گھر حدیث

دیگر

ہوا آدم سی خوش اللہ استغفار کی باعث
ہوا ابلیس سی بیزار استکبار کے باعث

زمین و آسمان شمس و قمر لوح و قلم حق نے
کئے پیدا جناب سید ابرار کے باعث

نکالا اے بنوا دل سی ہوس دنیا کی دولت کی
گیا قارون دوزخ مین زر و دینار کی باعث

نہ تسلیم حق سے ننگ دل میں تو کر بو طالب
رہے محروم دین مصطفےٰ سے عار کے باعث

جدا رہ فاسقوں سے دیکھ بیٹا نوح کا کنعان
پڑا رب کے غضب میں صحبت فجار کے باعث

کسی فرمانِ سنت سے نکر انکار اے پیارے
وگرنہ ہوگا تو کافر اسی انکار کے باعث

پڑھے جو منہ سے کلمہ گو کہ فاسق بے نمازی ہو
او سے مسلم کہینگے ہم اسی اقرار کے باعث

جہان افسر جماعت کا ہو فاسق سو خوار افسوس
نہیں وان دین کو رونق بری سردار کے باعث

نکہنا ملنے زن کا اگرچہ جور پیکر ہو
کہ پہٹکارا گیا بلعم زن مکار کے باعث

رضائے ایزدی کو چہوڑنا تقصیر اعظم ہے
لحاظِ مادر و فرزند خویش و یار کے باعث

تمنا ہے کہ گمراہوں کو جبرًا راہ پر لاؤن ۔
مگر مجبور ہون مین شوکتِ کفار کے باعث

گرفتاران عشق ماہ رویان فنا مشرک ہین
پرستاری ابرو و لب و رخسار کے باعث

زہے قسمت کہ رکھا ہی ہمارا نام وہابی
سبہون نے پیروی احمدِ مختار کے باعث

خدا کی بندگی کرکے منافق دوزخی ہوگا
خیانت عہد شکنی پر دغا گفتار کے باعث

الٰہی بندہ مسلم پڑا اگر ترے در پر
نکیجیو دربدر اسکو بری کردار کے باعث

ردیف جیم

اے برادر ہے تو ہر یک کام کا مختار آج
کچھ متاع آخرت کا کرلے کاروبار آج

دیکھ جب کل کے سفر کا قصد ہوتا ہے تو لوگ
توشۂ منزل کا سامان کرتے ہین تیار آج

کیجئے سودا وہی جو آخرت مین سود دے
کیونکہ ہر یک خیر و شر کا گرم ہے بازار آج

مادر و فرزند و زن کوئی نہ کام آویگا کل
گو کہ کہلاتے ہین خویش و ہمدم و غمخوار آج

جائینگے سارے منافق ہاویہ کے غار مین
کر رہے ہین جو عذاب گور سے انکار آج

کسطرح آویگا اونسے پاسخ منکر نکیر
گو کہ ہین پرہیزگارون مین بڑے سردار آج

ہوش کرنا روز محشر کا نہین کام آئیگا
خواب سے غفلت کے ہو اے بیخبر بیدار آج

آخرت مین سرخرو ہونا اگر منظور ہے
کر خدا کی بندگی دل سے ادا اے یار آج

اشک فشانی چشم شرمساری سے دلا
سرد کرنا ہے تو کر لے ہاویہ کی نار آج

گور کی تنگی اندھیری بیکسی پیش آئے گی
گرچہ ہے بزم خوشی و فرحت گلزار آج

آئیگا آگے ترے کل ہو کے سونیکا پہاڑ
راہ مولے مین اگر دیگا تو یک دینار آج

راہ رسم جہل آبائی کو اپنے چہوڑ کر
کر خوشی سے پیروی سید ابرار آج

کرچکا پہلے جو کچھ تو اور جو کرتا ہے اب
سارے نسیان و خطا سے کر لے استغفار آج

کیسے جنت کی شراب پاک ہو اوسکو نصیب
ہو رہا ہے جو مے شہوات مین سرشار آج

خلق مین ہوتا ذلیل و خوار اے مسلم ضرور
ڈہانکتا گر عیب کو تیرے نہین ستار آج

دیگر

جو یاد حق مین آج نہ دل پر اوٹھائے رنج
سو بے نصیب روز قیامت کو پائے رنج

آرام کسطرح سے ہو مومن کو یان نصیب
ہے جبکہ اوسکے واسطے دنیا سرائے رنج

جس بندہ خدا نے بلا مین کیا ہے صبر
وہ جا کے گور و حشر مین ہرگز نہ کہائے رنج

دعوی اگر ہے صبر و توکل کا اے فقیر
مت کر کسیکے سامنے جا کر گلائے رنج

دنیا کی حرص و طمع کو اے دیندار چھوڑ
کیون ڈالتا ہے خانہ دل مین بنائے رنج

ہوتے مرض مین رنج و مصیبت کے ہم ہلاک
ہوتا اگر نہ صبر و توکل دوائے رنج

دل سے دعا کو حضرت یونس کی پڑہ سدا
پانا اگر ہے خلاصی اے مبتلائے رنج

وہ کام یا نکی راحت ہستی مین کر میان
جسمین کہ بعد مرگ کے تجھپر نہ آئے رنج

جھیلیگا رنج جو کوئی مولی کی راہ مین
وہ لیگا عیش خلد کو دیکر بہائے رنج

وہ دولت ادب سے نہوئیگا بہرہ یاب
پیر و پدر کے پند سے دلپر جو لائے رنج

ایسی بلائے رنج ہے پہیلی کہ اندنون
آتی ہے ہر عزیز کے منہ سے صدائے رنج

اے بے خبر شراب و بیاج و زنا کو چہوڑ
مت جان اوسکو عیش جو آخر چکہائے رنج

یارب ہے تجھسے بندہ مسلم کی یہ دعا
کہ دل سے اسکے دور ہو ہر دم بلائے رنج

دیگر

ہے زردار پر فرض اے یار حج
کرے زندگی مین وہ ایکبار حج

نکل گھر سے مکہ کو چل اے غنی
ترے واسطے کیا ہے دشوار حج

یہودی و نصرانی ہو کر مرے
کرے ترک جو ہو کے زردار حج

ہوئین اوسکی پچھلی خطائین معاف
جو لایا بجا نیک کردار حج

گناہون کو حاجی کے بخشائے گا
بروز جزا پیش غفار حج

بنے چارسو عاصیون کا شفیع
ہوا جس کا مانند ابرار حج

ہو محشر مین جسوقت پُل پر گذر
بنے مرکب تیز رفتار حج

عصا ہے قوی منزل گور کا
پے کشتن کژدم و مار حج

اُٹھا بحر و بر کا سفر اے غنی
دکھاوے گا جنت کے گلزار حج

وہ پاجی ہین جو مال ناپاک سے
کرآتے ہین جتنے رباخوار حج

اگر آ کے مکے سے نکلا شریر
تو ہے ایسے حاجی کا بیکار حج

پڑیگا جہنم مین وہ لاکلام
جو بیچے سبب حاجی مردار حج

منافق ریاکار مکار کا
نہین معتبر نزد جبار حج

اوسی شخص کا حج تو مقبول ہے
کرے جسکو تقوے سے رہوار حج

اے مسلم نجان اور کو تو حقیر
نہین رب کی بخشش مین درکار حج

ردیف حا

پاس مولی کے وہی شخص ہے انسان صحیح
علت کفر سے ہے جسکے یہان جان صحیح

کہنا کافر کو ہے انسان میان صاف غلط
بلکہ اُس پاجی کو گمرہ سے ہے حیوان صحیح

جس مسلمان کے اندر ہو خیانت کا مرض
اوس سیہ بخت کا ہرگز نہین ایمان صحیح

دینداری مین سمجھ اوسکو نہایت جھوٹا
جسکا اقرار نہ سالم ہے نہ پیمان صحیح

ہوئے جس قارے قرآن کے اعمال غلط
کیسے اوس زور کے ہو قرأت قران صحیح

خواہش نفس سے پرہیز بہت ہی لازم
تاکہ ہر وقت رہے کلمۂ ایقان صحیح

دلمین ہو جسکے تمنائے وصال مولیٰ
اوسی بندے کیے حقیقت مین ہر ارمان صحیح

کیون برا کہتے ہو شاکی کو مرے ای ہمدم
کیا تعجب کہ ہوا اوسکا کہین بہتان صحیح

غیر شمشیر کے مغرور نہو نگے سید ہے
کیونکہ ہے فصد بڑا نسخۂ خفقان صحیح

جب پڑہے جائینگے اوراق عمل نیکو نکے
نامۂ جرم سے ہو دفتر احسان صحیح

یاالہی ہو دعا بندہ مسلم کی قبول
کہ یہ دنیا سے اُٹھے ہو کر مسلمان صحیح

دیگر

کیجئے اوسیکی شان مین مدحت طرح طرح
ہین جسکی ذات پاک مین قدرت طرح طرح

ہم جس خدا کی چکھتی ہین نعمت طرح طرح
واجب ہی ہمپر اوسکی اطاعت طرح طرح

بھولا خدا کی یاد جو دنیا کی عیش مین
دیکھیگا آخرت مین مصیبت طرح طرح

اے بندہ بندگی خدا مین اوٹھالے رنج
لینا اگر ہے خلد کی راحت طرح طرح

دل سے فدا ہوا ایسے رسول شفیق پر
امت کی جسنے کی ہی ہدایت طرح طرح

پھٹکار ایسی امت نبوی کی بوجھ پر
سُنت مین جو ملائی ہے بدعت طرح طرح

افسوس ہے کہ ایک پیمبر کے دین مین -
مذہب طرح طرح ہے جماعت طرح طرح

آئی ہے جبسے مسلک سُنت مجھے پسند
رکھتے ہین لوگ مجھسے عداوت طرح طرح

قول نبی کے سامنے اکثر مخالفین
لاتے ہین واہیات حکایت طرح طرح

اُمت کو بدعتون کی برائی حدیث مین
فرما گئے ہین شاہ رسالت طرح طرح

ہم کسطرح مسائل مشکل کو کرتے حل
فقہا اگر نہ کرتے فقاہت طرح طرح

کیونکر نہ باغ خلد مین پہونچے ابھی شہید
راہ خدا مین کی ہے شجاعت طرح طرح

مسلم کو شر کی راہ سے یارب بچا ئیو
کرتا ہے نفس اسکا شرارت طرح طرح

دیگر

یاالہی ہوادا یہ تری بڑائی کسطرح
ہو خرد کو شان تک تیری رسائی کسطرح

آج تو سنت سے کرتا ہی گریز اے بدعتی
کل تو پاویگا شفاعت مصطفائی کسطرح

اے فلان کیا کیون سست ہے اجرائے حق مین غور کر
دین مین اگلون نے کی ہے جانفدائی کسطرح

جسکو مرکر خاک مین ایکروز ملنا ہی ضرور
اوس لعین کو زیب دیگی کبریائی کسطرح

ہمکو بھی کرتا خدا ہر چیز پر قادر اگر
خالق و مخلوق مین ہوتی جدائی کسطرح

باوجود اس پیروئی نفس بدخو کے دلا
آئیگی تجھ مین خصال پارسائی کسطرح

جو مسافر ٹہوکرین کھاتا ہو خود گم کرکے راہ
غیر کی اوس سے بھلا ہو رہنمائی کسطرح

خشک تقدیر پر جو ہو اے قانع نہو
اوسکو خوش آئینگی حلوائے گدائی کسطرح

منہ سے تو مشرک بھی کہتا ہے خدائی لاشریک
شرک کی علت پھر اوسکی دلمین آئی کسطرح

شرک اور ایمان کو یکجا نکر اے بیوقوف
آگ اور پانی مین ہوگی آشنائی کسطرح

جیتے جی تو تھے ولی محتاج رب کے اے غوی
اگئی اب قدرت حاجت روائی کسطرح

مرتضی مشکل کو اپنے دور کرسکتے نہ تھے
اب کرینگے غیر کی مشکل کشائی کسطرح

جب پکار یکو اس کی سنتے نہ تھے پیران کرام
مُنہ کو اس نے اب لگے سننے دہائی کسطرح

بندگی رب کی اگر تجھسے نہو ویگی ادا
پائینگے نار جہنم سے رہائی کسطرح

جب تک اے مسلم نہو گا ربکا تو فرمان پذیر
پائیگا فردوس کی فرمانروائی کسطرح

ردیف خاء

نبی سے ہی جو بے ایمان گستاخ
خدا کا بھی اوسے پہچان گستاخ

جناب پاک مین نکلا ہے اول
لعین روسیہ شیطان گستاخ

توحید الہی باندہتا ہے
دوئی اور شرک کا بہتان گستاخ

جو حکم احمدی سے منہ کو موڑے
اوسے تو سب سے بڑھکر جان گستاخ

گئے مر ڈوب کر دریا مین جدم
ہوے فرعون اور ہامان گستاخ

کہا نمرود نے جب مین خدا ہون
ہوا فی النار باسامان گستاخ

محمد مصطفےٰ کی شان مین تھے
ابوجہل و ابوسفیان گستاخ

قیامت مین برابر کہائے گا مار
چہار و شیخ و میر و خان گستاخ

اگر کرتا نہین طاعت خدا کی
نہ کہاتا تو اُسکا آب و نان گستاخ

گئی طفلی جوانی پیری آئی
کر اب بہی ہوش اے نادان گستاخ

معافی چاہ بے ادبی سے اپنے
خدا سے تو رہا ہر آن گستاخ

اگر تو آدمی ہے تو ادب سیکھ
کہ ہوتے ہین دد و حیوان گستاخ

کسی جا پر بجز بے حرمتی کے
نہین رکہتا ہے عز و شان گستاخ

کہین اے مسلم عاصی خبردار
نہونا رب کا نافرمان گستاخ

دیگر

ہے کرم ترا خدایا بیحد و بے مر فراخ
قہر بہی رکہتی ہے تیری شان افزون تر فراخ

جب کیا تونے کرم اپنا خلیل اللہ پر
ہوگیا آتشکدہ باغ گل احمر فراخ

قہر تیرا جس گہڑی پہونچا سر نمرود پر
ایک مچہر نے کیا راہِ سقر اُسپر فراخ

پاک ہے جسنے بنایا ہے ہمارے واسطے
زیر پا فرشِ زمین قصرِ فلک سر پر فراخ

وسعتِ ایمان ہمکو بخش ایسا اے کریم
علم نبوی مین تہا جیسا سینۂ حیدر فراخ

جسکا تہہ خانہ ایمان ہے اے یار تنگ
ہووے اوس کمبخت کا باب علم کیونکر فراخ

ہو جیو حقین تیرے قصر بلند اے بادشاہ
ہے فقیرون کیلئے دو ہاتہ کا چہپر فراخ

صبر کر دنیا کے ٹوٹے جہونپڑے مین اے فقیر
ہے اگر منظور لینا آخرت مین گہر فراخ

ہے بُرا بندہ جو تنگی مین کرے مولا کو یاد
بہول جاوے دیکھکر اولاد مال و زر فراخ

وردِ استغفار کا لازم پکڑ لیگا اگر
پائیگا فوراً در تسکین کو مضطر فراخ

وادیٔ محشر مین ساری امتون سی ہوئیگی
اُمت ساقیٔ جام چشمۂ کوثر فراخ

چھوڑ غیرونکا قیاس ورای اہلِ حدیث
علم اپنا دیگئے ہین تجھکو پیغمبر فراخ

قلعۂ کفار کو توڑینگے مہدیٔ زمان
جیسے حیدر نے کیا دروازۂ خیبر فراخ

لشکرِ کفار کو دم مین کرینگے انتشار
پا ئینگے میدان جسدم غازیٔ صفدر فراخ

مسلم مسکین کا دروازۂ تنگیٔ رزق
ہو برائے مصطفےٰ ای رازق اکبر فراخ

دیگر

ہے گرچہ نصیحت کی گفتار تلخ
مگر تو نہ جان اوسکو اے یار تلخ

نہین دیکھتا تو کہ بیمار کو
کھلاتے ہین داروے بسیار تلخ

جو طالب ہوا باغ فردوس کا
لگے اوسکو دنیا کا گلزار تلخ

کلام خدا مومنون کے لئے
ہے شیرین مگر بہر کُفّار تلخ

چکھی جسنے شیرینی توحید کی
لگے ہے اوسے شرک کا کار تلخ

مئے شرک مین یان جو سرشار ہی
ہے توحید کا اوسکو اقرار تلخ

گو سُنت کے منکر بہت لوگ ہین
مگر ہے مجھے اِسکا انکار تلخ

ندو شربت پند اوسے بار بار
ہوا جس کا منھ پہلے ہی بار تلخ

اے گمراہ اس تلخیٔ پند سے
کہین بڑھکے ہے نار کی مار تلخ

ملا جسکو پیر ریاضت کا ذوق
وہ سمجھے گدائی کا آزار تلخ

اے مسلم جو ہے مرد ناحق پرست
لگین گے اوسے تیرے اشعار تلخ

ردیف دال

واجب ہو کسطرح سے نہ ہمپر پڑھنا درود
پڑھتا ہے جبکہ روح نبی پر خدا درود

پڑھتے ہین سارے حور و ملک حاملانِ عرش
کل ساکنان ارض و سما بر ملا درود

درگاہِ حق مین کیون نہ ہوا اوسکی دعا قبول
جسنے دعا کی اوّل و آخر پڑھا درود

پڑھ اے اسیر درد و الم کے درود کو | اہل بلا کے حق مین ہے مشکل کشا درود

پڑھتا ہے جو درود پیمبر پر ایک بار | دس بار بھیجتا ہے خود اسپر خدا درود

ظلمت اگر ہے دل مین تو پڑھ اے اخی درود | رکھتا ہے چرک و میل سے دلکو صفا درود

حضرت کو کیون نہ خواب مین دیکھے درود خوان | ہے موجب محبت خیر الوریٰ درود

وہ مدعائے دل کہ نہ ممکن ہو جسکا حل | اوس عُقدۂ محال کو کرتا ہے وا درود

برکت کا نور گھر مین ہو افلاس دور ہو | ہر شب ہزار بار جو پڑھ لے گدا درود

نا کو مین خاک ہو جیو اوس بے تمیز کے | نامِ نبی کو سنکے نہ جسنے پڑھا درود

ہو جس مرض مین سارے اطبا کا ہوش گم | اوس درد لا دوا کے لئے ہے دوا درود

سرکار مصطفیٰ مین گزرتا ہے لا کلام | اُمت پڑھا جو کرتی ہے صبح و مسا درود

حوا حلال تب ہوئین آدم کے واسطے | آدم نے بدلے مہر کے جسدم پڑھا درود

ہمسایگی نبی کی ہو اُسکو وہان نصیب | جسکا یہان ہے مونس و جان دلربا درود

میدان روز حشر مین پہونچائیگا ہمین | زیر لوائے شافع روز جزا درود

ظلمت سرائے خاک لحد مین دکھائیگا | امت کو نور شکل شہ انبیا درود

پڑھتا نہین درود جو عامل بخیل ہے۔ | کیونکر کہ ہے زکوۃ نصاب دعا درود

ہر یک عمل مین دو ہین وظیفے چنے ہوے | اوّل کلام حضرت حق دوسرا درود

ہر دن اگر ہزار وظیفے پڑھے تو کیا | عامل نہین ہے ترک جب اُوسنے کیا درود

خاکی کے دل مین نور الٰہی کا ہو نزول | جس خاکزاد کا ہے وظیفہ سدا درود

پہونچا طرف سے مسلم عاصی کے صبح و شام | اپنے حبیب خاص پہ اے کبریا درود

دیگر

کھلا کے دیندار جو کرتا ہے کارِ بد | بد کار سے بھی بڑھ کے ہے وہ دیندار بد

جتنے ہین شرک و بدعت و فسق و نفاق و کفر | ہین ساری پیش مردم پرہیزگار بد

روز جزا مین نیک کو درجہ ملے عظیم
اور پائیگا بدی کی سزا بیشمار بد

اے سود خوار مان یہ تو اپنی سوار ہی
ڈر حقسے جلد چھوڑ دے یہ کاروبار بد

جس آدمی کا قول عمل کے خلاف ہے
کھتا ہے ایسے شخص کو پروردگار بد

بغض و ریا و کبر و حسد سے بچ العزیز
کھوتے ہین دل کے نور کو یہ چار یار بد

اے بد وہان کی نار کو مت جان یانگی نار
اس نار سے کھین ہے جہنم کی نار بد

حق نے کھا ہے خوک سے مشرک ہی بدترین
کیون اوسکو جانتا ہے تو ای نابکار بد

عاصی نے دل سے توبہ معاصی سے جب کیا
بخشا خدائے پاک نے گو ہو ہزار بد

عیش و بہار خلد برین کی خدا سے چاہ
دنیائے بیوفا کی ہین عیش و بہار بد

دنیا کے جس وقار سے محشر مین ہو ذلیل
ہے حقمین نیک کار کے ایسا وقار بد

واجب ہے اوسکو رشتۂ خویشی کو توڑنا
ہون جسکے یار و ہمدم و خویش و تبار بد

جس اہل زر نے زر سے نکوئی نہین لیا
مسکین بد سے بڑھکے ہے وہ مالدار بد

نیکو نکو اپنی زوجۂ مونس کے ماسوا
ہے غیر زن سے صحبت و بوس و کنار بد

مسلم اگر ہے مسلک سنت تجھے پسند
کر ترک دل سے مذہب ہر ناگوار بد

دیگر

برادر خانۂ اصلی کو کرتا ہے اگر آباد
تو کر اپنے تہِ دل سے خدا کے دو جہانکو یاد

جو قسام ازل نے دی ہے عمر بے بہا تجکو
یہان لہو و لعب مین کھو رہا ہی کیون اوسے برباد

وہی بس منزل مقصود پر اے سالکو پہونچے
جو کھوے جان شیرین کو بشکل عاشق فرہاد

مے باطل سے توبہ کر پیا کر جام حق اے دل
اگر ہونا ہے اسدن ہاویہ کی نار سے آزاد

اگر ہے خون و طغیان و خود بیں پر دماغ اپنا
کیا کر یاد حال غارت فرعون ذی الاوتاد

بلا مین دامن صبر و توکل کو نچھوڑ اے دل
اگر ہوتا تجھے ہے باغ جنت مین پہنچکر شاد

ادب سے دست بستہ ہو کے پیش خالق عالم
کھڑا اسید ہا ہوا اے بندہ بشکل قامت شمشاد

شقی ازلی نصیحت عالمونکی کب سمجھتے ہین
انہین لازم ہے بجھانا بضرب خنجر فولاد

پسند آیا تمہین اے جاہلو فرمان آبائی
ہمارے واسطے ہے سید کونین کا ارشاد

عزیزو بعض متبعین سُنت پر بھی ہوا افسوس
کہ انمین بھی ہوئی تفریط وافراط الذنون یکجا

نگہبانی اگر اپنے خاص بندونکی تو ہی یارب
کہ انکے طایر ایمان کا ہین نفس و ہوا صیاد

خطائین بخش دیجیو بندۂ مسلم کی یا اللہ
کہ آیا ہے تیرے در پر بآہ و نالۂ و فریاد

ردیف ذال

حلوا کو جانتے ہین سب اہل جہان لذیذ
میرے لئے ہے نام خدائے جہان لذیذ

تسبیح رب کی رکھتی ہے جسکی زبان کو تر
اوس پاک گو کا کیون نہو آب دہان لذیذ

آدم نکرتے نوش اگر گندم ہوس
چھٹتا نہ اونسے میوۂ باغ جنان لذیذ

ہے ذوق جب سے ہمکو حدیث رسول سے
اے یار ہو گئی ہے ہماری زبان لذیذ

نیکو نکو رزق چاہئے کسب حلال سے
مردار استخوان ہے پیش سگان لذیذ

بی بی سے ذوق اوٹھاتے ہین پرہیزگار لوگ
اور فاسقو نکے واسطے ہین کسبیان لذیذ

ناصح کے پند و واعظ نہین مت رنج ہو میان
ظاہر ہین گو کہ تلخ ہے لیکن نہان لذیذ

یہ شیرمال تجکو مبارک ہو اے غنی
اوس سے کہین ہین جو کی میری روٹیان لذیذ

مسلم مئے پلید سے یانکی تو کر حذر
چکھنا شراب پاک اگر ہے وہان لذیذ

دیگر

عزیزون نے تو اپنا جسکو چاہا کر لیا اُستاذ
دلا تو بھی حدیث مصطفائی کو بنا اُوستاذ

وہان شاگرد کو جایز نہین پیروی ہرگز
جہان ہو صاف ظاہر یہ کہ لغزش کر گیا استاذ

بہلا مضمون حق سمجھائیگا شاگرد کو کیونکر
جو خود تقریر باطل مین تعصب سے پڑا استاذ

وہی ہوتا ہے فرمان خداوندی سے روگردان
ہوا جس خر کا ابلیس قدیم الاشقیا اُستاذ

بچو شرعی میان جونسے بھی ہو پرہیزگار و تم
کہ یہ ہے نفس موذی مکر کے فن مین بڑا استاذ

برادر جو کوئی تجکو سکہاوی دین کی باتین — وہی سے ہے پیر تیرا اور اوسیکو جاننا اُستاذ
بُری رسمونکو ای پیرو نہ سکہلاؤ مریدونکو — کہ دوزخ مین مع شاگرد ڈالا جائیگا اُستاذ
دلا جتنے محدث اور مجتہد و مشائخ ہین — سمجھنا اُون بزرگانِ سلف کو دین کا اُستاذ
کوئی مطلب بغیر اُستاذ کے حاصل اگر ہوتا — نہین جبریل کو کرتا پیمبر کا خدا اُستاذ
ادب ہے باپکے افزون ادب استاد کا کیجو — اگرچہ شاہزادہ کا ہو مسکین و گدا اُستاذ
دلا ہے عقل وہ جوہر کہ ابراہیم کے حق مین — ہوا ہے گردشِ شمس و قمر کا سوچنا اُستاذ
اوٹہا جب آبِ و دانہ آدم و حوا کا جنت سے — ہوا اُن ساکنانِ خلد کا حرص و ہوا اُستاذ
تعجب کیا کہ کرتا آدمی دعویٰ خدائی کا — علاج موت مین ہوتا اگر یہ جالیا اُستاذ
دُرست آئیگی شاگردی اوسیکی اہل سنت کو — احادیثِ پیمبر سے جو ہوگا آشنا اُستاذ
شرارت کسطرح بدعت کی جاوے اس سے ای مسلم — نہین جس بے ادب کی سنت خیر الورا اُستاذ

دیگر

یون تو ہین پاس میرے عالمو صدہا تعویذ — نام حافظ ہے مگر سب سے نکلتا تعویذ
جب سے بہایا ہے مجھے نام خدا کا تعویذ — نہین بہاتا کسی مُلا کا فتیلا تعویذ
لوح دل پر ہے مرے نام الٰہی کا نقش — مین نے جس روز سے اس نام کو سمجھا تعویذ
ہم وہین سورۂ الحمد کو لکھدیتے ہین — جب کسی طفل و زن و مرد نے مانگا تعویذ
لکھ کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ — بہرِ حسنین پیمبر نے بنایا تعویذ
دین و دنیا کی بلاؤن سے رہا وہ محفوظ — معتقد ہو کے لیا جسنے ہمارا تعویذ
منزلِ گور و قیامت کی بلاؤن کے لئے — عاملِ دین کے نزدیک ہے تقوا تعویذ
ہوئی جس نقش مین غیرونکی دوہائی ای یار — کبھی اوس نقش کو لیکر نہ بنانا تعویذ
ایسے نقشون کی کمائی ہے سراسر ناپاک — کلمۂ شرک سے بھرتا ہے جو مُلا تعویذ
پیسے تعویذ کے لینا ہے اوسیکو جائز — نام اللہ سے پر کرکے جو دے گا تعویذ

پیرزادونکو خدا راہ سو جہادے سید ہی
دین وایمان ہے گمراہو نکا گنڈا تعویذ

خونِ ناپاک سے لکھتا ہے کوئی نام آلہ
مرگی و درد سر و سحر زدہ کا تعویذ

کوئی کہتا ہے خصم دم مین ہو جورو کا غلام
ہے عمل مین مرا ہے بیبیون ایسا تعویذ

کوئی کہتا ہے کہ ہو بانجہ زنانیکی اگر ہے
اوسے فرزند عنایت کرے میرا تعویذ

کوئی کہتا ہے کہ اسپر ہے پریکا سایہ
بڑی محنت سے لکھا جائیگا اِسکا تعویذ

ہین وہی پیرجی اے بندۂ مسلم سچے
جو دیا کرتے ہین بے مکر و ریا کا تعویذ

ردیف را

دلا تیرے لئے ذکرون مین ہے ذکرِ خدا بہتر
اور اوسکے بعد سب راہون مین راہ مصطفا بہتر

اگرچہ انبیا سارے خدا کی برگزیدہ ہین
مگر ہین اونکے اندر خاص ختم الانبیا بہتر

غنی کے حق مین ہے بہتر کہ کھولے ہاتھ بخشش کا
نہین تو اوس غنی سے ہے فقیر بینوا بہتر

جوانی اور پیری مین لگا ہے خاتمہ کا ڈر
مرا جو حالتِ پیری مین دنیا سے گیا بہتر

نچکھی جسنے شیرینی ایمان زندگی پاکر
اوسے جینے سے مرجانا ہے کھاکر سنکھیا بہتر

نہین انصاف کی روسے کہواے منصفو ہے
کہ قولِ غیر بہتر یا حدیث مجتبا بہتر

بہت بہتر ہے تنہائی سے محفل نیک کارونکی
بدون کے محفلون سے ہے اکیلا بیٹھنا بہتر

جہان ہو راگ باجا ناچ بازی محفلِ بدعت
وہانسے ہے ہمین لاحول پڑہکر بہاگنا بہتر

بُرے جس شخص کے اقوال و افعال و عقاید ہون
تو اوسکی خویشی و یاری سے ہے منہ موڑنا بہتر

جلاتا مارتا دیتا نہ دیتا پالتا جس کا
ید قدرت مین جسکے ہے اوسیکو پوجنا بہتر

مریض معصیت کیونکر نہ توبہ سے شفا پاوے
کہ استغفار سے بڑہکر نہین کوئی دوا بہتر

ہمیشہ کارہائے ناسزا اوسے بیج اید ل
اگر پانا ہے در روز جزا حق سے جزا بہتر

زن بدکار بدکاری سے باز آوے تو بہتر ہے
وگرنہ اوس خبیثہ سے علاقہ توڑنا بہتر

خدا کی یاد مین دلکو جلا اے بندۂ خاکی
کہ اس اکسیر سے کوئی نہین ہے کیمیا بہتر

پس از ختمِ نصیحت واسطے ناصح کے اے مسلم
اوٹھانا ہاتھ ہونکے حق مین ہے دستِ دعا بہتر

دیگر

دلا خوش ہو کے سر اپنا جھکا اللہ کے در پر
اوٹھا پروانۂ شاہی کو اوسکے مان کر سر پر

اگر منظور ہے لینا تجھے فردوس کی دولت
تو تھوک اے یار اس دنیائے دون کے نقرۂ زر پر

عمل پر ہر کوئی رکھتا ہے اپنے آسرا اے دل
تو رکھ امید فضلِ قاضیٔ دیوانِ محشر پر

بلا شک دولتِ اغنائے قلبی اوسکے ہاتھ آئی
جو قانع ہے فقیرِ بے نوا اپنے مقدر پر

پناوے دل مین اپنے روشنی صدیق وہ ہرگز
جو طاعن ہے لعینِ روسیہ صدیق اکبر پر

رسول اللہ کی چشمِ عنایت بے نہایت تھی
عمر بوبکر عثمان فاطمہ حسنین کے اوپر

مبارک ہو تمہین اے صاحبو قوال غیرونکے
فدا ہون جان و دل سے مین احادیثِ پیمبر پر

اگر عالم طریقِ مصطفائی سے چلا با ہر
تو یہ سمجھو کہ ہین جلدین کتابونکی لدی خر پر

میان سارا جہان دیکھا اگر تونے تو کیا حاصل
بعزمِ حج چل اللہ کے بیتِ مطہر پر

مرض یا زہر حیوان کا دوا لینا حکیمون سے
نہونا معتقد زنہار شیطانونکے منتر پر

ندوگے گر جوانو جانِ شیرین راہ مولیٰ مین
تو یکدن تلملے جانکنی چگھو گے بستر پر

قطب اور غوث پر کیونکر نہو درجہ شہیدونکا
رضائے ایزدی مین گر پڑے ہین تو پخنجر پر

اگر بخشے خدا شاہی تو رہ عجز و تواضع سے
نہ بھول اس چار دنکی ملک و مال و فوج و لشکر پر

تصور کر کہ فوج و شوکت شاہی نہ کام آئی
لوٹیرا موت کا جسوقت آپہونچا سکندر پر

پہنچ کر اب مدینے مین درود و نعت اے مسلم
پڑہو خیر البشر کے روضۂ پر نور انور پر

دیگر

ہے یہی حق مین ترے اے دلِ نادان بہتر
کہ رہے بندگی حق مین جھکی پشت و کمر

جو یہان یادِ الٰہی مین کریگا سُستی
چشم افسوس سے روئیگا بروزِ محشر

غیر ممکن ہے رسائی درِ حق پر اوسکی
رہزنِ نفس کو یان جسنے بنایا رہبر

اے میاں مکر مین تم نفس و ہوا کے آکر
چھوڑ دیجیو نہ کہین پیروی پیغمبر

دیکھلو پیروی نبیونکی نکر کے منظور
ناگہان قہر الٰہی مین پڑے لوگ اکثر

پیروی کی نہین فرعون نے موسیٰ کی جب
غرق آخر کو ہوا نیل مین وہ بد گوہر

جبکہ نمرود نے مانا نہین فرمانِ خلیل
ایک مچھر سے ہوا داخل فی النار سقر

جبکہ صالح کی اطاعت مین رہی قوم ثمود
پھٹ گئے نارۂ غیبی سے پلیدون کے جگر

پیروی ہود کی جب عاد نے کی نامنظور
باد صرصر سے یعین مر گئے ٹکرا کر سر

حکم داؤد کا لوگون نے نمانا جدم
غضب ایزدی سے ہو گئے سارے بندر

جب کیا لوط کے فرمان سے لوگون نے گریز
سر پہ اون سرکش و ناپاک کے برسا پتھر

بھائیو آئیگا آخر کو غضب تمپہ بھی
پیروی سید ابرار کی چھوڑو گے اگر

اوٹھے جب تک نہ رخِ دل سے نقاب بدعت
جلوۂ شاہد سنت نہ کبھی آئے نظر

مذہب و دین ہے وہ صاف غلط اے مسلم
شاہد جسکی نہ دے دفتر قرآن و خبر

ردیف زاء

کچھ ہے اگر دلمین ترے شرم و حیا اے بے نماز
رو برو مالک کے اپنے سر جھکا اے بے نماز

جسنے کیا پیدا تجھے عقل و ہنر بخشا تجھے
حق چاہئے کرنا تجھے اوسکا ادا اے بے نماز

حیلہ بہانہ چھوڑ تو انکار سے منہ موڑ تو
ہاتھون کو اپنے جوڑ تو پیش خدا اے بے نماز

کرتا نہین سجدہ اگر روزی نہ رب کی نوش کر
اوسکی زمین کو چھوڑ کر تو گھر بنا اے بے نماز

ہے کار دنیا مین تری چستی و چالاکی بڑی
کیا بندگی مین پڑ گئی تجھپر بلا اے بے نماز

لاتا نہین ایمان ہے تو کسطرح انسان ہے
تجھسے کہین حیوان ہے چنگا بھلا اے بے نماز

دعوی تجھے ہر آن ہے یہ کہ مجھے ایمان ہے
دعوی ترا بیجان ہے سجدہ بنا اے بے نماز

باغی ہے تو اللہ کا اور چور شاہنشاہ کا
منکر رسول اللہ کا تو ہو گیا اے بے نماز

ہے شیخ تو یا میر ہے سجدہ مین گر تقصیر ہے
ابلیس تیرا پیر ہے تو بالکا اے بے نماز

تجھپر غضب کی مار ہے اللہ کی پھٹکار ہے
طاعت نکی رحمانکی دی راہ چھوڑا ایمان کی
تو سو رہا وقتِ سحر سجدے سے ہو کر بیخبر ۔
جو حال ہو ہامان کا فرعون جتنی مار کھا
کر یاد حال ابلیس کا کیسا بڑا مقبول تھا ۔
دل مین ترے خناس ہے دیتا وہی وسواس ہے
خوش ہو کہ تو انسان بنا ہوتا اگر کتا گدہا
سجدہ نہ خالق کو کیا سر غیر کے آگے دہرا
ختنہ کرا نیسے ترے داڑہی بڑہانیسے تجھے
خوابِ خور و زن کے سوا تجکو نہین کچھ تو جھکتا
عصیان سے کر شرمندگی دلسے بجالا بندگی
ہوتا ہے کیون تو خشمگین سنکر کلامِ ناصحین
ساتون فلک ساتون زمین لوح و قلم عرش برین
حور و ملک شمس و قمر خشکی تری کے جانور
جہک جہک تمامی ڈالیان سارے زمین کی بوٹیان
ہستی مین کوئی شئی نہین جو بندگی مین ہے نہین
جسوقت ہو بانگِ اذان مسجد کو جاوین مومنان
جہک بندگی کیواسطے بہتر ہے تیرے واسطے
کچھ چوک بھی ہوجائیگی تو بندگی کام آئیگی
جب قبر مین تو جائیگا گرز و نکی چوٹین کھائیگا
یہ پند مسلم نے جو کی ظاہر مین ہر کر دی بری

تیرے لئیے تیار ہے رنج و بلا اے بے نماز
تو پیروی شیطان کی کرنے لگا اے بے نماز
کانون مین تیرے موت کر شیطان گیا اے بے نماز
اتنی جہنم مین سزا تو پائیگا اے بے نماز
سجدہ سے جب منکر ہوا راندہ گیا اے بے نماز
سینہ ترا سنڈاس ہے شیطان کا اے بے نماز
گلیون مین پھرتا بھونکتا یا رینگتا اے بے نماز
تیرا جنازہ ہو بھلا کیونکر روا اے بے نماز
کیونکر مسلمانی ملے سر کو جھکا اے بے نماز
تو سانڈ ہے شیطان کا داغا ہوا اے بے نماز
دیگا وہان خورسندگی تجکو خدا اے بے نماز
کچھ تیرے ہی سر کو نہین جھکنا پڑا اے بے نماز
سجدہ مین ہے سبکی جبین پیشِ خدا اے بے نماز
کرتے ہین سب شام و سحر سجدہ ادا اے بے نماز
کرتی ہین خالق کی بیان حمد و ثنا اے بے نماز
لیکن تجھی کو عشق نہین دل مین ذرا اے بے نماز
تو منہ چھپا مثلِ زنان گھر کو چلا اے بے نماز بمعنے مرد
ہے تو نہ اپنے واسطے قہرِ خدا اے بے نماز
اللہ سے بخشائیگی جرم و خطا اے بے نماز
اسوقت مین تو پائیگا اپنا کیا اے بے نماز
باطن مین مصری کی ڈلی تو پائیگا اے بے نماز

دیگر

بارگاہِ ایزدی مین ہو وہ ہی برتر عزیز
جسکے دلکو ہی حدیثِ ساقیِ کوثر عزیز

اے عزیزو قول غیرونکا مبارک ہو تمہین
ہے ہماری واسطے گفتارِ پیغمبر عزیز

کسطرح کافر نہون گے دشمنان چار یار
کیونکہ یہ چارون تھے پیغمبر کے افزون تر عزیز

جسکے صدفِ دل مین ہوا یان دُرِ بے بہا
شکرِ حق لاوے بجا یا کرکے یہ گوہر عزیز

صاحبِ دین کی نظر مین دُرِ ایمان ہے پسند
اور پیشِ اہلِ دنیا سیپ کا گوہر عزیز

بندگی مین کیون دلا کرتا ہی تو ہر سو خیال
لکھ کہ ہے وہ یادِ حق سے کون شی بہتر عزیز

بے نوائی مین نگھبرا ہے اگر تو احمدی
فقر و فاقہ تہا نبی کو زندگانی بھر عزیز

اے میان کر ہوش اپنی آخرت کا گھر بنا
چھوڑنا ہے ایکدن اس زندگی کا گھر عزیز

آدمی کو چاہیئے اللہ کو راضی کرے۔
کام آئینگے نہین فرزند و زن مادر عزیز

بارگاہِ کبریا مین نوریون سی ہے بڑا
نورِ ایمان کے سبب یہ خاکیِ احقر عزیز

مردِ متحمل پیارا ہے خدا کا لا کلام
کیونکہ حمالی کے باعث ہی جہان مین خر عزیز

کیون نہ قارون کو دہسا ڈالی زمین با گنج و زر
تہا اوسی فرمانِ حق سے بڑہکے گنج و زر عزیز

آدمی ہمراہ اوسکی ہوئیگا محشر کے روز
جسکو رکھتا ہی یہان ہر چیز سے بڑہکر عزیز

حشر مین بندہ وہی رب کا پیارا ہوئیگا
ہے جسے یہان بندگیِ خالقِ اکبر عزیز

حق سے باطل کو جدا جسنے کیا ہی صاف صاف
بندۂ مسلم کے دشمن ہو گئے سارے عزیز

دیگر

بچھا کر دلا پاک جائے نماز
رکھ آگے خدا کے جبین نیاز

بہا بحرِ اشکِ ندامت کی دھار
ہے اسکا تری مغفرت کا جہاز

ہے دریائے لاتقنطوا جوش پر
برائے تسلیِ عصیان طراز

تواضع سے ہے جسکی گردن جھکی
قیامت مین ہوگا وہی سرفراز

اوٹھا خواب غفلت سے سر اے غریب
کہ پہونچا سفر تیرے سر پر دراز

رفیقان غربت سے کر کے سلام
کر اب کوچ کا اپنے سامان و ساز

وہ انسان نہین بلکہ حیوان ہے
نہین خیر و شر مین جسے امتیاز

وہی شخص نزد خدا ہے بزرگ
جو پرہیزگاری مین ہر ترک و تاز

صغیرہ خطا ہو او سیکا معاف
کبیرہ سے رکھتا ہے جو احتراز

صغیرہ سے بھی یار و بچنا ضرور
کہ حلوے کو کھوتی ہے کچی پیاز

جو لینا ہے صبر و توکل کا ذوق
تو دل سے اوٹھا لذت حرص و آز

وہ جھوٹھا دغاباز ہے دیندار
جو رہتا نہین شرک و بدعت سے باز

خدا جب بناتا ہے کافر کا کام
تو مومن کا ہر کونسا کارساز

خدایا تری بخششونکی ہے آس
نہین نیکیوں پر مجھے فخر و ناز

بھلا کیون نہ مسلم ہو شوخ اے کریم
ترا نام ہے جبکہ نکتہ نواز

ردیف سین

کیون تو غافل ہے پڑا اے دل نادان افسوس
تجہپر آتا ہے مجھے بیحد و پایان افسوس

ترے بالونکی سیاہی مین سفیدی آئی
ڈھلے لگی رات ہوئی صبح نمایان افسوس

آگیا ضعف تری تاب و توانائی مین ++
دست و پا ناتوان و سر ہو گئے لرزان افسوس

پردہ چشم پہ آدہند نے سایہ ڈالا ؟ ؟
آگئے جنبش مین ترے گوہر دندان افسوس

سب رگ و پٹھے ہوئے عضو بدن کے ڈھیلی
جھک گئی قامت خوش گام و خرامان افسوس

جن رفیقونکی رفاقت مین تھی جینے کی بہار
کر لیا کوچ کا ہر ایک نے سامان افسوس

آئیگی کوچ کی تیری بھی گھڑی اے جانم
دل مین رہجائینگے سب حسرت و ارمان افسوس

اپنے جینے کی ہوس تجھکو بڑہی جاتی ہے
عمر جاتی ہے گھٹی ہر دم و ہر آن افسوس

گوش دل سے مری اب پند کو سن بہر خدا
ورنہ ہوئیگا تو آخر کو پشیمان افسوس

آیا تھا گلشن ہستی مین تو گل چیننے کو — لے چلا بہر کے خس و خار سے دامان افسوس

خبث باطن سے بچا جانکو اپنی ہر دم — خبث ظاہر یہ تو کھا جایئگا چندان افسوس

ظاہر آراستگان ہونگے رسوا اکثر — جنکو اخلاص کلا مایہ نہین پنہان افسوس

گوکہ ظاہر مین ہزارون کا بنا پیر میان — تجھ مین آئی نہ مگر پر تو پیران افسوس

گوہر عمر جو بخشی ہی جناب حق نے — اوسکے جوہر کی نہ آئی تجھے پہچان افسوس

قدر دنیا کی ہے خر مہرہ و ٹھکری سے کم — تو نے سمجھا ہے اوسے لولو و مرجان افسوس

اگر دوا آج تو جس درد کی چاہے اے یار — کل ترے درد کا ممکن نہین درمان افسوس

کیسے جاویگا تو اوس خالق برحق کے حضور — سر پر اپنے لئے یہ بار گناہان افسوس

جنکی الفت مین تو بھولا ہی خدا کو اپنے — دشمن جان ترے ہو جائینگے ای جان افسوس

باغ فردوس کی میونکی اگر خواہش ہے — فقر و فاقہ مین نکر نالہ و افغان افسوس

جس بشر مین نہوئی آدمیت اے مسلم — بیشک حیوان سے بدتر ہے وہ انسان افسوس

دیگر

مجھے آتا ہے یارو اوسکے استغفار پر افسوس — کہ جسکو کچھ نہین اپنے برے کردار پر افسوس

مرض مین تو شکنی کے جو بندہ ہو گیا مجبور — کرام الکاتبین کرتے ہین اوس بیمار پر افسوس

خدا کی بندگی کر کے جو پوجے بانس کاغذ کو — تو اوس مشرک نمازی خوار ناہنجار پر افسوس

جو واہی تہمتین لاتے ہین قول مصطفائی پر — کرینگے ایکدن وہ اس غلط گفتار پر افسوس

جو جاہل باپ دادونکے قدم پر آج چلتا ہے — کریگا ایکدن اپنی بری رفتار پر افسوس

میان ہو کر کے سُنی راہ پر غیرونکے چلتا ہے — ترے ایسی مطیع سید ابرار پر افسوس

اگر دل مین تری ہی خوی درویشی تو ای دریش — تری تسبیح و تاج و جبہ و دستار پر افسوس

عذاب نار و خواری مین جہنم کے فرشتونکو — نہین آئیگا ہرگز مردم مکار پر افسوس

جسے بخشے خدائے دوجہان دنیا مین سیم و زر — نہ دیوے راہ مین اوسکو تو اوس زردار پر افسوس

ہوا فرزند جو خدمتگزاری سے تری باہر — نکہا اے پیر ایسے شوخ برخوردار پر افسوس
بہائے اشک افسوس ای برادر گور سر پہلے — کریگا کون اوس تنگی ہین تجھ ناچار پر افسوس
کرینگے ایکدن تجھپر بھی لوگ افسوس ای مسلم — تجھے ہے جسطرح اگلے رفیق و یار پر افسوس

دیگر

اے برادر دل سی کرنا یاد رحمان ہر نفس — اور اوسکے قہر سے رہنا ہراسان ہر نفس
ذاکران حق بظاہر خلق سے ہین ہمکلام — ذکر حق اونکی چلی جاتی ہے پنہان ہر نفس
تو سمجھتا ہو کہ مین جیتا رہون گا سو برس — عمر تری کم ہوئی جاتی ہے ایجان ہر نفس
چاہئے کرنا ہمین کنج قناعت اختیار — ہین عبث تحصیل زر مین ہم پریشان ہر نفس
بندگی مین گلشن ہستی جو اپنی کہوئے گا — پائیگا مر کر بہار باغ رضوان ہر نفس۔
اے میان دنیا کے ہر نفع و ضرر کا چھوڑ سوچ — سوچ اپنی آخرت کا سود و نقصان ہر نفس۔
کارہای زشت کم کرتے ہین نور ایمانکا — نیک کاری سے بڑہا کرتا ہے ایمان ہر نفس۔
ہوش کر ایدل کہ کندہو پر ترے بیٹھے ہوئے — لکھتے ہین ہر خیر و شر کو دو نگہبان ہر نفس۔
ہے اگر جنت مین جانا رو بخندان ایمان — رہ خدا کے خوف سے با چشم گریان ہر نفس۔
آج جو کرنا ہے کر اوس کام کو کل پر نہ چھوڑ — دیکہ متغیر ہوا جاتا ہے دوران ہر نفس
جو کوئی رکھتا ہے جنت کی ہمیشہ آرزو — اوسکی جنت بھی رہا کرتی ہے خواہان ہر نفس
آکے دنیا مین جو کرتا ہے خدا سے سرکشی — جاکے دوزخ مین کریگا شور و افغان ہر نفس
آتش خوفِ سقر ہے جسکے دل مین شعلہ زن — مارتا ہے زندگی بہر آہ سوزان ہر نفس
ہے اگر آلایش عصیان سے ہونا پاک صاف — دلسے استغفار کر اے اہل عصیان ہر نفس
حال پر مسلم کے یارب دمبدم رکھنا نگاہ — ڈالتا ہے دلمین بد وسواس شیطان ہر نفس

ردیف شین

ہونا اگر زندلا ہے بروز شمار خوش — رہنا خدا کی یاد مین لیل و نہار خوش

خورسندگی وہانکی نپائی تو کچھ نہین۔
گو ہو یہان کے ناز و نعم مین ہزار خوش

جو خوش نہین اطاعت پروردگار سے
اوسکو کریگی آتش دار البوار خوش

مت بہول یان کہ عشرت فانی مین بو الہوس
اوس سے کہین ہے خلد کی عیش و بہار خوش

جسکو نہین یقین عذاب و ثواب پر
آئی ہے شاید اوسکو جہنم کی مار خوش

جانکندنی و گور و حساب و کتاب مین
ہے نیک کار مرد سے پروردگار خوش

جس رسم و راہ مین ہو پیمبر کی ناخوشی
اوس رسم و راہ سے نہوا ہے دیندار خوش

جس پیشہ و ہنر کے تکے ہین حلال و پاک
ہے متقی کہ حق مین وہی کاروبار خوش

کیہ نکرنہ غازی ہو سکا ہو درجہ بڑا عظیم
ہے ریکو اونکی جنگ کی گرد و غبار خوش

ہین جتنے پڑہنے والے نوافل کے زاہدا
نزد خدا ہی سب سے تہجد گزار خوش۔

جس مولوی کو علم پر اپنے نہین عمل
اوس مولوی سے پیش خدا ہی حمار خوش

اے مشتر کو جہکاؤ نہین سر کو پیش غیر سے
ہے ہمکو بندگی در کردگار خوش

مسلم تو کر وہ کام کہ جس مین خدا ہو خوش
گو ہون نہ اوس مین ہمدم و خویش و تبار خوش

دیگر

چکہنا دلا تو میوۂ باغ جنان ہمیش
تو رہ خدا کی یاد مین رطب اللسان ہمیش

برگ و نوا وہان کا زیادہ بکار ہے۔
دار فنا سے چل کر ہے رہنا جہان ہمیش

کوشش مین کار خیر کی یانسے جو چل بسے
رہتا ہے اوسکا خاتمہ نیکی روان ہمیش

مردہ نہین جو راہ خدا مین ہوا شہید
زندہ ہے بلکہ نزد خدائے جہان ہمیش

اکثر خطا سے ہے تجھے بچنا اگر میان
چشم و لب و زبان کا تو رہ نگہبان ہمیش

عالم وہی ہے دین پیمبر کا پیشوا
رکھے جو وعظ و پند مین گویا زبان ہمیش

تہرتی سے کچھ کمالے جو انہین ابھوان
کیا جانتا ہے تو کہ رہیگا جوان ہمیش

آب زلال پند سے منہ کیون نہ موڑلین
چکہنا ہے جنکو نار کی چنگاریان ہمیش

ہر کس کریگا اوسکو بھی نیکی کے ساتھ یاد
رکھیگا ہر کسی سے جو بہتر گمان ہمیش

اے خاکزادو خاک مین ملجاؤ جیتے جی
رکھنے کو چاہتے ہو جو نام و نشان ہمیش

بیشک اوسکی ہونگی خطائین وہان معاف
روتا ہے خوف حق سے جو عاصی یہان ہمیش

آئیگی جلد گلشن نبوی مین اب بہار
باد صبا ہے اندنون عنبر فشان ہمیش

مسلم کو باغ دین سے یارب جدا نکر
بلبل غریب کا ہے وطن گلستان ہمیش

دیگر

ہے اگر اے دل تجھے چلنا سعادت کی روش
کر پسند ہر حال مین شاہ رسالت کی روش

کسطرح پہونچیگا ملک معرفت مین وہ فقیر
چھوڑدی جس کور باطن نے شریعت کی روش

قول نبوی چھوڑ کر لیتا ہی جو قول امام
وہ نبی کیتا چلتا ہے بغاوت کی روش

اوس فقیر و مولوی کو نائب ابلیس جان
جو چلاتا ہے خلائق کو ضلالت کی روش

علت بدعت کو تو کچھ کم نجان اے دیندار
قوت ایمان کو کھوتی ہے بدعت کی روش

اے موحد تو نری توحید کو کافی نجان
قالب توحید کی ہے جان سنت کی روش

اے اخی ہے عقل و علم و شرم و اخلاق و آداب
بخشش و عجز و مروت آدمیت کی روش

ہے برا وہ مولوی جو خود عمل کرتا نہین
گو کہ لوگونکو بتاتا ہے ہدایت کی روش

ہے اگر بندہ تو راہ سرکشی سے باز آ
کیونکہ ہے بہتر ترے حق مین اطاعت کی روش

آدمیت چاہیے تو علم سیکھ اے ہوشمند
ورنہ حیوانی سکھائیگی جہالت کی روش

ایک تو ہو کر دلا پیش الہی سر جھکا
حق تعالی کو نہین بھاتی ہے شرکت کی روش

شیخ جی نے فاسقی مین چھوڑدی شیخی کی راہ
متقی نداف نے پکڑی شرافت کی روش

جبکہ تو نور البصر قارون کا ہے اے بخیل
کیون نہ پھر تجھکو پسند آوے نجالت کی روش

زاہد ممسک سے وہ فاسق رہا درجہ مین تیز
پائے ہمت کو ہوئی جسکے سخاوت کی روش

بندہ مسلم کو چاہ حرص سے دیکر نجات
یا الہی کر عطا راہ قناعت کی روش

ردیف صاد

آخرت کے رنج سو ہوگا وہی انسان خلاص
ہووےگی جسکے بدن سے جان باایمان خلاص

گلشن بخشش کی گل چینی اوسیکو ہو نصیب
جسکا خار نفس و شیطان سو ہوا دامان خلاص

منزل مقصود پر جلدی پہونچنا ہے اگر
دوش اپنا بار عصیان سو کر اے نادان خلاص

چھوڑ استغفار مت اے مبتلائے معصیت
کیونکہ پائیگا اسی سے قید عصیان خلاص

دولت دنیا نہ چاہ اے دل کہ در وقت حساب
پائیگا جلدی فقیر بے سر و سامان خلاص

غیر ممکن ہے ادا کرنا حضوری سے نماز
جب تلک وسواس فاسد سے نہو انسان خلاص

خوف حق سو آنکھ جو آنسو بہاتی ہے یہان
ہوگی بیشک آگ سو وہ دیدۂ گریان خلاص

ہے ہوس عشق حقیقی کی تو اے مرغ سحر
دام زلف و دانہاے خال سو کر جان خلاص

صد مبارک گور و محشر سے وہی پاوے نجات
دام شرک و قید و بدعت سو ہوا جیان خلاص

اے میان تو چشمۂ توحید مین غوطہ لگا
ہاویہ کی نار سو کرنا اگر ہے جان خلاص

بندۂ مسلم کو اب اپنی نگاہ لطف سے
کیجیو آلائش باطن سو اے سبحان خلاص

دیگر

آدمی کے جب دل مین سما جاتی ہے حرص
سو طرحکا رنگ و ڈھنگ ای یار دکھلاتی ہی حرص

گاہ عالم اور گہ درویش کہلاتی ہے حرص
گاہ گنڈا فال تعویذات سکھلاتی ہی حرص

گاہ تاج و جبہ و دستار پہناتی ہے حرص
گہ لنگوٹی چوتڑونسے بہی وہ تڑواتی ہی حرص

گاہ خوش الحانی و قرأت سو قرآن شریف
مجلسو نمین حافظ و قاری سے پڑہواتی ہی حرص

گاہ پہنا کر حریصون کو گدائی کا لباس
کو بکو اور دربدر سی بھیکہ منگواتی ہے حرص

ہے سفر مین جسطرف کہ شیر کا خطرہ عیان
اوسطرف خرگوش کی مانند دوڑاتی ہی حرص

روپئے محتاج کو ملتے ہین جسدم سو پچاس
سو دخار یکطرف پھر اوسکو للچاتی ہی حرص

دست و پا چشم و زبان سے جو یہان معذور ہو
اوسکو دل ہی دل مین سو سو فکر تلاتی ہی حرص

کرلیا جسنے اگر گنج قناعت اختیار
اوسکے اوبہانیکو سوسو دام پہیلاتی ہی حرص

دیدۂ تقوی سی نابینا بناکر اہی حریص
معصیت کی راہ مین آخر کو لیجاتی ہی حرص

کیون نہین کرتا توکل اختیار اہی بوالہوس
کیا تجھے تقدیر سی کچھ بڑہکے دلواتی ہی حرص

لیکن اہی بہائی تو کارِ خیر مین ہو حریص
کیونکہ اوس جا درجۂ اعلیٰ مین پہنچاتی ہی حرص

گھر کا نانِ خشک اہی مسلم نہین آتا پسند
جب تلک دل سی نہین بالکل نکل جاتی ہی حرص

ردیف ضاد

جائیگا فردوس مین بندہ اطاعت کے عوض
ہاویہ کی مار کہائیگا شرارت کے عوض

بندگیان مالی و بدنی و قلبی العزیز
ہین خدا کے بخشش و جود و عنایت کے عوض

شکر انعامِ الٰہی چاہئے کرنا ادا
ورنہ مارا جائیگا کفران نعمت کے عوض

باغ مین دنیا کے ہوگا کون ایسا بےنصیب
جو گلِ سُنت کو بیچے خار بدعت کے عوض

تشنگی مین حشر کے دن ساقی کوثر کا جام
اہل سُنت پائینگے اجرای سُنت کے عوض

کہول کر دلکو اڑالو کافرو عیش و طرب
تمکو عشرت ہی یہان عقبیٰ کی راحت کے عوض

دولتِ صبر و توکل گر خدا بخشے مجھے -
گنج قارونکو نلون مال قناعت کے عوض

رتبۂ عالی خدای پاک سے ہوگا نصیب -
صاحبان نقرہ و زر کو سخاوت کے عوض

عیش جنت کی عطا فرمائیگا پروردگار -
مومن و مسکین کو افلاس و مصیبت کے عوض

جان نثاران رضای حق یہان ہو کر شہید
چاہتے ہین پہر شہادت سیر جنت کے عوض

گوہر دندان حوران بہشتی کو ضرور
لینگے عاصی قطرۂ اشک ندامت کے عوض

آیت لاتقنطو پر رکھ تو اے مسلم نگاہ
لوگ بخشے جائینگے زہد و ریاضت کے عوض

دیگر

جبکہ بیدل ہی رضامندی یزدان سی غرض
کسلئے رکھتا ہی تو خفگی اخوان سے غرض

طالب حق ہی میان تو کر رضائی حق تلاش
کیا تجھے حور و قصور و باغ رضوان سی غرض

دولتِ دنیا سے جیفہ سے خدا راضی نہین
ہے فقط اوسکو ہماری مال ایمان سے غرض

چاہیے یارونکی خوشخوئی ظاہر پر نگاہ
کیا کسی بہائی کے بدخوئی پنہان سے غرض

لوگ لامذہب کہین یا رکہین وہابی خطاب
ہے مجھے اخبار اور آیات قرآن سے غرض

لشکر اسلام کو مت جان ای نادان حقیر
نصرت حق مین نہین اسباب و سامان سے غرض

چھوڑ ہر نفع و ضرر کو اس جہانکو اے میان
چاہیے رکھنا وہانکے سود و نقصان سے غرض

کیون نہو برباد اوسکا صدقہ و صوم و صلوٰۃ
ہے جسے دنیا کے نام و عزت و شان سے غرض

کیا کہون اے یار مین گمراہ کے منصب کا حال
ہے کہین بڑہکر ذلیل و خوار حیوان سے غرض

جھیلتے ہین سختیان جو راہ حق مین مرد حق
کب بھلا رکھتے ہین اپنی راحت جان سے غرض

جبکہ ہر شاہ و گدا کو خاک مین ملنا ضرور
کام کیا چھپر سے کیا سنگین ایوان سے غرض

ہمکو بس ہے حجت قرآن و برہانِ حدیث
کیا رواج مکہ و رسم خراسان سے غرض

اے اخی عشق جمالی مہ رخان سے کیا حذر
ہے تجھے گر جلوہ دیدار رحمان سے غرض

ہے توقع یہ کہ پائیگا ہدایت وہ ضرور
ہوئیگی جسکو مرے مضمون دیوان سے غرض

بندہ مسلم کو کہنے سے نہ روکو اے عزیز
کسلئے کہ ہے اسے تنبیہ نادان سے غرض

ردیف طا

جس مرد بے شعور کی ہوگی زبان غلط
سمجھین گے اوسکے سچ کو بھی خورد و کلان غلط

کیونکہ یہ کافرون سے ہون بدتر منافقین
ظاہر صحیح رکھتے ہین باطن نہان غلط

ملک بقا مین نامور ایدل کر آپ کو
اس ہستی فنا کا ہے نام و نشان - غلط

کرتا ہے جبکہ یاد الٰہی مین کاہلی
دعوی جوانی کا ہے ترا اے جوان غلط

جو مذہب و طریق ہو سنت کے برخلاف
اوس مسلک و روش کو سمجھ اے میان غلط

سمجھے گا جا کے گور مین منکر نکیر سے
پرسش کو گور کی جو سمجھتا ہے یان غلط

جب بادشاہ دین کا آویگا واہ سے یو
تب سنت رسول کو کہنا وہان غلط

جاتا ہے جو خوشی مین خدائے جہانکو بہول — پائیگا اپنے رنج کی آہ و فغان غلط
ہرگز نکیجئے غیر کے حق مین گمان بد — شاید ہوا وس عزیز پر اپنا گمان غلط
انکار مجھکو کیون نہ تبو نسے ہو مشر کو — میری نظر مین ہین یہ تمھارے تبان غلط
کیون رنج ہو عزیزو ہمارے کلام سے — تبلاؤ تو کہ ہمنے کہا ہے کہان غلط
چلتا ہے جو شریف کمینون کی راہ پر — ہے اسطرحکا سید و شیخ و پٹہان غلط
مسلم کی گو کہ پُر ہے ہدایت سی یہ غزل — تبلائینگے اسے بھی مگر غاویان غلط

دیگر

زاہدا تیرے لئے ہو زہد کا گہر احتیاط — ذاکرا ہے خانقاہِ ذکر کا در احتیاط
کار ہائے لغو سی کر اے برادر احتیاط — متقی کے دلکو کرتا ہے منور احتیاط
ہے منافق وہ جو گہر مین کہا کہ ناپاک و حرام — جائز و مکروہ سی کرتا ہے باہر احتیاط
اہل قبلہ کفر کا جب تک نرکہو اعتقاد — اوسکو کافر بولنے مین ایمیان کر احتیاط
متفق جس شے کی حلت پر نہون اہل قیاس — اوسکے استعمال سی ہے ہمکو بہتر احتیاط
ہے عذابِ گور کا کچھ ڈر اگر اے باتمیز — کیجیو پیشاب کے چھینٹون سے اکثر احتیاط
جبکہ تو بہرتا ہے نان و سود و رشوت سے شکم — کیون کبابِ خوک سی کرتا ہے اے خر احتیاط
غازیا تیری شجاعت خاکمین ملجائیگی — جنگ خود رائی سے کی تو نہین گر احتیاط
دوستیِ دشمنِ دانا کو بہتر جان تو — یاریٔ نادان سے کر اے خردور احتیاط
آدم و حوا نجاتے جنتی گندم کے پاس — کاشکے ہوتی گر اونکے حقمین رہبر احتیاط
جسکی قسمت مین وہان لکھا گیا رنج و عذاب — ہو نصیب اوسکو یہان بد یونسی کیونکر احتیاط
ہوئیگا وہ نیک بھی مانند کنعان کے تباہ — صحبت بد سی نہو گی جسکے اندر احتیاط
گہر کے خشکہ کو سمجھ اے مسلم مسکین پلاؤ — ورنہ کہوڈالیگی حرصِ لقمۂ تر احتیاط

ردیف ظاء

رکھتا ہے یہان جو سب سے براے خدا لحاظ | اوس کا خدا کریگا بروز جزا لحاظ

جس آدمی کو حق نے کیا ہے عطا لحاظ | رکھتا ہے وہ سعید بڑونکا بڑا لحاظ

اہل تمیز کہتے ہین اوس آدمی کو خر | جسمین نہو مروت و شرم و حیا لحاظ

درپیش ہو رضاے خداے برین جہان | ہرگز وہان نہین ہے کسیکا روا لحاظ

ہے منکر رسول جو سنت کے سامنے | بدعت کی رسم و راہ کا کرنے لگا لحاظ

پرہیز معصیت سے اوسیکو نصیب ہو | تقوے کا جسکے دل مین ہوا نیز سدا لحاظ

لعنت ہو کردگار کی اوس اہل علم پر | اظہار حق مین خلق سے جسنے کیا لحاظ

ہون والدین اگر ترے گمراہ اے پسر | کرنا ہدایت اونکو بہ تعظیم و با لحاظ

اے یارو میرے عیب کو مجھپر عیان کرو | واللہ تم نکیجیو اس مین ذرا لحاظ

تسلیم حق مین غیر کا مت کر لحاظ یار | ہوگا ورنہ کفر کا باعث ترا لحاظ

لڑکا بہی نیک راہ بتاوے اگر تجھے | مان اوسکو عمر کا نکر اپنی ذرا لحاظ

کرنا اگر ہے منزل ملکِ عدم کو طے | سامان زاد راہ کا رکھنا دلا لحاظ

توبہی لحاظ سب سے کرا اے مسلم اب ضرور | رکھتا ہے تیرے ساتھ امیر و گدا لحاظ

دیگر

کہیگا جو مصیبت مین کہ ہے میرا خدا حافظ | وہین اوس بندۂ ناچار کا ہوگا خدا حافظ

بظاہر گو کہ ہو بیزار بندہ بت پرستی سے | تصور جبکہ دل مین غیر کا آیا خدا حافظ

نہ روکو راہ حق سے تم مجھے اے دوستو ہرگز | دعا دو بلکہ خوش ہو کر کہ ہو تیرا خدا حافظ

نڈر ائے دشمنو نسے کاروبارِ دینداری مین | سمجھ لیجے کہ ہے ہر حال مین اپنا خدا حافظ

اس آفت خانۂ دنیا مین اپنے خاص بندونکا | ہے ہر دم ہر گہڑی ہر آن ہر لحظہ خدا حافظ

ابھی تو اسجگہ سے دُور اے سالک پہونچنا ہے | میان تو پہلے ہی منزل مین تہک بیٹھا خدا حافظ

نہ بچتا دولتِ ایمان ہمارا دزد شیطان سے | اگر ہوتا نہین پرہیزگارونکا خدا حافظ

رہیگی روح اُسکی آفتوں سے گور کی محفوظ
جو برزخ کیطرف کھتا ہوا نکلا خدا حافظ

دیا کر نقش تو بدوح کا غیروں کو اے مُلّا
ہمارے واسطے تعویذ ہے لکھنا خدا حافظ

کلام اللہ کو تحریف کرتے دشمنانِ دین
اگر ان پاک لفظوں کا نہیں ہوتا خدا حافظ

بکمر چشمِ حقارت سے نظر عاصی پہ آ زاہد
ترا حافظ خدا ہے کیا نہیں اوسکا خدا حافظ

حفاظت کافرونکی جبکہ کرتا ہے خدا ہردم
تو اپنے مومنوں کا کیوں نہو اولا خدا حافظ

کھا کر درد و رنج و ضیق بیماریمیں اے مسلم
خدا کافی خدا شافی خدا مولا خدا حافظ۔

ردیف عین

اے اخی تو ہے اگر اللہ برتر کا مطیع
آپکو کر سنتِ ساقیٔ کوثر کا مطیع

کیوں نہو مشرک جو فرمانِ الٰہی چھوڑ کر
ہو گیا اپنے زن و فرزند و مادر کا مطیع

دوزخی ہے گرچہ کیسا ہی موحد ہو یہان
جب تلک ہوگا نہیں وہ دین پیمبر کا مطیع

مولوی بے عمل کی پیروی بہتر نہیں
بلکہ خر ہے جو ہوا اِس عالمِ خر کا مطیع

کسطرح تو پاک ہو حرص و ہوا سے اے مرید
جبکہ تیرا پیر ہی ہے نقرہ و زر کا مطیع

آئیگی کیونکر اطاعت غیر کی اوسکو پسند
ہو گیا جو شخص دل سے حکم داور کا مطیع

قیمتی ٹکڑوں پر اپنے کر قناعت اے فقیر
مثل سگ تو کیوں بنا پھرتا ہے در در کا مطیع

پیش آ اے دل کباب و نان سے یارونکے ساتھ
آجکل کا آشنا ہے لقمۂ تر کا مطیع

بیگمان ہے وہ سیہ دل بختین سے بھی یعنی
جو نہیں فاروق اور صدیق اکبر کا مطیع

چھوڑ کر نفسانیت کی سرکشی اے دیندار
ہو خدا کے واسطے خویش و برادر کا مطیع

کسطرح سیدہا ہو وہ مغرور وعظ و پند سے
جو عدوئے دین ہے شمشیر و خنجر کا مطیع

حور و غلمان سے اگر خدمت کرانا ہے دلا
ہو بدل حکمِ شفیعِ روزِ محشر کا مطیع

گو کہ اکثر لوگ ہیں غیرونکی چوکھٹ کے غلام
بندۂ مسلم ہے یارب تیری ہی در کا مطیع

دیگر

فرض ہی ہمپر محمد مصطفےٰ کی اتباع — سیدِ کونین ختم الانبیا کی اتباع
جسنے کی دل سے ادا خیر الورا کی اتباع — بیشک اوسنے کی جناب کبریا کی اتباع
ہے ہماری واسطے شمع صراط و نور گور — حضرت شمس الضحی بدر الدجی کی اتباع
بدعتی خفاش خو ہی اوس سے کیونکر ہو سکے — آفتاب سنتِ نور الہدا کی اتباع
پیش فرمانِ خداوند ارشاد رسول — ہو نہیں سکتی کسی شاہ و گدا کی اتباع
اہل سنت پر مناسب ہے بارشادِ رسول — بکر و فاروق و غنی و مرتضا کی اتباع
تعزیہ داروں نباؤ گی کبھی اپنی مراد — بے بجالائی شہیدِ کربلا کی اتباع
بدعتی لوگوں مین وہ مشہور وہابی ہوا — جو بجالایا حدیث مجتبا کی اتباع
ہے غضب سے قاضی محشر کی بچنا ایمان — کر ہمیشہ شافع روز جزا کی اتباع
منزل مقصود پر وہ کسطرح پہونچیگا آہ — ترک جو کرتا نہیں نفس و ہوا کی اتباع
ای غوی کیوں نص واضح پر تولاتا ہی قیاس — چھوڑ ابلیس قدیم الاشقیا کی اتباع
جسکا ہم چکھتے ہین ہر شام و سحر آب و طعام — فرض ہو کیونکر نہ ہمپر اوس خدا کی اتباع
حاجتین سبکی جو بر لاتا ہی اپنے لطف سے — دل سے ای مسلم کر اوس حاجت روا کی اتباع

دیگر

جھکا سر بندگی مین شوق سے ای بندۂ خاشع — کہ تا ہو حال پر تیرے کرم اللہ کا راجع
نماز اسواسطے حق نے کیا ہی فرض بندوں پر — کہ ساری بندگی ظاہر و باطن کی ہی جامع
جو گندے لوگ ہین آگے بتوں کی سر جھکاتے ہین — جو بندے پاک ہین پیش خدا ہین ساجد و راکع
کیوں اہل گور کے آگے رگڑتا ہی سر ای مشرک — قیامت تک تیری فریاد کا مردہ نہین سامع
شفاعت صالحوں کی اذن حق پر جبکہ ہی موقوف — تو بس ٹھہرا وہی سبکا جناب کبریا شافع
مصیبت مین نرکھ امداد کی امید غیروں سے — بجز اللہ کے ہی کون تیرے درد کا دافع
اوسیکو نیکوکاری کی طرف دنیا میں ہو خواہش — ہوئی جس مرد کی روز ازل مین روح خوش طالع

غنی پر حرص تو ناچار ہی مسکین سی افزون
مگر ہان دار دنیا وہ غنی ہے بندۂ قانع

نظر کرنا اوسیکو ہی روا خسار خوبانپر
جو عاشق مست دیوانہ ہو دل سی جنابِ صانع

نہ سُنئ نیک کامون مین کسی کی خویش و برادر کی
نہین وہ آشنا اپنا ہوا جو خیر کا مانع

ہوا جس نیک طالع کا رضائے ایزدی مطلوب
نہین وہ جنت و غلمان و حور و عین کا طامع

اگر ہے آپکو ای یار کرنا تابعِ سنت
تو اول ہو حدیثِ سیّد ابرار کا تابع

تو کیون آلائش عصیان سی ہی دلتنگ ای مسلم
نہین کیا قاضئ محشر کا دریائ کرم واسع

ردیف غین

اے صبا بادِ خزان نے خشک کر ڈالا دماغ
جلد کر بادِ بہاری سے تر و تازہ دماغ

عنبرِ توحید ہی جب سے پُرا بنیاد ماغ
شرک کی بدبو کو یکدم سہ نہین سکتا دماغ

نورِ ایمانی لگا جب بندۂ خاکی کے ہاتھ
کیون نہ پہنچے آسمانِ ناز پر اوسکا دماغ

آتشِ نخوت کو سر سے سرد کر ای بوالہوس
ورنہ دوزخ مین بشکلِ دیگ کھولیگا دماغ

جب ہوائے سرکشی نمرود کر سر مین گھسی
ایک ہی مچھر نے اوسکا کھالیا سارا دماغ

جب ہوا خونِ خودی سی گرم سر فرعون کا
کر دیا یکدم مین آبِ نیل نے ٹھنڈا دماغ

کر دیا اللہ نی ابلیس کو خوار و ذلیل
رتبۂ عالی پر اپنے جسگھڑی لایا دماغ

بندۂ خاکی کو خوئے خاکساری چاہیے
کبریا ہی کو روا ہے کبریائی کا دماغ

اوسکو جنت کی کبھی خوشبو نہوئیگی نصیب
جسکا بدبوئے تکبر کے بھرا ہوگا دماغ

ہے سنا جبسے کہ رب اپنا بڑا غفار ہے
فخر سے ہم عاصیونکا عرش پر پہنچا دماغ

مرتبہ کچھ دین و دنیا کا حاصل ہو اگر
اے میان راہِ تواضع سی نہ بہکانا دماغ

روغنِ پندای میان سامع نہین ہوگا مفید
جبکہ ہی دردِ تعصب نے ترا پکڑا دماغ

بس کر ای مسلم نہونگی تجھسے وی سیدھے کبھی
عالمِ تقدیر مین جنکا ہوا ٹیڑھا دماغ

دیگر

جسنے یہان اطاعتِ حق مین کیا دریغ
کھینچیگا وہ ضرور بروزِ جزا دریغ

دعوی اگر ہے حبِ الٰہی کا اے اخی
مت پیروی سُنتِ نبوی مین لا دریغ

ہم کس طرح سی پائین خدا سی جہانکی راہ
کرتے ہے جو رہبر ہمین نبی لو را دریغ

دنیا سے جسنے توشۂ تقوی نہین لیا
وہ راہِ آخرتین اوٹھاوی بڑا دریغ

دنیا کا رنج ہیگا تو عقبے کا گنج لے
ای بیخبر نہین تو کریگا بڑا دریغ

اس چار دنکی عیش کو فانی سمجھ یہان
مرکر یہانسی جبکہ اوٹھانا پڑا دریغ

افسوس بعد مرگ کی ہوگا نہین مفید
آئیگا کام حشر مین دنیا ہی کا دریغ

محشر مین مالدار سی لینگے کڑا حساب
ہرگز تونگری کا نکر ای گدا دریغ

نیکی عوض بدی کی ملیگی اوسے ضرور
تقصیر پر کرے جو بآہ و بکا دریغ

افسوس غمِ خسارتِ دینی مین چاہیئے
نقصانِ دنیوی مین نہین ہے روا دریغ

لیکرگے گنج و مال جواد و کریم سے
جود و کرم سے رکھ نتو اے بے سخا دریغ

اے دیندار راہ مین پروردگار کے
کھو جان و مال و آبرو اپنا بلا دریغ

پیرونکی تربیت نے بخشی ابھی تمیز
مسلم کو اس نصیب پرانچے رہا دریغ

دیگر

اے دل کبھی نبولیو بہرِ خدا دروغ
دیگا وگرنہ جاہ کو تیرے گرا دروغ

اول تو اہلِ کذب کی ہوگی زبان پلید
بعد اوسکے شمعِ دلکو بھی دیگا بجھا دروغ

جھوٹھون مین اوس لعین کو سمجھ سب سے بدترین
کہتا ہے بے ادب جو بنامِ خدا دروغ

کرتا شریک پیر و ولی کو خدا کے ساتھ
اوسکے برابر اور نہین ہے بڑا دروغ

کیونکر ہو اے منافق بدخو تری نجات
کرتا ہے جھوٹھ سچ کو تو سچ کو سدا دروغ

اے مخلصو نہ تم بھی منافق پلید سے
لو سیکھ عہد شکنی خیانت ریا دروغ

سچے کو راہِ کذب سے کیونکر نہو گریز
ہے خاص کر طریقۂ اہلِ دغا دروغ

سچ پر بھی ایسے شخص کے کیونکر ہو اعتماد
ہے جسکے ہر کلام کے اندر بھرا دروغ

جسنے رفیق سچ کو نہ اپنا بنا لیا
ہوئیگی اوس غوی سے بمشکل جدا دروغ

سچے سخن وہ کیسے زبان سے ادا کرے
جسکو ازل کے روز نصیبہ ملا دروغ

رکھنا اگر ہے کلمۂ تسبیح کا اثر
گا ہے نلا زبانپر اپنے دلا دروغ

سچ بولئے سدا اولی حکم حدیث سے
ہے بعض مصلحت کی جگہ مین روا دروغ

اپنے نگاہِ لطف سے یارب معاف کر
مسلم سے جو ہوا ہے زراہ خطا دروغ

ردیف فاء

جب سے رغبت ہے مجھے تکمیل ایمان کیطرف
نفس بھی مائل نہین تعمیل عصیان کیطرف

کیون ہنسی ٹھٹھے مین ایدل ہو تکو بھولا ہے تو
کیا تجھے جانا نہین شہر خموشان کیطرف

عالمِ ارواح سے جو قافلہ آیا یہان
کوچ آخر کر گیا گورِ غریبان کیطرف

کس طرح بھرتا قیامت مین جہنم کا شکم
ہر کوئی رکھتا اگر ایمان قرآن کیطرف

گریۂ عاصی کو بھی کچھ کم نجان ای متقی
ہے نگاہِ لطف رب کی چشم گریان کیطرف

گور مین مومن سے خوش ہو جائینگے منکر نکیر
جسگھڑی دیکھینگے اوسکے روی تابان کیطرف

حاسدِ شیطان کی دل پر سخت گذریگا قلق
ابن آدم جب چلیگا باغ رضوان کیطرف

جام حبّ ایزدی کا جسنے پایا ہے مزا
ملتفت ہوتا ہے کب وہ حور و غلمان کیطرف

رہزن شیطان سے یارب دیجیو اوسدم پناہ
موت جب کھینچے مجھے اپنی بیابان کیطرف

جبکہ اپنا نفس کروآتا ہے ہمسے فعل بد
ہے عبث الزام بہکانیکا شیطان کیطرف

سب سے بدتر ہے جو اگر گلشن اسلام مین
چل کھڑا ہوتا ہے خارستان طغیان کیطرف

سرکش و گمراہ سارے ہونگے سیدھے اوسگھڑی
ہوگا جب کالا نشان ظاہر خراسان کیطرف

ہے اگر منظور اے مسلم تجھے اپنی نجات
سر جھکا رکھ بارگاہِ لطف رحمان کیطرف

دیگر

خلق مین رکھتے ہین جیسے احمد مختار شرف　　ویسے ہی رکھتی ہی اونکی گوہر گفتار شرف

اُمتِ نبوی مین رکھتے ہین ہمین احمد ہی　　بکر و فاروق و غنی و حیدر کرار شرف

آدمی زادون مین جو نکلا بڑا پرہیزگار ہے　　ہے اوسیکو روبروی حضرت جبار شرف

دور کر دل سے ریا و کبر کو ای نیک کار　　ورنہ لیجاینگے تجھسے عاصیان زار شرف

ہے ہزارون بدعتی حاجی نمازی پرھین　　ایک سنی کو ہمین سید ابرار شرف

ہمتو گھر مین رہگئے بیٹھے ہوی افسوس آہ　　لیگئے بہائی ہمارے قاتل کفار شرف

انہدام باطل و اجرای حق مین ہر زمان ہے　　لیگئی ہی وعظ پر بھی ہیبت تلوار شرف

تا بوقتیکہ بخوبی غسل صحت ہو حصول　　ہے عوض درد و مصیبت کی لی بیمار شرف

مرد صالح کو بزرگی ہی خدا کی یاد سے　　بندۂ عاصی کو حاصل ہی باستغفار شرف

مال سی بھی ہی سخی کو شرف لیکن العزیز　　مرد ممسک کو نہین یاد رہم و دنیار شرف

جب تلک باطن نہو گا صاف ای مرد فقیر　　کسطرح بخشین گے تجھکو جُبہ و دستار شرف

یاد کر اے بندۂ ذاکر خدا کو دمبدم　　تا میسر ہو تجھے ہر دم کیسا تھ یکبار شرف

بندگی رب کی کیا کر دل سے ای مسلم یہان　　ہے تجھے حاصل اگر کرنا وہان بسیار شرف

دیگر

ہے دل مین منافق کے انکار صاف　　گو ظاہر مین ہی اوسکا اقرار صاف

اوسیکو سمجھ اے میان دیندار　　جو رکھتا ہی دل صاف گفتار صاف

عمل پر نہین جسکے قرآن گواہ　　سمجھ ایسے عامل کو بدکار صاف

جو سمجھانے والے نہ آتے یہان　　نکل جاتے حجت سی کفار صاف

دلا بغض و کبر و حسد سے ہو پاک　　پہن جبہ و تاج و دستار صاف

ندوڑا اوی یارون وہان تم قیاس　　جہان ہوئین آیات و اخبار صاف

نہونا میان اوسکا ہرگز مرید　　جو مرشد نظر آوی مکار صاف

جو عالم ہو اظہار حق مین خموش
وہ شیطان گونگا ہی اے یار صاف

سُنا وعظ تو گو نکو اے مولوی
تری گوشہ گیری ہی بیکار صاف

چڑھے ہے چیز جو غیر کے نام پر
نکھا تو سمجھ اوسکو مردار صاف

جو مشتاق ہین جلوہ حق کے آج
وہ دیکھین گے کل اُوسکا دیدار صاف

نکھا آپ کو سُنّی اے بدعتی
تو ہی منکر شاہ ابرار صاف

نہ پہونچیگا منزل پر اپنے کبھی
نہین دین مین جسکے رفتار صاف

ریا عہد شکنی خیانت دروغ
نفاقِ دلی کے ہین آثار صاف

اے مسلم پئے قتل باغیٔ دین
شب و روز رکھا اپنی تلوار صاف

ردیف قاف

اے یار اوسی خدا کو سمجھ تو بڑا رفیق
ہوتا ہے بیکسی مین جو اکثر ترا رفیق

منزل مین گور و حشر کے خطرہ نہین اوسے
جسکا بوقت کوچ کے تقوی ہوا رفیق

روکے رفیق بنکے جو نیکی کی راہ سے
رہ دُور اوس سے کیونکہ وہ نکلا بُرا رفیق

نفع و ضرر مین اوسکو نہ آئیگی امتیاز
عقل و خرد کو جسنے نہ ٹھہرالیا رفیق

جانا اگر ہے منزل مقصد پہ اے میان
اس نفس راہزن کو نہ ہرگز بنا رفیق

چلتا ہون جب سے سُنّتِ نبوی کی راہ پر
جنجھلا کے مجھسے ہو گئے اکثر جدا رفیق

ہے بختور اگر تو بفضلِ خدا دلا
بھائی کی بیکسی مین ہو بہر خدا رفیق

ایسے رفیق خر کی رفاقت نہین پسند
جو پیچھے دشمنی کرے آگے بنا رفیق

اے پیر تو بھی چل کہ جوانی چلی گئی
کیا لطف اوسکے جینے مین جسکا مرا رفیق

کر ترک اے فقیر رفاقت امید کی
زیبا ہے یہ کہ ہوے گدا کا گدا رفیق

کنعان کیون نہ ساتھ بدونکے غریق ہو
اوس نے شعور خر کی تھی جب اشقیا رفیق

بندونکے قول و فعل کے ہونگے وہان گواہ
گو ہین یہان زبان و لب و دست و پا رفیق

امید رب سے ہو کہ ہو تقوی اُسی نصیب — جس مرد خوش نصیب کے ہون تقیا رفیق
محشر مین جس گھڑی ہو گذر پل پر اے کریم — ہم سُنیونکے ہوئین شفیع الورا رفیق
مسلم جدا ہو سب سی خدا ہی سے لو لگا — کوئی نہین ہی رنج مین اسکے سوا رفیق

دیگر

یا الٰہی ہے تو ہی جبار اور غفار حق — ہے خطا گیری و بخشش کے تری سرکار حق
ہے حدیثو نین حدیثِ احمدِ مختار حق — اور سب راہون مین راہِ سیدِ ابرار حق
ہے جو کچھ دنیا مین سب باطل محض ہے یا کریم — ہے تو ہی حق نام تیرا حق تیری گفتار حق
جو کوئی کرتا ہی احکامِ شریعت کو ادا — ہے اوسیکے کلمۂ ایمان کا اقرار حق
جو خدا کی بندگی سے کر رہا ہے سر کشی — سر پر اوس مردار کے ہے مارنا تلوار حق
روزہ و حج و زکوۃ اور پنجگانہ کی نماز — ہین خدا کی خاص یہ بندونپہ اپنی چار حق
کیجیئے امر و نواہی کو بدل او سکے قبول — جسکے ہین انعام فردوس و عذاب نار حق
حکم حق کے سامنے مت مان حکم والدین — او نکا ایسے حکم سی ہی اے پسر انکار حق
پیروان حق وہان لیتے ہین قولِ غیر کو — ہے جہان قولِ امام و مرشد و سردار حق
اے دلِ نادان مے دنیا مین کیون مدہوش ہے — جا نکر باغ جنان کے بادۂ انہار حق
مال پا کر باغ جنت کا وہی ہے مستحق — مستحقونکا ادا کرتا ہی جو زردار حق
سر کشو اب بھی نہو سید ہی تو اپنا کھاو — کر دیا تپہ نمایان مینے سو سو بار حق
کر دے اپنی آرزوئین ربکو اے مسلم سپرد — کیونکہ ہے ہر سود اور نقصان کا مختار حق

دیگر

دلا حق مین ترے ہی خوب ہونا ذاکر خلاق — اگر تو جلوۂ انوار ربانی کا ہے مشتاق
غم روزی مین اپنی جان کو کھوتا ہے لا حاصل — ہمارے رزق کا ہی جبکہ ضامن حضرت رزاق
دل مومن مین زہر معصیت کیونکر سرایت کر — کہ بخشا ہے اسے اللہ نے توحید کا تریاق

کیاجب عرض ایمان ذکر مین کمزور ہمون یارب
جزا کے روز وہ انسان کیا دیگا جواب افسوس
نہین وہ مولوی جبتک قرآن و خبر سمجھے
پسند آتی ہی وہ نیکی زیادہ ربکو ای عابد
کلید مخزنِ انوار قلبی اوسکے ہاتھ آئی
چلا راہِ عمل مین جو بلا تیغ تواضع کے
ریاؤ کذب و دشنام و خیانت عہد شکنی سے
عزیز و خیریت اسوقت ہی گوشہ نشینی مین
گرینگے سر جھکا کر وقت چیت ہو کر منافق سب
نہین لگتا ہی دل اپنا کہین دنیا مین ای مسلم

تو اوسکے زور دینے کیلئے پیدا ہوا اخلاق
جو بھولا آنکر دنیا مین قولِ عالمِ میثاق
اگرچہ اور علمون مین بڑا ہو شہرۂ آفاق
کہ جسمین نفس پر تری گذرتا ہی زیادہ شاق
ادا کرتا ہے جو شبکو تہجد صبح کو اشراق
تو اُسکا مال تقوی لوٹ لیگا کبر کا قزاق
حذر مومن کو ہی لازم کہ ہین یہ کارہا نفاق
کہ ہر سو ہو رہا ہی گرم دور مجلس فساق
بلائے جائینگے جبکہ روز سجدہ کیو کسو ساق
ہوئے مسکن گزینِ خلد جبسے مولوی اسحاق

ردیف کاف

مسلمانو بھلا سمجھا ہی تمنے کیا بلا ہی شرک
خلاصی نار سے ہرگز نہوئیگی نصیب اوسکو
پڑی زن پہ طلاق اوسکی نکاح اوسکا ذبیحہ تو
خدا ہی کی صفت ہی حاجتین بندونکی بر لانا
بلا مین مشکل آسانی خدا ہی سی طلب کیجیے
نبی ہو یا ولی ہو یا پری ہو یا فرشتہ ہو
خدا بخش اور عبد اللہ رکھنا نام لڑکونکا
جہان موجود ہو حکمِ الٰہی چھوڑ کر اوسکو
کسی تاریخ یا دن مین کسی ساعت کسی دن مین
کھا کر بیٹھتے اوٹھتے ٹھلتے وقت یا اللہ

بنی آدم کے سب عیبو نسے بدتر اور بُرا ہی شرک
خدا کی خاص صفتونین یہان جسنے کیا ہی شرک
نجا اوسکے جنازہ پر جو پاجی کر رہا ہی شرک
سوا اسکے سمجھنا غیر کو حاجت روا ہی شرک
کسیکے ڈھیر چلتے سے مدد کا مانگنا ہی شرک
کسیکو واقفِ اسرارِ غیبی جاننا ہی شرک
شریعت مین نبی بخش اور غلامِ مرتضی ہی شرک
جو حکمِ غیر پر چلتا ہی صاف اوسمین گھسا ہے شرک
کسی گھر یا کسی زمین نحوست سوچنا ہی شرک
ندائے یا علی یا پیر یا مشکلکشا ہے شرک

اگر ہوں بہنسیاں چیچک کی ظاہر کردو اُسکی
نکرنا کافرونکی رسم کو بہر خدا ہے شرک

بجز یک سنگِ اسود اور بیت اللہ اشرف کے
کسیکی تربت و گھر کا طواف اور چومنا ہی شرک

خدا ہے عزت و ذلت کا مالک ہی سوا اُسکے
کسیکی ذات سی نفع و ضرر کا پوچھنا ہی شرک

مقامِ عکسِ حُبِّ ایزدی آئینۂ دل ہے
رخ اغیار کا اس مین تصور باندہنا ہی شرک

کسی شرکِ خفی کی بھی نجا نزدیک ای مسلم
کہ تیرے زہرۂ ایمان کی حق مین سنکھیا ہی شرک

دیگر

اے میان تجھ مین نہ آئی پارسائی آجتک
عمر اپنی فسق مین تو نے گنوائی آجتک

روز و شب ہوتا رہا فرمانِ باطل پر نثار
حکم حق پر کی نتو نے جان فدائی آجتک

بھائیو کھلا کے لوگون مین پرانی دین دار
کھا رہی ہو کسلئے ڈہیٹر ہا سوائی آجتک

کسطرح ہوگا روا تیرا توکل ای فقیر
جب نہ در در کی گئی تجھسے گدائی آجتک

مشرکو تبلاؤ تو جو آپ ہی محتاج ہے
کی ہے اوسنے غیر کی حاجت روائی آجتک

ہو گیا ہون نیک لوگو نسی جدا جس ورب سے
کر رہی ہی ہوش گم اونکی جدائی آجتک

واسطے اجرای دین مصطفا ئیکے سب مجھے
منکرونکے ساتھ رہتی ہے لڑائی آجتک

جب سے چلنا راہ سنت کا مجھے آیا پسند
پھر کبھی رفتار بدعت کی نہ بھائی آجتک

باغ دین مدت سے ہی حال خزان مین ای صبا
کچھ خبر تو نو بہار کی نہ لائی آجتک

پیشوا اگلے نہ چمکاتے اگر اسلام کو
دین مین رہتی نہین رونق فزائی آجتک

دیکھ تیرہ سو برس سے کو بکو ای پُر خرد
پھر رہی ہے دین نبوی کی دُہائی آجتک

جسکو خوش آتا نہین احکام قرآن و حدیث
اوسمین بو ایمان کی ہرگز نہ آئی آجتک

رونق دین کی تمنا مین ہوئین آنکھین سفید
آرزو مسلم کے دل کی بر نہ آئی آجتک

دیگر

مسلکِ سنت پر اے سالک چلا جا بید شرک
جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہی یہ سڑک

تو شک جنت پر اوسکو کھینچ لیگا ذوالجلال
گلشن سُنت کی بو جسکو نہین آتی پسند
مین تو ہون سرسبز سُنت کی ہوا سے صبح و شام
چھوڑ کر اوس مالک حاجت روا کی بارگاہ
رہنمائی کسطرح اوس پیر کی ہوگی درست
کسطرح دعوی مسلمانیکا ہو اوسکا صحیح
فاسقونکے ظلم پر ٹک صبر کر اے دیندار
منھ دکھاتا ہے پیمبر کو اگر اے بے ادب
صاحب سُنت نہین وہ بلکہ ہے اہل دروغ
شاہراہِ مصطفائی سے قدم جسکا ڈگا
رکھ دلا ہر وقت قول و فعل پر اپنے نگاہ
یاالٰہی بخشش کر مسلم کی تقصیر و گناہ

جو پکڑ کر عروۃ الوثقی کو جاویگا لٹک
کیسے وہ پائیگا بدخو باغ جنت کی مہک
اے ہوا بدعت کی جاکر غیر کی آگے پھٹک
سر کو اے مشرک نجا کر گور کی آگے پٹک
گھونٹتا ہے راتدن جو بیچیا بھنگ و مدک
سر نہین جسکا جھکا پیش الٰہی مرگ تک
فوج غیبی سے خدا فرمائیگا تیری کمک
سامنے اونکے خبر کے قول غیرونکا نہ بک
سخت تر سُنت سے جو جاتا ہے کونین دبک
غار گمراہی مین وہ جاکر گرا بے ریب و شک
دمبدم لکھتے ہین تیرے خیر و شر کو دو ملک
راہ سنت پر چلا جیتا رہے یان جب تلک

ردیف لام

خدا کی پیروی مین سر جھکا صبح و مسا اے دل
غبار کینہ و کبر و ریا و داہ سے رکھنا
محبت مین اگر اللہ کی تو مارتا ہے دم
بچا وہ پل صراط و گور و محشر کے عذابون سے
اگر تجھ خیر و شر کی امتیاز آئی نہین تجکو
رہا تو کیسے کیسے اولیاء اللہ کے شامل
اب اپنی توشۂ منزل کو رکھ تیار ہر ساعت
عوض چاہیگا اپنی نعمتونکا جب خدا تجھسے

اور اوسکے معصیت سے جانکو اپنی بچا اے دل
رخ آئینۂ شفاف کو اپنے صفا اے دل
تو کرنا پیروی سُنتِ خیر الورا اے دل
جو کوئی راہ مین اللہ کی مارا گیا اے دل
تو حیوان اور تجھ مین اب بتا ہی فرق کیا اے دل
پر اونکے فیض کے پر تو سے بے بہرہ رہا اے دل
کہ پیغام اجل کچھ روز سے آنے لگا اے دل
تو اوسدم کیا جواب اسبابکا بتلائیگا اے دل

مصائب مین نرکھ تائید کی امید غیرونسے
بجز اللہ کے کوئی نہین مشکلکشا ایدل

تو نازان نیکیوپر نیک کردارونکو ہودی
تو عاصی ہوکر اپنے جرم پر آہ وبکا ایدل

وہانسے عنبر عصمت کو مہکاتا ہوا آیا
یہانسے لے چلا عصیان کتعفن کا بھرا ایدل

خریدارونکو جب دیکھیگا تو بازار محشر مین
تہی دستی سی مل ہاتھ کو پچتائیگا ایدل

بہت کی کاہلی تو نے مگر اب بھی تو مسلم کو
خدا کی پیروی مین چست وچالاکی دکھا ایدل

دیگر

دلا جسکا عقیدہ ہے شریعت سی اگر باطل
تو جان اوسکے صلوۃ وصوم کو بھی سربسر باطل

عبث ہی نیت بد سے جزائے نیک کی امید
نہ لاوے ثمرہ حق جسکا ہو تخم شجر باطل

خدا کی قدرتو نمین غور کر ای بندۂ عاقل
نہین ہے گردش نجم وفلک شمس وقمر باطل

اگر تو بندۂ حق ہو نکر حق سے گریز ایدل
طریقہ گو کہ رکھتے ہون تیری پیر وپدر باطل

نہایت مسلک بدعت سی ہمکو چاہئی پرہیز
کہ ہے سب باطلون سے وہ طریق پرخطر باطل

اگر اے مولوی تو ہی طریق حق سی روگردان
تو ہے انصاف کی رو سے ترا علم وہنر باطل

اگر ہوتا نہین معیار قرآن اور سنت کا
نہو سکتا کسیڈھب سے کبھی حق سی بدر باطل

عمر کو حق تعالیٰ نے کہا اسواسطے فاروق
کہ بہاگا سایۂ شکل عمر کو دیکھکر باطل

رسول اللہ کے پیچھے رہے کرتے جدا حق سے
ہمیشہ حیدر وعثمان وصدیق وعمر باطل

جو مرشد مسلک حق سی گریزان ہو تو غیرونکو
دکھاوے منزل حق کسطرح وہ راہبر باطل

جھکا وی سرکو وہ مردود کس امید کسکی ڈر سے
ہے آگے جسکے باغ جنت وخار سقر باطل

چڑھا جسوقت آسیب اجل اے عاملو سر پہ
بھلا کیونکر نہو تعویز ومنتر کا اثر باطل

بنا لیتی ہے بدعت صاف کافر جسکو ہی مسلم
نظر آتی ہے اوسکو سنت خیر البشر باطل

دیگر

سوچ غافل کیا ہوئی حاکم اہل دول
پاس تھے جنکے ہزارون اونٹ ہاتھی اصطبل

دوڑتے تھین پیش و پس جنکی ہزارون پیرزن
زیر فرمان تھی ہزارون جنکی لونڈی اور غلام
عطر اور پھولون سے رکھتے تھے معطر جو دماغ
خوان پر جنکی چنے جاتے طعام اقسام کے
جسم نازک پر نہ تھا جنکی مگس کا بھی گذر
جب اجل نے آکی نقارہ بجایا کوچکا
بے بس و تنہا پڑے ناچار جا کر گور مین
گوشت اونکا کھالیا کیڑون مکوڑن نے تمام
ہے اجل سر پر لئے تلوار ننگی ہر گھڑی
ناگہان اس ہستی فانی سے کر کے انتقال
جب قیامت مین خدا پوچھیگا ای بندو مرے
بن نہ آویگا کسی سے بھی جواب اسبات کا
ہر طرف میدان محشر مین اوٹھے شور و فغان
تم وہان رونے کے بدلے کھیلتے ہنستے رہے
خواہش نفس و ہوا کی پیروی مین تیز تھے۔
تیز تر تلوار سے اور بال سے باریک پل
سبکو اوس سے پار ہونیکا ہوا ارشاد آلہ
کوئی مثل باد کوئی تیز گھوڑے کے مثال
اور جو یان بھاگتے ہین سنکی اوازاذان
قصہ فرہاد شیرین پر گرین مثل مگس
عیب جو اور طعن زن ہین دین کے احکام مین

ہفت کشور کی زمین رکھتے تھے در زیر عمل
سیکڑون رشک قمر رکھتے تھے دلبر ہم بغل
بستر گل کے سوا جنکو نہین آتی تھی کل
گلبدن جو تن مین رکھتے تھے لباس بدل
ہر گھڑی سر پر چلی جاتی تھی اونکی مورچہل
ساتھ اونکے کچھ نہ دنیا سے گیا الاّعمل
چھوڑ کر موتی محل ہیرا محل شیشہ محل
ہڈیان جتنی بدن کی تھین گئین مٹی مین مل
ایکدن تجھپر بھی اوسکا ہاتھ بس جائیگا چل
جائیگا تو بھی وہین پیش جناب لم یزل
باغ دنیا سے مجھے دکھلاو کیا لائے ہو پھل
ہر کسیکا ہوش مارے خوف کے جاوے بچل
حکم ہوا ای غافلون دنیا تھا رونیکا محل
خواب غفلت مین پڑے یان تک کہ آپہنچی اجل
اور کرتے تھے ہماری بندگی مین آج کل
پیٹھ پر دوزخ کے رکھین گی بحکم عز و جل
نیک بعضی جائینگے مانند بجلی کے نکل
کوئی مثل مور گذرے کوئی جون گام جمل
دوڑ جاتی ہین جہان بجتا ہے مردنگ و طبل
جس جگہ ہو وعظ قرآن کا وہان سے جائین ٹل
عالمون اور ناصحون سے ہر گھڑی رکھتے ہین جہل

حکم شہ عالی اپنے مطلب کا سنین تو خیر ہے	برخلاف اوسکے نکل آیا تو جاتے ہین پھسل
جس گھڑی اس پل پر ایسو لوگ رکھینگے قدم	کٹ کے اوسپر سے گرینگے جائینگے دوزخ نکل
ہے گذرنا مثل برق اس پل سے ای مسلم اگر	یاد سے رب کی یہان غافل نہ رہنا ایک پل

ردیف میم

دلا یار تواضع سے رکھا اپنا دوش خم ہردم	کیا کر نفس ناہموار پر جور و ستم ہردم
دعا ذوالنون کی اسکے لیے ہے کافی و شافی	رہا کرتا ہے جسکو صدمۂ درد و الم ہردم
نکر اے بندۂ نادان خدا کی یاد مین سستی	کہ قایم تندرستی ایکسان رہتی ہے کم ہردم
ثواب اوس بندۂ مقبول کو ملتا ہے غازی کا	بلا کے سامنے رہتا ہے جو ثابت قدم ہردم
غم دنیا سے تیرہ سے سیاہی دل پر آتی ہے	منور دلکو ہے کرنا تو رکھ عقبیٰ کا غم ہردم
اگر ہے آدمی زادہ تو خو سیکھ آدمیت کی	نہ کھو اطوار حیوانی مین انسانی حشم ہردم
غرض کیا اوس غوی کو دولت صبر و قناعت سے	جو ہے مشتاق دینار و طلبگار درم ہردم
بھرا جائیگا انگارون سے دوزخ مین شکم اوسکا	طعام سود رشوت سے جو بھرتا ہے شکم ہردم
تصور جم گیا آنکھو مین بیت اللہ کا ایسا	کہ ہے میری نظر کے سامنے صحن حرم ہردم
دلا جھک اوسکو آگے لوگ سجدہ جسکو کرتے ہین	زمین و آسمان شمس و قمر لوح و قلم ہردم
کرامٌ کاتبین حرف خطا کو اوسکے دھوتے ہین	بخوف حق ہے جسکے دیدۂ پر اشک نم ہردم
میان اس ہستیٔ فانی مین کرتا ہے سو کر جلدی	کھڑا سر پر ہے قزاق اجل لیکر بلم ہردم
گناہون مین ہلاک ہوتے ضرور ہم لوگ ای مسلم	نہین ہوتا اگر اللہ کا ہم پر کرم ہردم

دیگر

شکر ای دل کہ ہو کر صورت انسان ہم	لائے فرمان خدای پاک پر ایمان ہم
آج اگر دنیا مین ہوتے رب کے نافرمان ہم	روز محشر مین ٹھہرتے بدتر از حیوان ہم
ہوئینگے مر کر جماعت مین منافق کی گھڑی	جوڑ کر جب توڑ دین گے رشتۂ پیمان ہم

لیچل اِی معبود ہمکو غازیونکی فوج مین
تاکرین تیری رضا مین جانکو قربان ہم

دولتِ دنیا ہمین یارب نہین درکار ہی
چاہتے ہین مال تقوی کا سر و سامان ہم

جب سی بخشی ہے خدا نی حق و باطل کی تمیز
ہو گئے مشہور لوگون مین محض نادان ہم

طالب دیدار اپنا کرلے ہمکو یا کریم
حور اور غلمان کا رکھتے نہین ارمان ہم

پائین گے اللہ سی ذکر و اطاعت کی عوض
روضۂ رضوان مین جاکر حور اور غلمان ہم

ایکدن خاکی بدن یہ خاک مین ملجائیگا
چار دن ہین نام کو درویش یا سلطان ہم

روز محشر مین نپوچھین گی ہمارا خاندان
گو کہ ہین نازان یہان کھلا کی شیخ و خان ہم

جبکہ ضامن ہی ہماری رزق کا پروردگار
کسلئے اندیشۂ روزی مین کھوئین جان ہم

دل کو عجز و انکساری خواہ نخواہ آتی پسند
جانتے فخر و تکبر کا اگر نقصان ہم

یا الہی نفس کے مکر و نسی دے ہمکو پناہ
ہو گئے ہاتھونسے اس مکار کی حیران ہم

لوگ خوش ہون ہمسی یا ناراض کچھ پرواہ نہین
کر چکے تیار اونکے ہند مین دیوان ہم

جب تلک اِی مسلم نہو گی عامل قرآن تم
کسطرح سمجھین گی تمکو حافظ قرآن ہم

دیگر

اے نور عین آج تو گو ہے گدای علم
تیری بھی ایک روز کو عزت بڑہای علم

جاہ قبای اطلس و کمخواب و گلبدن
کمتر ہے چرم سگ سی بھی پیش عبای علم

روی زمین کی دولت و گنج و خراج سی
ہے قدردان کی سامنے افزون بہای علم

امراض جہل و دل سی نجاتا بشر کے آہ
دنیا اگر نہ شافی برحق دوائے علم

صوفی اہل چلہ و خلوت نشین سے
درجہ بڑا ہے اوسکا جو سیکھی سکھای علم

قرآن اور خبر کو بخوبی پڑہ اے سعید
رکھتا اگر ہے دلمین تو اپنے ہوائے علم

سودا تو یون ہین کلبۂ دنیا مین بشیار
قابل خریدنے کے مگر ہے نوائے علم

اے طالبان نسخہ گو گرد شرع کے
سیکھو اگر ہے عقل تو بس کیمیائے علم

رب کا ہزار شکر کہ آتی ہے اندنون +
ہے شاہد مراد سے ملنا اگر میان +
ہو گھر مین اہل علم اگرچہ ذلیل و خوار
مانند چھچھوندر کے گریزان ہو فوج جہل
عالم اسی سبب سے ہے وارث محمدی
مرد شریف جہل کے باعث رزیل ہو
مسلم نہ ملک دین کو ہوگا کبھی زوال

ہر ایک شہر و قصبہ و دہ سے صدای علم
کر ترک خواب راحت و عشرت برای علم
محفل مین فرش جاہ پہ لاکر بٹھائے علم
ہو جس مقام بحث مین ظاہر لوای علم
کہ ورثۂ رسول ہی یہ رہنمائے علم
ارذل حقیر قوم کو اشرف بنائے علم
جب تک رہیگی شوکت و فرمانروای علم

ردیف نون

جب سے مین نام خدا دل سے لیا کرتا ہون
منکر حق کو مرے پاس نلاؤ یارون
آگے مخلوق کے جھکنے کو سمجھتا ہون حرام
دفع گمراہی کی جب بن نہین آتی تدبیر
فوج اسلام سے مین گو کہ ہون باہر لیکن
نیزۂ طعن شب و روز ستمگارون کا ؟؟
کیون مجھے کہتے ہو ای اہل ہوا لا مذہب
راہ تقلید مین ہو کر کے تعصب سے الگ
حالت تشنگیِ رنج و بلا کے اندر ؟
راہ سنت مین سُنتا ہی جو گالی ہمکو
جیسے بہاتا ہی مرے دلکو رواج سُنت
عاملون اسم موکل کا نہین ورد مجھے
اپنے اشعار نصیحت کو ہدایت کے لئے

سینۂ خشک کو سرسبز کیا کرتا ہون
ایسے گمراہ کی صورت سے جلا کرتا ہون
جب سحر مین سامنے خالق کی جھکا کرتا ہون
کیا کرون دست تاسف کو ملا کرتا ہون
نصرت دین پیمبر کی دعا کرتا ہون
روز میدان ہدایت کے سہا کرتا ہون
مین تو سنت کی طریقہ پہ چلا کرتا ہون
آپکو مذہب حنفی مین گنا کرتا ہون
شربت صبر و توکل کو پیا کرتا ہون
بدلے گالی کے دعا او سکو دیا کرتا ہون
رسم بدعات پہ لاحول پڑھا کرتا ہون
نام اوس قادر بیچون کا جپا کرتا ہون
جابجا بہاٹ کی مانند بکا کرتا ہون

ہے توقع کہ خدا بخشے خطائین میری
کیونکہ مین کرکے خطا دل سے بُکا کرتا ہون

کیا غرض غیر کی مدحت سے مجھے اے مسلم
جسکا کہاتا ہون سدا اوسکی ثنا کرتا ہون

دیگر

دل مین ہم حب الہی کو نہان رکھتے ہین
غنچۂ گل کیطرح بند دہان رکھتے ہین

خاکسارونکو یہان نام ونشانسے کیا کام
عالم نور مین وہ نام ونشان رکھتے ہین

بہرِ تعظیم بچہاتے ہین ملایک بازو
طالب قرب خدا پاؤن جہان رکھتے ہین

بندۂ خاص نہین یاد خدا سے غافل
گو زن ودولت وشاہیِ جہان رکھتے ہین

کہتے ہین طالب محبوب حقیقی جنکو
نہ غمِ نار نہ ارمان جنان رکھتے ہین

صابر وشاکر ومشتاق بہار جنت
عیش دنیا کیطرف میل کہان رکھتے ہین

آفت شرک سے بچتا ہو اونہین کا ایمان
کنج توحید مین جو جاے امان رکھتے ہین

زاہد وگوشہ نشینی ہو مبارک تمکو
ہمتو اب مجلس تدریس وبیان رکھتے ہین

اہل سُنت کا تمسک ہے حدیثِ نبوی
بدعتی حجتِ گفتار مغان رکھتے ہین

لاتے ہین حجت حق پر جو دلیل باطل
اپنے ایمان ودیانت مین زیان رکھتے ہین

کیا دکہاتے ہو مجھے دشمنو تلوار وتبر
مرنے والے بہی کہین خطرۂ جان رکھتے ہین

گرچہ یان پیرو سُنت ہین ذلیل ورسوا
سو شہیدونکا وہان عزت وشان رکھتے ہین

ہے روا صلح عدو سے عزیزو ہمکو
کیونکہ ہم اونکی ہدایت کا گمان رکھتے ہین

کسطرح جائینگے وہ ساقی کوثر کے حضور
جام سُنت سے جو انکار یہان رکھتے ہین

پیروی کیون نہو سُنت کی پسند اے مسلم
ہم بخاری کی خبر ورد زبان رکھتے ہین

دیگر

ہے ذاکر ذلکا رنج بہی راحت سے کم نہین
اور عیش غافلونکا مصیبت سے کم نہین

بندیکو جس وقار مین حاصل غرور ہو
وہ عزت اوسکے واسطے ذلت سے کم نہین

ذلت مین ہو رضائے الٰہی اگر نصیب ، ، ، ذلت نہین ہے بلکہ وہ عزت سے کم نہین

اہل کرم کے ساتھ نہ شیخی کر اے شجاع ، ، ، مرد سخی بھی اہل شجاعت سے کم نہین

مت دیکھ چشم کبر سے عاصی کو زاہدا ، ، ، اُسکی بھی گریہ تیری ریاضت سی کم نہین

بوئیگا یہان جو بیج سو کاٹیگا پھل وہان ، ، ، دنیا کی زندگی بھی زراعت سی کم نہین

گمراہ پیر جی کا ہدایت نہین ہے کام ، ، ، بلکہ ہدایت اونکی ضلالت سی کم نہین

ہے مومنونکے حق مین تو زندان یہ جہان ، ، ، اور کافرونکے واسطے جنت سی کم نہین

نعمت بڑی ہین گو کہ یہ دنیا کے سیم و زر ، ، ، نکلین نہ راہ حق مین تو آفت سی کم نہین

اے پیر خواب خور مین جوانی تو طے ہوئی ، ، ، اب یہ بھی چند روز غنیمت سی کم نہین

دل مین جو ڈاہ بغض ہو اور منہ سی واہ واہ ، ، ، تو مدح اسطرحکی مذمت سی کم نہین

ہر خصلت پیمبر و ہر عادتِ رسول ، ، ، سنت کی پیروی مین عبادت سی کم نہین

عالم اگر ہو بہرۂ نیکی سے بے نصیب ، ، ، تو قابلیت اوسکی جہالت سی کم نہین

اے یار کیون تو نفس کو سمجھے ہے خیر خواہ ، ، ، دشمن کی دوستی بھی عداوت سی کم نہین

کبر و خودی کے کافر سرکش کو مارنا ، ، ، غازیِ دیندار کی جرأت سی کم نہین

اقرار کرکے شاہ سے ایاک نعبدُ ، ، ، انکار بندگی کا بغاوت سی کم نہین

کرنا تو کام آپ کمینونکا اختیار ، ، ، لینا بڑونکا نام حماقت سی کم نہین

اجماع گو کہ کہتے ہین جمہور ناس کو ، ، ، حق پر ہو ایک ہی تو جماعت سی کم نہین

نزدیک طالبان رضائے حبیب کے ، ، ، محبوب کے وعید بشارت سی کم نہین

کھیتی کا شغل یا ہو تجارت کا کاروبار ، ، ، مولیٰ سی لو لگے ہے تو خلوت سی کم نہین

قطرہ جو خوف حق سی ٹپکتا ہے اشک کا ، ، ، لولوے ابدار کی قیمت سی کم نہین

اے دل نہ جان یہ کہ قیامت ابھی ہے دور ، ، ، سختیِ گور ہول قیامت سی کم نہین ؂

مسلم کی اس غزل کو نہ سمجھے تو خاک ہے ، ، ، سمجھے تو کیمیائے ہدایت سی کم نہین

دیگر

وائے اب دین منور کا پتا لگتا نہین
حیف اب اسلام انور کا پتا لگتا نہین

ملت شرع پیمبر کا پتا لگتا نہین
سُنتِ ساقی کوثر کا پتا لگتا نہین

سرکشان دین حق سے بھر گئی روئے زمین
پیروان حکم داور کا پتا لگتا نہین

شرک و بدعت فسق آتا ہے نظر چارون طرف
حق پرست و دین پرور کا پتا لگتا نہین

ہر جگہ رشوت ربا چوری ٹھگی ہے آشکار
مال طاہر کسب اطہر کا پتا لگتا نہین

دیکھتا ہون جسکو ہے بیدرد ظالم سنگدل
نرم دل دلجوئی دلبر کا پتا لگتا نہین

کو بکو مکار پیرونکی ہوئین ہین گرمیان
بے ریا بے طمع رہبر کا پتا لگتا نہین

بادۂ لذات دنیا مین پڑا ہے ہر کوئی
طالبان آب کوثر کا پتا لگتا نہین

اغنیا اسوقت کے کنجوس مکھی چوس ہین
صاحب جود و مخیر کا پتا لگتا نہین

محفل رقص و غنا مین مردوزن کا ہے ہجوم
مجلس قرآن مین اکثر کا پتا لگتا نہین

ہے اکھاڑون مین ندائے آدم مارو یا علی
نعرہ اللہ اکبر کا پتا لگتا نہین

گنج مین دشمن غلامی کیلئے موجود ہے
رنج مین خویش و برادر کا پتا لگتا نہین

مولوی اب طالب دنیائے جیفہ ہو گئے
وارث علم پیمبر کا پتا لگتا نہین

حق کو ناحق کر دیا جب ہاتھ آیا سو پچاس
دل مین اونکے خوف محشر کا پتا لگتا نہین

سچ ہے گر لا یکتمون الحق پہ وہ کرتے عمل
لقمۂ تر نقرہ و زر کا پتا لگتا نہین

رسم الفت کی گئی اوٹھا امانت کا رواج
باوفا مفلس تونگر کا پتا لگتا نہین

دیدۂ احباب سے آب مروت گر گیا
یاری و خویشی کی جوہر کا پتا لگتا نہین

چھا گیا نیکونکے دلپر صحبت بد کا غبار
جسطرح بدلی مین اختر کا پتا لگتا نہین

کیون نہو ہر ملک مین جور و ستم کا زور و شور
بادشاہ دادگستر کا پتا لگتا نہین ؎

بنگئے فرزند برخوردار جورو کے غلام
ایک بھی متبوع مادر کا پتا لگتا نہین

مرد و زن رکھتے ہین تن پر بیحیائی کا لباس
پردۂ عصمت کی چادر کا پتا لگتا نہین

صحبت صالح جہان سے اسطرح عنقا ہوئی
جسطرح گوگرد احمر کا پتا لگتا نہین

بے ادب خود غرض ہے ہر ایک شاگرد و مرید
تبع فرزند نوکر کا پتا لگتا نہین

کرلین یہ گمراہ گمراہی کی اپنے دہوم دہام
جب تلک مہدی کے لشکر کا پتا لگتا نہین

اتبو اے مسلم کنارا ہی پکڑنا خوب ہے
زاغ کے اندر کبوتر کا پتا لگتا نہین

دیگر

دلا یاد کر اوسکو کہ جسکے سوا تیرا دونو جہان مین پناہ نہین
سر صدق کو در پہ اوسکے جھکا کوئی دوسری جا پناہ نہین

یہان چھوڑ کے جسنے خدا کو چاہا غیر و نسے جا مراد و مدد
ہے وہ باغی و سرکش و مشرک اشد ہو معاف کبھی گناہ نہین

ہو تو خواہ جو راہ سے ہٹا چلا راہ کجی سے قدم کو بڑہا
گرا خندق نار مین کھا کے دغا کوئی اسکی نجات کی راہ نہین

اے خالق جن و خدای بشر غم قبر و حساب عذاب سقر
چکھے وہ سیہ بخت کہ جسکے اوپر تیری لطف و کرم کی نگاہ نہین

وہی طالب زر وہ کون یہان وہی عاشق چشم و دہن ہو یہان
وہی اہل زاغ و چمن ہو یہان جیسے جو و قفص کو کی جا نہین

آگے شاہ سکندر و بخت نصر لیا سارے زمین کو بہ تیغ ظفر
گئے کر کر اکیلے یہان سے سفر لیا دولت و ملک سپاہ نہین

اگر اہل جہان سے یا حقارت رہا ہو عالی نسب یافتہ ہی علم و ہنر
ہو حکم الہی سے منکر اگر کوئی اوس سا ذلیل و تباہ نہین

کرو فخر نہ اے رخ رشک چمن نہین عیب جو ہو سیہ فام بدن
اچھی چال ہے سیرت و نیک چلن خدا دیکھے ہے سرخ و سیاہ نہین

میان جامہ بکر و ریا کے نکل نکر اپنی متاع عمل مین خلل
خدا چاہے ہے بندے سے نیک عمل قمیص و ازار کلاہ نہین

ہو وے فعل اپنا قول کسیکا اگر جیسی لے او سے لئے مرتبت جگر
جہان سنت نبوی آوے نظر جہان آئے شہنشاہ نہین

اے طالب قرب خدا نعم یہا چشمہ اشک دیدہ نم
نہ ہو وسکو نصیب وصال صنم جیسے بحر مین گریہ وہ آہ نہین

جیسے نقرہ و زر ہین یہا ہاتھ لگا ہوئی قدر جہان مین رہ
وہان حشر مین اہل یقین کے سوا کسی شخص کی عزت و جاہ نہین

تہ دلمین کبر و ریا کو جما نہ تو کینہ و حرص و حسد کو چھپا
بھلا حضرت عالم غیب سے کیا تیرے عیب نہان سے آگاہ نہین

سارے عضو ہین تنکو گنہ سے بچا وہ نہین طاعت و عبادت خدا مین لگا
لگے ساتھ ہین دو فرشتے کیا تیرے قول و عمل کے گواہ نہین

اے حضرت خالق ارض و سما ہے مسلم عاصی کی تجھسے دعا
کہ تو بخش دے اسکا قصور و خطا سوا تیرے کرم کے پناہ نہین

ردیف واو

شقی ازلی سو دنیا مین بھلائی ہو تو کیونکر ہو
جو ہے ازلی سعید اوسے برائی ہو تو کیونکر ہو

خداوندا بجز تیری نگاہ فضل و بخشش کے
اسیر دام عصیانکی رہائی ہو تو کیونکر ہو

غلامان ہوس و رخادمان حرص سے افسوس
توکل کسطرح ہو پارسائی ہو تو کیونکر ہو

نہ جسکے پاکو طاقت ہو نہ بر مین توشۂ منزل
در مقصود پر اوسکو رسائی ہو تو کیونکر ہو

یہانکی مشکل آسانی وہانکی مخلصی یارب
اگر تیری نہین مشکلکشائی ہو تو کیونکر ہو

تمیز حق و باطل امتیاز حلت و حرمت
ہوس زر کی تہ دل مین سمائی ہو تو کیونکر ہو

اسی سودانی بندیکو کیا اللہ سی غافل ہو
کہ ہو نام و نشان کیونکر برائی ہو تو کیونکر ہو

کیا جب نفس نے اپنا تسلط کشور دل پر ہو
تو اوس مسکین سے فرمانروائی ہو تو کیونکر ہو

بدونکی ہمنشینی مین برونکی یار باشی مین
ودادِ احمدی قرب خدائی ہو تو کیونکر ہو

اگر ہر موئے تن کے شمار کھتا ہو ہنر سو سو
فزون قسمت سے حاصل ایک رائی ہو تو کیونکر ہو

سعادت جنیر ہو ازلی وہین جسنے نپائی ہو
یہان اوسے سر انجام بھلائی ہو تو کیونکر ہو

طریق حق پرستی مین موحد بندۂ کامل
خدا کو چھوڑ غیرونکی دہائی ہو تو کیونکر ہو

نہو جبس سالک گمرہ کو نیک و بد سے آگاہی
مفید اوس بےخبر کی رہنمائی ہو تو کیونکر ہو

میسر عابدونکو نور خورشید حضوری کا
رخ دلپر گھٹا غفلت کی چھائی ہو تو کیونکر ہو

میان حق و باطل صلح جوئی بیوقوفی ہے
عمر او ربوجہل مین آشنائی ہو تو کیونکر ہو

عمل بد سود ہے جس مین نہو اخلاص اے مسلم
متاع خام مین ڈیڑہ سوائی ہو تو کیونکر ہو

دیگر

دلا لازم ہے اوس خاوندکی حمد و ثنا تجھکو
کہ جسنے نعمتین اپنی ہزارون کین عطا تجھکو

کیا کرتا رہا تو اوسکی نافرمانیان ہر دم
وہ اپنی نعمتونسے پرورش کرتا گیا تجھکو

گذاری زندگی لہو و لعب مین تونے اے غافل
نہ آئی ایک ساعت بھی حیا اے بیحیا تجھکو

خدا کو چھوڑ کر پھرتا ہے تو جو در بدر مارا
ستمگری ہے یا کہ دیوانہ بتا کیا ہو گیا تجھکو

یہان تو دوڑتا پھرتا ہے بیکلی کے کامون مین
قیامت مین ملیگی اس شرارتکی سزا تجھکو

خدا کی بندگی مین آج کر چالاکی و چستی
کہ اک دن ناگہان دنیا سی ہونا ہی جدا تجھکو

اگر جرم و خطا کاری کی بیماری سی عاری ہے
پیا کر شربت توبہ خدا دیگا شفا تجھکو

تمنا ہے کہ ناقص سے ابھی ہو جاؤن مین کامل
تو کرے نفس کو کشتہ یہی ہے کیمیا تجھکو

جہانتک ہو سکے مضبوط کر توحید سنت کو
مسلمانیکی بیخ اصلی دیا مین نے بتا تجھکو

چلیگا تو اگر شادی غمی مین راہ سنت کی
خدا سے بخشوائینگے محمد مصطفا تجھکو

مخالف ہی جو سنت کا نہونا معتقد اوسکا
کہ دیگا ایکدن دام ضلالت مین پھنسا تجھکو

اوسیکو جان دل سی پیر مرشد اوستاد اپنا
ملے جس سے طریق مصطفے راہ ہدا تجھکو

دلا نا آشنایان خدا کی آشنائی نے
خدا کی آشنائی سے کیا نا آشنا تجھکو

پڑھی اکثر کتابین اور سنی وعظین بہت لیکن
ابھی تک کچھ اثر اوسکا نہین دلمین ہوا تجھکو

نہ بھول اس بندگی و طاعت ناقص پر ای مسلم
بجز فضل الہی کے نہین ہے آسرا تجھکو

دیگر

یا الہی ہو عطا دل کی صفائی ہمکو
تا نظر آوے تری جلوہ نمائی ہمکو

بار عصیان سی قدم اوٹھ نہین سکتا آگے
در پر اللہ کے مشکل ہی رسائی ہمکو

شوکت شاہی مبارک ہو تجھے ای خسرو
کوچۂ رب کی خوش آتی ہی گدائی ہمکو

اے صبا رکھے خدا تجکو ہمیشہ خرم
گل توحید کی بو تو نے سونگھائی ہمکو

کسطرح بحث مین دب جائین مخالف ہمسے
حق نے بخشی ہی الہی تاب گویائی ہمکو

اپنی مشکل مین تو پیرونکو پکارے مشرک
مالک الملک کی کافی ہے دوہائی ہمکو

ہمکو فرصت نہین لڑنیکی عزیزو تمسے
نفس سے رہتی ہی ہر وقت لڑائی ہمکو

ہم خطا کرتے ہین اللہ چھپاتا ہے اوسے
ایسے ستار سی کچھ شرم نہ آئی ہمکو

چاہِ بدعت سی مجھے جیسے نکالا یارب
ظلمتِ فسق سے بھی بخشی رہائی ہمکو ؎

چال تفریط کی کرتا نہین اللہ پسند
اسلئے بیچ کی رفتار خوش آئی ہمکو

ہونگی ہم لوگ اگر دل سے خدا کے تابع
دین و دنیا کی خدا دیگا بھلائی ہمکو

ہے تہ دل مین اگر عزت عقبے کی ہوس
تو محض لغو ہے دنیا کی بڑائی ہمکو

بخت بیدار ہو انخواب سے اوس وقت اپنا
جب صدا اپنیکی پیرون نے سنائی ہمکو

جیسے پر پیر گنا ہون سے گیا اے مسلم
متقی کہنے لگی ساری خدائی ہمکو

ردیف ھا ر

جو چست ہو مولی کی اطاعت مین زیادہ
ہے تیز وہی عقل و فراست مین زیادہ

ہے علتِ غم خواہش دولت مین زیادہ
اور دولتِ آرام قناعت مین زیادہ

جس بندۂ ذاکر کو حضوری ہے میسر ؎
ہے لطف اوسے قرب سے فرقت مین زیادہ

ہین گوشہ نشینی مین بہت فائدے لیکن
ہین اوس سے بھی نیکونکی رفاقت مین زیادہ

مشکل سے ادا فرض ہو ایام مرض مین
پڑہ نفلون لاحالت صحت مین زیادہ

ذاتون نے بڑائی نہین اللہ کے نزدیک
تقوی ہی سے ہوتا ہے شرافت مین زیادہ

ہر مشرکِ و کافر ہے سگ و خوک سے بدتر
گو ذات مین بہتر ہو ریاست مین زیادہ

ہین ظاہری جو اہلِ یقین دل سے منافق
پائین گے سزا سب سے قیامت مین زیادہ

تو عالم گمرہ کو نکہہ مرشد و ہادی
بوجہل سے جان اوسکو جہالت مین زیادہ

جس عزت و رتبہ مین ہو اللہ فراموش
اوس جاہ سے توقیر ہے ذلت مین زیادہ

پیران پُر از مکر کی غیبت مین نہین عیب
ہے اجر ہین اونکی مذمت مین زیادہ

اگاہ تو مطلق نہین کچھ باطل و حق سے
ہین تیز مگر بیعت خلقت مین زیادہ

ہین آپ تو مکار نشہ خوار زناکار
دعوی ہے بزرگونکی خلافت مین زیادہ

پڑہ پڑہ کوئی ناظر کوئی مختار ہوا تیز
چالاک ہوا کوئی وکالت مین زیادہ

کیونکر نہ فراموش کرین گور و غم حشر
آتا ہے زر و سیم جو رشوت مین زیادہ

گم ہو گئے عنقا کیطرح اہل سخاوت
مشہور تو نگر ہین نجالت مین زیادہ

ہین عورتین خوشخوئی و اخلاق سے خالی
اور عادت شوخی و شرارت مین زیادہ

عورت مین سنگار وسی کچھ آتی نہین خوبی
پیاری ہی جو ہو زیور عصمت مین زیادہ

عالم کہ جو کرتا ہے عمل علم پر اپنے
بیشک ہے اثر اوسکی نصیحت مین زیادہ

مسلم ہی سزاوار نہین یہ کہ شب و روز
مشغول رہو کار ہدایت مین زیادہ

دیگر

یارب مرون مین سنت خیر الوریٰ کیساتھ
محشر مین بھی کھڑا ہون شفیع الوریٰ کیساتھ

غازی کا اجر کیون نہو پرہیزگار کو
کرتا ہے جنگ کافر نفس و ہوا کیساتھ

جس بد روش کو مسلک سنت نہین پسند
شاید مخالفت ہے اوسے مصطفا کیساتھ

جب تک شفا نہ شافی برحق دے اے مریض
صحت تجھے نہو گی میسر دوا کیساتھ

دارو مین اے طبیب حقیقی اثر کہان
یہ اعتقاد شرک ہی رکھنا دوا کیساتھ

پیارا ہے وہ خدا کا جو با جاہ و ملک و مال
رکھتا ہی دلبری و تواضع گدا کیساتھ

عورت جو ساتھ مفلس شوہر کے رنج اوٹھائے
جنت مین جائے حضرت خیر النسا کیساتھ

کیون شیفتہ ہی قحبۂ دنیا کا اے عزیز
عاقل کہین لگاتے ہین دل بیوفا کیساتھ

جاتی ہے داغ دیکے یہ دنیا ہے بیوفا
عاشق سے گو کہ ملتی ہی ناز و ادا کیساتھ

اے دل تو پیروی محمدؐ مین سر جھکا
سچی اگر ہے تجھکو محبت خدا کیساتھ

بندے یہان جو کرتے ہین نیکی بدی کے کام
پاوینگے اوسکو گور و قیامت مین جا کیساتھ

ایماندار کیسے ہو اہل ریا پلید
ایمان دلمین رہ نہین سکتا ریا کیساتھ

ازلی شقی جو ہے سو نہوگا سعید اب
گو اوسکے زندگی ہو بسر اتقیا کیساتھ

اے یار دانیے توشۂ عقبیٰ کی لو خبر
منزل خوشی سے گھٹتی ہی برگ و نوا کیساتھ

مسلم کا آب و خورد یہاں سے ہو جب تمام　　یارب اسے اوٹھا یو اپنے رضا کیساتھ

دیگر

بکثرت پڑہ دلا استغفر اللہ　　کہ ہے مغزِ دعا استغفر اللہ
رسول پاک خود معصوم سو بار　　پڑہا کرتے سدا استغفر اللہ
نماز صبح کو پڑہ کر کے سو بار　　پڑہا کر جی لگا استغفر اللہ
نماز فرض سے جب ہو تو فارغ　　تو پڑہ سہ مرتبا استغفر اللہ
تہجد پڑہ کے ہر شب کو پڑہا کر　　بصد آہ و بکا استغفر اللہ
گناہ عاصی کے مٹتی ہین اسیدم　　جبھی اوسنے کہا استغفر اللہ
مس عصیا نکے حق مین اے گنہگار　　سمجھ لے کیمیا استغفر اللہ
برائے عاصیان بہر ہر اسان　　وسیلہ ہے بڑا استغفر اللہ
ضرور ابلیس بھی بخشا ہی جاتا　　جو کہتا بیحیا استغفر اللہ
ہوا تھا غرق فرعون اس سبب سے　　کہ بہول اوسکو گیا استغفر اللہ
نہین قارون بھی دہنتا زمین مین　　اگر وہ بولتا استغفر اللہ
جو چاہے دام مشکل سے رہائی　　پڑہے صبح و مسا استغفر اللہ
مریض ناتوان سمجھا کے بو لو　　کہ ہے تیری دوا استغفر اللہ
خدا افلاس سے بخشے رہائی　　پڑہے گر بینوا استغفر اللہ
گرے جب خلد سے آدم زمین پر　　پکارا سالہا استغفر اللہ
کئے ہمنے ستم جانو نپہ اپنے　　کہ گندم کھالیا استغفر اللہ
خداوندا ہمین اپنے عمل کی　　ملی پوری سزا استغفر اللہ
خطا اب بخشدی مولی کہ ہمنے　　کیا توبہ پڑھا استغفر اللہ
پڑی جب پیٹ مین مچھلی کے یونس　　کیا رو رو ندا استغفر اللہ

تو یا رب پاک ہے معبود میرا
کیا مینے جفا استغفر اللہ

وہین ان صاحبان غم کے حقمین
ہوا مشکلکشا استغفر اللہ

غرض اکسیر ہے کل حاجتونمین
بقول مصطفا استغفر اللہ

قیامت مین ہمارا ہو کے شافع
خطا بخشا ئیگا استغفر اللہ

بدیکی جا عملنامہ مین نیکی
لکھی دکھلائیگا استغفر اللہ

خدا ہوتا ہے اوس عاصی سے بیزار
نہین جسنے پڑہا استغفر اللہ

شقی ہے وہ جو استغفار چہوڑ کر
پڑہے صالح سدا استغفر اللہ

مجھے اس نفس نے بہکا کے یارب
بنایا بجیا استغفر اللہ

گنہ سے دفتر اعمال اپنا
سراسر بہر گیا استغفر اللہ

پکارون ہون بصد آہ و فغان سے
ترے در پر پڑا استغفر اللہ

تمنا ہے کہ مسلم اس جہان سے
چلے کہتا ہوا استغفر اللہ

ردیف یائے تحتانی

اے قلم حمد خدا مین سر جہکانا چاہیے
بعدہ نعت نبی مین لب ہلانا چاہیے

بات تہوڑی سی یہان ہوتی ہے سبکے کام کی
گوش دل ہر شخص کو اسپر لگانا چاہیے

خوب وایدان جہنم کا تجھے گر خوف ہے
آتش دوزخ کو آنسو سے بجہانا چاہیے

کیسے ہی چہوٹی ہو نیکی تو اوسے ہلکی نجان
رب کو بخشش کے لئے کوئی بہانا چاہیے

روشنی کی ہے اگر خواہش اندہیری گور مین
رات کو شمع تہجد کو جلانا چاہیے

مار و کژدم سے و ہانکے ہے اگر دل مین ہراس
کلمۂ طیب کا افسون لیکے جانا چاہیے

چاہتا ہے کیون خدا سے اور بندونسے مدد
دودہ مین پانی نہین ہرگز ملانا چاہیے

اپنی تقصیر و خطا اللہ سے پڑہ کر نماز
ہاتھ اوٹھا کر او رو رو بخشوانا چاہیے

بہر رہا ہے نیک و بد سودے سے بازار جہان
جانچ کر دام اسمین اے گاہک لگانا چاہیے

لگ رہے ہین چور ٹہگ اس کوچہ و بازار مین
جیب گٹھری ہوشیاری سے بچانا چاہئے

اس چمن مین بجا گل کے خار بھی ہین ہشیار
دامن اے گلچین نہ کانٹو نمین پھنسانا چاہئے

ایمیان غواص اس دریائے گوہر مین تجھے
جانکو آفات بحری سے بچانا چاہئے

لذت دنیا یہ شہد شیر ہے اے ہوشمند
اپکو اسپر نہ مکھی سا گرانا چاہئے

حق اور باطل کی رکھ پہچان اے اہل تمیز
سنکھیا مصری کے دہوکے مین نہ کھانا چاہئے

آدمی لاچار جب ہوتا ہے مارے بھوک کے
اولا کہتا ہے یارب مجھکو کھانا چاہئے

پیٹ دونون وقت جب بہرنے لگا آرام سے
تب لگا کہنے کہ اب مجھکو خزانہ چاہئے

یہ بھی اوسکی جسگھڑی پوری ہوئی دلکی مراد
اب مجھے رہنے کو میرے بالاخانہ چاہئے

بالاخانہ پر لگا سونے تو اب لایا ہوس
ایک عورت مہ جبین سے گھر بسانا چاہئے

یہ بھی جب پایا تو پہر بولا کہ اے مالک میرے
ایک پتلا آنکھ کا (یعنے فرزند) مجھکو دکھانا چاہئے

الغرض بہرتا نہین ہرگز کبھی شکم حریص
نقش طمع و حسد حرص کا دل سے مٹانا چاہئے

صابر و شاکر ہو اوسپر جو تجھے دیوے خدا
اپکو در در نہ کتے سا پہرانا چاہئے

جبکہ فوج حرص ہر جانب سے آکے گھیرلے
اوسکو شمشیر قناعت سے ہٹانا چاہئے

دلکو اپنے جسگھڑی سختی مین گھبرانے لگے
قصہ ایوب و یونس کو سنانا چاہئے

ہے تجھے منظور اپنی مشکل آسانی دلا
غیر کی مشکل مین جا کر کام آنا چاہئے

بس کر اے مسلم تو بگڑی حال کو اپنی بنا
پند عامل ہو کے غیرونکو سنانا چاہئے

دیگر

نقش حب ایزدی دل پر جمانا چاہئے
ماسوا اس نقش کے سبکو مٹانا چاہئے

عرش دل جای نزول حضرت رحمان ہے
غیر کو ہرگز نہین اوسپر بٹھانا چاہئے

خانۂ دل مین جگہ جسنے دیا ہے غیر کو
اوس لعین کو کم نہین مشرک سے جاننا چاہئے

جلوۂ محبوب کا طالب اگر ہے اے عزیز
پردۂ غفلت تجھے دل سے اوٹھانا چاہئے

آرہی ہے نحن اقرب کی صدا محبوب سے　　بختِ خوابیدہ کو اے طالب جگانا چاہیے
پاس ہی محبوب ہو پھر ہمکو ہو دوری نصیب　　وائے ایسی زندگی سے مر ہی جانا چاہیے
آرزو ہے وصل جانان کی تجھے اے جانمن　　وادیِ فرقت مین جانبازی دکھانا چاہیے
بحرِ ذکر اللہ دریائے فنا فی اللہ مین　　بہرِ دُرِ آرزو غوطہ لگانا چاہیے
چھیل کر حرفِ دوئی کو کاردِ توحید سے　　عشق کے دفتر مین نام اپنا چڑہانا چاہیے
طالب دیدارِ حق کو مثلِ فرہادِ العزیز　　کوہِ غم مین جانِ شیرین کو کھپانا چاہیے
گرچہ ہمکو غیر ممکن ہے وصالِ ذوالجلال ؛　　بارگاہِ قربِ حق تک بھی تو جانا چاہیے
دل نہین زندہ ہی تو اوس مردۂ بیجان کو　　حی اور قیوم کے دم سے جلانا چاہیے
سانس بالائی او ٹھے ہمراہ لفظ لا آ لہ　　ساتھ الا اللہ کے دم کو گرانا چاہیے
مژدۂ لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کی خبر　　طالبِ مایوس خاطر کو سنانا چاہیے
زاہدا تجکو مبارک ہو جیو حور و قصور　　عاشقو نکو کوچۂ جانان مین جانا چاہیے
طالبِ مولا نہ بن تو لے فدائے حورِ عین　　آپکو شہوت پرستو نین بتانا چاہیے
اہلِ مولا سے نکر اے اہلِ دنیا ہمسری　　روبرو مردو نکے زن کو منہ چھپانا چاہیے
مارتا ہو جو کوئی حُبِ خداوندی مین دم　　اُسکو حُبِ احمدی دلمین جمانا چاہیے
دین اور دنیا کے ہر ایک رنج اور آرام مین　　اتباعِ احمدی مین سر جھکانا چاہیے
آل و اہلِ بیت و اصحابِ نبی کا بھی ضرور　　اعتقاد و دوستی دل مین جمانا چاہیے
بغض ہو اون مین کسیسے دلمین جس مردود کے　　بادیہ کی غار مین اوسکا ٹھکانا چاہیے
اندنون ہین سیکڑون ایسے محبان رسول　　سامنے سنت کے جنکو دم دبانا چاہیے
اونکے ہر یک فعل کو ہر قول کو ہر حال کو　　راہِ سُنت کی کسوٹی سے لگانا چاہیے
مخلصو تو اونکے پہندیسے بچانیکے لئے　　حال کچھ بعضے پلیدونکا سنانا چاہیے
مصطفے سے تو تہجد بھی قضا ہوتی نہ تھی　　بیگانہ سے بھی انکو سو بجانا چاہیے

کسطرح وہ مست ہوں سُنکر بجاری کی حدیث — راگ سے اونکو بجار حال آنا چاہیے

خنجر و نیزہ سپر خیر البشر کا تہا سنگار — صندل و مسی حنا اونکو لگانا چاہیے

شادی زہرا میں ہو حمد خدا نعت رسول — شادیوں مین کسبیان انکو نچانا چاہیے

اُم کلثوم و رقیہ کا تو ہو ثانی نکاح — بیٹیاں بیوہ انہیں گھر مین بٹھانا چاہیے

پاس کی مسجد تو انکے واسطے سو کوس ہو — محفل مولود مین کوسوں سے جانا چاہیے

ہیں حقیقت مین یہ سارے دشمن خیر البشر — جوتیان ایسے پلیدن کو لگانا چاہیے

منزل مقصود پر مسلم پہونچنا ہے اگر — آپ کو پیچھے پیمبر کے لگانا چاہیے

دیگر

جسکو قہر ایزدی سے رستگاری چاہیے — اُسکے دل سے آہ اشک آنکھوں سے جاری چاہیے

جسکی بندوں پر ہزاروں بخشش و انعام ہین — ہر گھڑی اوس کبریا کی یادگاری چاہیے

طالبان قرب محبوب حقیقی کو ضرور — اشکباری دلفگاری جان نثاری چاہیے

جو ہوا طالب بہا گلشن فردوس کا — کیا اوسے سیر گل باغ و بہاری چاہیے

شاغلان لذت دنیائے جیفہ کو مدام — مجلس قص و شراب و سود خاری چاہیے

عاصیان شوق کو امید بخشش کی نہین — اہل عصیان کو شفیع شرمساری چاہیے

جبکہ یہ دنیا ہے مومن کیلئے زندان سرائے — کیون نہ پھریان رنجش و تکلیف و خواری چاہیے

ہے اگر دنیا مین ٹوٹا جھونپڑا پروا نہین — جنت الفردوس کی محل و اٹاری چاہیے

شعلۂ نار جہنم کو بجھانے کے لئے — دیدۂ پر خوف حق کی اشکباری چاہیے

لو ہر اعمال پر بازار محشر مین ضرور — رونق اخلاص کی آبداری چاہیے

ہی مسافر منزل گور و قیامت کی تجھے — ساتھ لینا توشۂ پرہیزگاری چاہیے

اے مسافر کیون پڑا سوتا ہے تک بیدار ہو — کوچ سے پہلے ہی چلنے کی تیاری چاہیے

اے فقیر نفس کش اے صوفی خلوت نشین — نفس و شیطانکی ٹھگی سے ہوشیاری چاہیے

صاحب توحید کو اور اہل سُنّت کو فقط ۔۔۔ قول نبوی اور قولِ کردگاری چاہیئے
جب کہیں ظاہر حدیث اور فقہ میں ہو اختلاف ۔۔۔ دیکھنا اس باب مین مسلم بخاری چاہیئے
سنیو لینا اگر ہے سو شہیدون کا ثواب ۔۔۔ شوخیون پر جاہلون کے بردباری چاہیئے
بندگانِ باوفا کو اپنے آقا کی مدام ۔۔۔ پیروی فرمانبری خدمت گذاری چاہیئے
نقش بندی ہی اگر تو حق پسندی ہی ضرور ۔۔۔ مجمع باطل سوا اوسکو انتشاری چاہیئے
اے مجددیہ تجھے اذکار اور اشغال مین ۔۔۔ سُنّت خیر البشر کی پاسداری چاہیئے
قادری چشتی نکھلایا اگر تو کیا ہوا ۔۔۔ بندگی دل کی صفائی آبداری چاہیئے
دل سے اے مسلم کر اپنے دُور سودائے غرور ۔۔۔ بندۂ خاکی کے حق مین خاکساری چاہیئے

دیگر

دنیا مین جو بیادِ خدائے نعم رہے ۔۔۔ مر کر میان روضۂ باغ ارم رہے
جسوقت جل شانہٗ خود منصفی کرے ۔۔۔ ہیبت سے ہر نبی و ولی خشک دم رہے
کوئی کسیکے حق مین نہوگا وہان شفیع ۔۔۔ جسپر مگر خدائے برین کا کرم رہے
میدان روز حشر مین دنیا کا ہر عزیز ۔۔۔ آنکھین چُرا کے آہوئے وحشی سا رم رہے
چوری ریا فریب دغا سب کا جائے کھل ۔۔۔ جسپر خدا کا رحم ہو اُسکا بھرم رہے
دنیا کا دہوم دہام یہ دنیا ہی تک ہی بس ۔۔۔ لیکن وہان یہ گنج نہ مُلک و حشم رہے
پوچھینگے اہل خلد کہ اے ساکنان نار ۔۔۔ تم کیون میانِ نار برنج و الم رہے
دینگے جواب وہ کہ نہ پڑھتے تھے ہم نماز ۔۔۔ اور اس عذابِ نار کو جھٹلاتے ہم رہے
حق نے دیا تھا مال نہ دیتے تھے ہم زکوٰۃ ۔۔۔ مال حرام و سود سے بھرتے شکم رہے
جور و ستم حرام و شراب و کباب مین ۔۔۔ مکر و دغا فریب مین سارے جنم رہے
سب لوگ ذوالجلال کی کرتے تھے بندگی ۔۔۔ ہم اوسکو چھوڑ پوجتے دیر و صنم رہے
ہم عالمون کی نیک طریقہ کو چھوڑ کر ۔۔۔ گمراہ پیر جی کے سدا ہمقدم رہے

اوس روز چاہتے ہو جو امان دوستو — خوف خدا سے شام و سحر چشم نم رہے
ذکر خدای پاک مین جاری رہے زبان — لہو ولعب کے چق چق وبق بق مین کم رہے
دل گرد شرک و ظلمت بدعت سے صاف ہو — توحید حق و سنت نبوی الم رہے
اخلاص دلسے کیجئے مولا کی بندگی — گردن سدا رضای الہی مین خم رہے
مسلم کو دیجیو حشر مین یارب وہین امان — جس جا کھڑا لوای شفیع الامم رہے

دیگر

مومنان خوش طریقہ کا خدا غفار ہے — کافران بد روش کے واسطے قہار ہے
آگے مالک کے جو خادم کو کرے جہک کے سلام — اوس غبی کے بوجھ پر اللہ کی پہٹکار ہے
آپکو مشغول رکھ ایدل خدا کی یاد مین — قرب درگاہ خداوندی اگر درکار ہے
ہین وہی بندہ مومنین سچے طالبان ذوالجلال — جنکی آنکہون کے تلے دنیا سڑی مردار ہے
دین کے کا مومنین جو دنیا کا رکھتا ہے لحاظ — اوسکا دعوی دینداری کا محض بیکار ہے
اس جہان بے وفا مین طالبان دین کو — دل لگانا قحبۂ دنیا سے زہر مار ہے
ہوش کر سر خواب غفلت سے اوٹھا ای بیخبر — گور منہ کہولے ہوئے تیرے لئے طیار ہے
کسطرح حب الہی اوسکے دلکو ہو نصیب — لوح دل پر جسکے نقش درہم و دینار ہے
اہل سنت کیون نہ پہونچین منزل مقصود پر — راہبر اونکی حدیث سید ابرار ہے
ایدل اوس گھر کو بنا جس گھر مین رہنا ہے سدا — یہ سرای فانیہ دو روز کا گھر بار ہے
اپنی اس آلایش عصیان سے ای عاصی نہ ڈر — میل عصیان کے لئے صابون استغفار ہے
اندنونکی دینداری ہے عجب انداز کی — متقی کہتے ہین جسکو لوگ وہ بدکار ہے
سنت توحید کی محفل نہین آتی نظر — شرک اور بدعت کا ہرسو گرم تر بازار ہے
ہر کسو کے ہاتھ پر مت ہاتھ رکھنا اے میان — آجکل بعضے فقیر و مولوی مکار ہے
پایگا مسکین جو ہی اپنی بہنگام حساب — دس نفر پر بھی یہان جو آدمی سردار ہے

کیسلئے وس بدبخت کی ہوگی جہنم سے نجات	سُنت و توحید سے جسکو یہان انکار ہے
بس کراے مسلم نہین بانین گوری تیرا کلام	جن شریرونکی مقدر مین خدا کی مار ہے

دیگر

حضرت حق مین وہی پیارا بنی انسان ہے	جس بنی انسانکو حق پر یہان ایمان ہے
نور جسں انسانکے دل مین نہین ایمان کا	بیشک اوس انسان سی بہتر کہین حیوان ہے
کیون نہین حکم الہی سی کری وہ سرکشی	جس لعین روسیہ کا پیشوا شیطان ہے
جو کوئی اللہ کی دل سی کریگا بندگی	جنتی کرنیکا اوسکو وعدۂ رحمان ہے
سب سے ادنی مرتبہ کا جنتی جو ہوئے گا	ایک ایک موتی کا سو سوا اوسکو ملی دالان ہے
ندیان جاری ہین جنت مین شراب و شیر کی	جسکی شیرینی و لذت بیحد و پایان ہے
گوشت صدہا قسم مرغونکا وہان موجود ہے	شوربہ دار اور بریان جسکا جو خواہان ہے
نوش کرنیکو وہان میوی ہزارون ہین لذیذ	اور خدمت کو ہمیشہ حور اور غلمان ہے
عورتین بندونکو جو بخشیگا جنت مین خدا	رنگ و روپ اونکا بسان لولو و مرجان ہے
بی بیونکے ساتھ اپنی تخت پر تکئے دئے	شغل باہم میوہ خوری کا وہان ہر آن ہے
واجب و لازم ہی ہمپر اوس خدا کی بندگی	جسنے بندونکے لئے کیا کیا سامان ہے
دل سی کہہ تو ذات حق ہی وحدہ اور لاشریک	اور محمد عبدہٗ یہ کلمۂ ایمان ہے
کر نماز پنجگانہ کو حضوری سے ادا	درمیان مومن و کافر یہی پہچان ہے
ہے اگر زردار تو ہر سال مین دیناز کوۃ	ورنہ یکدن مال یہ تیرا وبال جان ہے
ہے اگر مقدور تو کر حج بیت اللہ کا	واسطے تیری وہان جانا بہت آسان ہے
ترک کر کینہ کپٹ بغض و حسد کبر و غرور	کیونکہ اوس سے نور ایمانکو تری نقصان ہے
کذب و دشنام و ریا ہی شیوۂ اہل نفاق	مومنان پاک کی ہرگز نہین یہ شان ہے
کرلے استغفار جلدی ورنہ پچتائیگا تو	حقمین عاصی کے در توبہ کھلا ہر آن ہے

اپنی انبوہ خطا سے آس بخشش کی نہ توڑ
ربکی دریائے نوازش بیحد و پایان ہے

منزل عقبی کا اپنے جلد کر سامان و ساز
اے مسافر اس سرا مین چار دن مہمان ہے

غیر کو ناچیز اور احقر نجان اے دل کبھی
کیا خبر ہے کون اس مین بندۂ سبحان ہے

شیشۂ دل کو کسی بھائی کے ہرگز توڑ مت
جوڑنا مشکل ہے اوسکا توڑنا آسان ہے

بھول مت دل سے کسیکے نیکی و احسانکو
رب کا ناشکرہ ہے جو ناشکرۂ انسان ہے

رکھ تو ہر ایک حال مین ہر شخص سے شرم و حیا
یہ طریق نیک خوئی حضرت عثمان ہے

اے برادر جہل کو ہرگز نکر تو اختیار
علم سے دونون جہان مین مرتبہ ذی شان ہے

سود کا گھر مین وہی رکھتا ہے اپنی کاروبار
جسکو گور و حشر کا دل مین نہین ایمان ہے

جو بدن پالا گیا ہے لقمہائے سود سے
داخل جنت نہو حضرت کا یہ فرمان ہے

جسکو خوش آتا نہین احکام قرآن و حدیث
وہ بعین اہل نفاق و صاحب طغیان ہے

کیسے اے مسلم اوسے توحید سنت ہو پسند
شرک و بدعت کیطرف جسکو یہان میلان ہے

دیگر

جسند خدانے نور سنوارا محمدی
ہمکو خطاب کرکے پکارا محمدی

خیر الامم ہے جبکہ یہ امت خدا کی پاس
بہتر ہو کیون نہ دین ہمارا محمدی

سوجھے اسیر تیہ ضلالت کو راہ راست
چمکا عرب مین جیسے ستارا محمدی

اے احمدیو ایسے خدا پر ہو جان نثار
جسنے کیا ہے دین تمہارا محمدی

بازار و شہر و قصبہ و قریہ مین برملا
بجتا ہے صبح و شام نقارا محمدی

پہونچا عرب سے روم و دمشق و عراق و شام
ایران و چین و ہند و بخارا محمدی

اس دین حق کے سامنے دین ابا چھوڑ کر
لاکھون ہوئے یہود و نصارا محمدی

آئی ہے جب سے گلشن نبوی نو بہار
پہول ہین جیسے پہول ہزارا محمدی

توحید کام آئیگی اوسکی نہین کبھی
جسنے کہ نام دل سے بسارا محمدی

دنیا مین گرچہ خوار و ذلیل و حقیر ہے | پروردگار کا ہے پیارا محمدی
ستر جہنمی کو نکالے گا نار سے | جاتا ہے راہ حق مین جو بارا محمدی
جنت مین جا کے کھائیگا شہد و شراب و شیر | سیب و بہی انار چھوہارا محمدی
کرتا ہے دل سے سنت نبوی کی پیروی | بدعت کے شور و شر سے کنارا محمدی
سنت سے منہ نہ موڑو کسیکے لحاظ سے | مسلک اگر ہے یارو تمہارا محمدی
اکثر ہوئی ہے منکر سنت سے گفتگو | لیکن کسی جگہ مین نہ ہارا محمدی
اشرار شرک شورش بدعت کے سامنے | ناچار ہو رہا ہے بچارا محمدی
اے رب ہمارے حضرت مہدیکا ظہور | ظاہر ہو شان و شوکت و یارا محمدی
آئین سارے مذہب باطل کے دور ہو | جاری ہو رسم دین دل آرا محمدی
بہا گین رسالے پلٹنین کفار خوار کی | آنکھوں سے دیکھتے ہی اکھاڑا محمدی
اوٹھ جاے علم ہند کے و انگریزی ناگری | گھر گھر پڑھایا جاے سپارا محمدی
مل جائین کافرون کے صنم خانے خاک مین | قائم ہو مسجدون مین منارا محمدی
تعزیر و قید و قتل جہالت کے بالعوض | چمکے قصاص و حد و کفارا محمدی
پھیلے تمام ملک مین اسلام اسطرح | کہ دیکھوں جسطرف ہو پسارا محمدی
مسلم کو گور و حشر کے رنج و عذاب مین | مولی کا آسرا ہے سہارا محمدی

دیگر

جب سے آئے مصطفےٰ رہبر ہمارے واسطے | سہل ہے جادۂ حق پر ہمارے واسطے
اوس رسول خیر خواہ عاصیان نے صاف صاف | کھدیا ہر ایک خیر و شر ہمارے واسطے
فرض ہے ہر قول و فعل سید ابرار کا | جی سے خوش ہو کر جھکانا سر ہمارے واسطے
راہ سے ڈگنے کا خطرہ بدعتی کو ہے ضرور | ہم تو سنی ہین نہین کچھ ڈر ہمارے واسطے
جب شب معراج سے لوٹے تو یہ پانچون نماز | لائے تحفہ ساتھ پیغمبر ہمارے واسطے

پر تو معراج ہے ہر روز حاصل پانچ بار
اس نماز فرض کے اندر ہمارے واسطے

حقتعالے سے عطا کروائینگے خیر الورا
کار اندک مین ثواب اکثر ہمارے واسطے

روز محشر مین شفیع عاصیان ہونگے شفیع
سامنے اللہ کے جا کر ہمارے واسطے

بخشوا کر سب گنہ فردوس اعلیٰ مین رسول
حق سے دلوائینگے آخر گھر ہمارے واسطے

تشنگی کا خوف ہے محشر مین غیرون کیلئے
بھر رہا ہے چشمۂ کوثر ہمارے واسطے

از طفیل مصطفےٰ نفس و ہوا کے ہاتھ سے
دے پناہ اے خالق اکبر ہمارے واسطے

جبکہ قلب مومنین ہے دُر ایمان کا صدف
کیون نہو دل معدن گوہر ہمارے واسطے

جیسے حق گوئی مین ہمنے کھول رکھی ہے زبان
ہر طرف سے تیز ہے خنجر ہمارے واسطے

چھوڑ مت تدبیر کو ایدل خدا کو یاد کر
شاید اب تقدیر ہو یاور ہمارے واسطے

حرص مین کیا سود جبکہ خرمن تقدیر سے
ایک دانہ بھی نہین باہر ہمارے واسطے

ہے غنی کے واسطے دنیا مین آرام و سکون
مفلسی کی گردش و چکر ہمارے واسطے

کیون نہو شہر و شہر و کو بکو جانا ضرور
آب و دانہ ہے زور آور ہمارے واسطے

آج گر اس نقرہ و زر کا نہ دینگے ہم زکوٰۃ
کل کو ہوگا اژدہا یکبہر ہمارے واسطے

مال ہے بہر حصول زاد راہ آخرت
گاڑ رکھنے کو نہین ہے زر ہمارے واسطے

جبکہ یکدن مر کے ملجانا ہے خاک گور مین
ہے برابر قصر اور چھپر ہمارے واسطے

عالم ملکوت کی ہو سیر یکدم مین نصیب
بال تقوے مین اگر ہو پر ہمارے واسطے

ہمتو سیدھے راہ پر یار و بلاتی ہین تمہین
کسلئے غصے سے ہو اخگر ہمارے واسطے

ٹھوکرین یارب کہانتک کھائینگے سردار کی
ہو عطا اب دین کا افسر ہمارے واسطے

عرض ہے مسلم کی یارب دیجیو ہمکو وہی
جو ترے نزدیک ہو بہتر ہمارے واسطے

دیگر

جو دل مین فخر بالانساب کی رکھتے ہین بیماری
ہوئی ہے شادیان ہیو و نکی اُ نکی جان پر بھاری

سناتی ہین ہماری بیٹیان اشراف زادی ہین
سگائی وہ کرے جو ہو جولاہن یا ہو بھٹیاری

قدم پر اونکی پگڑی دہر کر رو رو عرض کرتی ہین
کہ ہے عزت ہماری تیری ہی ہاتھونمین اے باری

پکانا پیسنا اور کوٹنا ہے کام غیرون کا
فقط بیٹھی رہو گھر مین چلاؤ حکم سرداری

ستم ہے آپ تو کرتی ہین دس دس بیٹیان لیکن -
نکر نے پائی بیوہ ایک بھی خاوند بیچاری

کہا تنگ مثل مینا کی بھلا ہو ونکو رکھو گے
ملو گے ہاتھ جب پنجرے سے اوڑ جائیگی دلاری

نکرنا عقد بیوہ کا طریقہ ہندوانہ ہے
خدا کے واسطے تم چھوڑ دو یہ رسم کفاری

جو رسم کفر پکڑو گے اوٹھو گے ساتھ کافر کے
یہان تم گو کہ رکھتے ہو مسلمانی کی رو داری

اسی رسم برہمن پر نبی ہو شیخ صدیقی ؛
لقب بنا مناسب ہے کہ رکھو شیخ زناری

بیاہو جلد بیوہ کو خیال ننگ کو چھوڑ دو
گرائیگی جہنم مین تمہین یہ شرمی و عاری

شر لفو گر نچھوڑو گے یہ رسم ہندوانہ تم ؛
تو محشر مین یہ شیخی سیدی دکھلائیگی خواری

نسب کا مول کوڑی بہر نہو میدان محشر مین
جولاہہ اور سید سے عمل کی ہو خریداری

ثواب اوسکو ملیگا سو شہیدونکا قیامت مین
کریگا عقد ثانی گو جو ایسے وقت مین جاری

اگر تم بیوہ مسکین کا جوڑا لگا دو گے ؛
تمہارا حور سے جوڑا لگا دے حضرت باری

جو رکھے گھر مین بیوہ کو تو اوسپر ہر مہینے مین
چھٹے ہے ہر حیض سے یک خون کر نیکی ستمگاری

بظاہر عقد سے بیوہ حیا سکو دکھاتی ہے ؛
مگر چھپ چھپ پرائے مرد سے کرتی ہے نظاری

کھڑی محشر مین ہوگی وہ زن بوجہل کی شامل
حضوری فاطمہ سے جائیگی ناپاک پھٹکاری

سنو اے بیکسو بیوہ اگر کچھ ہوش رکھتی ہو
لے دیکھو اپنی باباجان اور اماکی ہشیاری

پڑھے ناز و ادا سے کاٹتی ہین رات آپسمین
تمہین کہتے ہین بیٹھو صبر سے کونین کے آپیاری

سمجھ لو ایسے باباجان کو ایجان قصائی ؛ ؛
اور ایسے سنگدل ماں کا رکھو نام ہتیاری

دعا اس بندہ مسلم کی ہو مقبول یا اللہ ؛
کہ جلدی عقد بیوہ کا برے لوگونمین ہو جاری

دیگر

خدا سے ڈر ذرا ای بے نمازی ۔ وضو کر سر جھکا ای بے نمازی

نہین دل مین ترے خوف الہی ۔ نہ کچھ شرم و حیا ای بے نمازی

تجھے جسنے کیا پانی سے پیدا ۔ حق اوسکا کر ادا ای بے نمازی

ذرا سر خواب غفلت سے اوٹھا تو ۔ بہت سوتا رہا ای بے نمازی

ہزارون نعمتین جسنے عطا کین ۔ نکر اوسکو خفا ای بے نمازی

شکم مین مان کے جو تجھکو نہ بھولا ۔ تو بھول اوسکو گیا ای بے نمازی

خدا کی بندگی مین سر جھکانا ۔ یہی کام آئیگا ای بے نمازی

تجھے دربار سو مولے کے اپنے ۔ کیا کسنے جدا ای بے نمازی

جھکا سر کو جھکا سر کو جھکا سر ۔ نہ لے سر پر بلا ای بے نمازی

جھکا سر چھوڑ وعدہ آجکل کا ۔ ٹھکانا دم کا کیا ای بے نمازی

جو بندہ چھوڑ دیگا بندگی کو ۔ سو گندہ ہوئیگا ای بے نمازی

تو اپنے شوق سے دوڑا ہوا کیون ۔ جہنم کو چلا اے بے نمازی

نہین غافل کوئی شے بندگی سے ۔ مگر تو بے حیا اے بے نمازی

خدا پر اور نبی پر لا کے ایمان ۔ تو کیون کافر بنا اے بے نمازی

فقط کلمہ بغیر از سر جھکا ے ۔ نہ دیگا فائدہ اے بے نمازی

سگ و خنزیر بھی ہین تجھسے بہتر ۔ نہ جان اونکو برا اے بے نمازی

پلیدی ظاہری ہے اونکے اندر ۔ نجس باطن ترا اے بے نمازی

خدا کی بندگی سے کیا تجھے کام ۔ تو سگ ہے پیٹ کا اے بے نمازی

ہوا ابلیس جب سجدہ سے منکر ۔ تو پھٹکارا گیا اے بے نمازی

سدا آب حمیم و خار زقوم ۔ سقر مین کھائیگا اے بے نمازی

ڈسین گے گور مین جب مار و کژدم ۔ کریگا ہائے ہا اے بے نمازی

بطوق آتشین زنجیر ناری — تری ہوگی سزا اے بے نمازی
پکاریگی تجھے غصے سے دوزخ — کہ میرے پاس آلے بے نمازی
بہت دنیا مین چکھے تر نوالے — ہوا اب لقمہ مرا اے بے نمازی
وہان تو ناصحون سے بہاگتا تھا — کہان اب جائیگا اے بے نمازی
چکھاؤنگی مزہ مین آج تجھکو — ترے انکار کا اے بے نمازی
جھکا سر زندگی مین ورنہ مرکر — بہت پچتائیگا اے بے نمازی
ترے مسلم نے کی ہے خیر خواہی — نہو اس سے خفا اے بے نمازی

دیگر

ایدل نادان ہو ہشیار یکدن موت ہے — کیون ہے غفلت مین ہے سرشار یکدن موت ہے
کھیل مین طفلی کٹی کھوئی جوانی خواب مین — اب تو اے پیری مین ہو بیدار یکدن موت ہے
عمر بھر لایا بجا حرص و ہوا کی پیروی — ہو ذرا خالق کا تابعدار یکدن موت ہے
ایدل آیا ہے یہان تو کرکے عہد بندگی — یاد کر وہ قول و اقرار یکدن موت ہے
چھوڑکر شرک و نفاق و بدعت و فسق و فجور — بندگی مین جی لگا اے یار یکدن موت ہے
بخشوا اللہ سے جرم و خطا رو زار زار — پڑہ ہمیشہ دل سے استغفار یکدن موت ہے
اے اخی اس چاردنکی زندگی کر شانمین — کبر و نخوت سے نرہ زنہار یکدن موت ہے
دیکھ تو ٹک اس سرا فانیہ کے حال کو — جو یہان آیا اوسے ناچار یکدن موت ہے
ہو شہنشاہ جہان یا سپہ یا درویش ہو — یا گدا ہو نان یا زردار یکدن موت ہے
خوبرو یا زشت رو ہو یا قوی یا ناتوان — تندرست ہو یا یہان بیمار یکدن موت ہے
مولوی ہو یا ہو جاہل پیر ہو یا ہو مرید — یا ہو آقا یا ہو خدمتگار یکدن موت ہے
ہو پیمبر یا ولی یا غوث ہو یا ہو قطب — متقی ہو یا یہان بدکار یکدن موت ہے
ہو ملک یا حور یا غلمان یا جن و پری — یا ہو سب مخلوق کا سردار یکدن موت ہے

یا محل سنگین بنگلہ بالاخانہ ہو یہان ۔ یا ہو ٹوٹا جھونپڑا گھربار یکدن موت ہے
یا پھٹی گدڑی شکستہ پیرہن مین ہو گذر ۔ یا ہو عمدہ جبہ و دستار یکدن موت ہے
یا یہان کھاتا ہو زردا قورمہ نان و پلاو ۔ یا ہو پھیکا ساگ خشک خار یکدن موت ہے
یا ہو قالین اور توشک فرش گل آرامگاہ ۔ یا ہو فرش خاک یا از خار یکدن موت ہے
بوعلی سی کچھ نہ بن آئی نہ افلاطون سے ۔ لادوا ہی موت کا آزار یکدن موت ہے
جبکہ سبکو موت ہے ای بندۂ مسلم ضرور ۔ واسطی تیری بھی آخرکار یکدن موت ہے

دیگر

یاالہی روز و شب توفیق احسان دے مجھے ۔ شرمسار ہی جرم و عصیان سی تو ہر آن دے مجھے
یاالہی تو نگاہِ حفظ رکھ مجھپر مدام ۔ راہ نیکی سی کہین بہکانہ شیطان دے مجھے
توشۂ منزل سی ہوتی ہے مسافر کی گذر ۔ زادِ راہِ آخرت ای رب یزدان دے مجھے
دون نہ ہاتھو نسی ترے در کی گدائی مین کبھی ۔ گر کوئی اسکی عوض تختِ سلیمان دے مجھے
مین تو ہون یارب سزاوار جہنم سربسر ۔ تو محض اپنی کرم سی باغ رضوان دے مجھے
ذلت و خواری یہان کی فخر ہی میرے لئے ۔ تو جو اپنی بارگہ مین عزت و شان دے مجھے
یاالہی باغ دنیا مین اگر لایا ہے تو ۔ غنچۂ مقصود سی بھر بھر کے دامان دے مجھے
بیٹھتے اوٹھتے ٹہلتے جاگتے سوتے ہوی ۔ اپنے ذکر و فکر سی یکدم نہ نسیان دے مجھے
عضو ہای تن کو میرے اپنی مرضی مین لگا ۔ خوف اپنا ظاہر و باطن مین یکسان دے مجھے
مجلس ناپاک کی شان سی بچا کر صبح و شام ۔ صحبت پاکیزۂ پرہیزگاران دے مجھے
دور ہی منزل ابھی سی ڈگمگاتا ہے قدم ۔ زور پای دستگیر ناتوانان دے مجھے
درد و غم سی ہر گھڑی رہتی ہی ہر دم بیکلی ۔ داروی درد ای طبیب دردمندان دے مجھے
مزرعِ عقبی ہے دنیا بقول مصطفےٰ ۔ یاالہی اس زراعت مین نہ نقصان دے مجھے
یاالہی جب تلک جیتا رہون ہر حال مین ۔ خیر و شر پہچاننے کو نورِ ایمان دے مجھے

یا الٰہی شیشۂ خاطر مکدر سے بچا — کسطرح دیکھوں تجھے تو نور عرفان دے مجھے
یا الٰہی حشر میں جب تشنہ لب ہوں مرد و زن — کاسۂ کوثر شفیع اہل عصیان دے مجھے
حال گمراہی کا اب دیکھا نہیں جاتا مجھے — جلد تر یارب کوئی مہدی دوران دے مجھے
کھود ڈالوں بیخ شرک و بدعت و طغیان کی — یا الٰہی تو اگر اسباب و سامان دے مجھے
التجا کر دے اے مسلم بدرگاہ مجید تو — تا رہائی نار سے وہ اہل غفران دے مجھے

تمام شد

قطعۂ تاریخ از مولف عبد الکریم مسلم عفی عنہ -

تالیف جب ہوئی یہ دیوان پرہدایت — پڑھکر اسے ہوئے سب احباب دل سے شادان
ممکن نہیں کہ ٹھیرے مضمون اسکا باطل — ہر شعر پر ہے اسکے شاہد حدیث و قرآن
امید رب سے ہے یہ کہ جس گھڑی چھپے گی یہ — لیوینگے اہل سنت اسکو بقیمت جان
مضمون کو جو اسکے سمجھے گا منصفی سے — حق دل پر اوسکے ہوگا روشن بعون یزدان
پیش سعید اسکا ہر شعر ہے دل آرام — مرد شقی کے دلمیں لگتا ہے مثل پیکان
اے مبتلائے ظلمت سمجھے تو تیرے حق میں — ہر ایک شعر اسکا ہے گوہر درخشان
مسلم نے دل سے اپنے تاریخ اسکی پوچھی — بولا کہ اسکی ہجری لکھ تو چراغ ایمان

رسالہ نجم الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی راہ سیدھی تو نے جو مجکو دکھائی ہے — برائی شرک کی توحید کی خوبی سوجھائی ہے
معانی سنت و بدعت کے لفظوں کی بوجھائی ہے — تعصب کے بلا کی قید سے بخشی رہائی ہے
محض تیری نگاہ لطف کی یہ رہنمائی ہے

پھرون تھا ٹھوکریں کھاتا بیابان ضلالت میں — پکڑ کر ہاتھ تو لایا مجھے راہ ہدایت میں
کیا داخل مجھے پھر امت شاہ رسالت میں — گناہ انکے کرم سے سید احمد کی ارادت میں

کہ جسکی پیروی نے راہ سنت کی بتائی ہے

طریقہ اہل سنت کا مجھے جسپر دل سے بہاتا ہے
کوئی کہتا ہے لامذہب کوئی گمرہ بناتا ہے
کوئی میری امت سے بدل انکار لاتا ہے
کوئی چشم غضب سے تیوری مجھپر چڑہاتا ہے

صفائی اسلئے مذہب کی اپنی کہہ سنائی ہے

عزیزو بار سنت کا لیا سر پر جو ہو سو ہو
کیا اب نوش جام ساقی کوثر جو ہو سو ہو
چلا اس رہ مین جان آبرو کھو کر جو ہو سو ہو
کرون منزل کو طی مین یا کہ جاؤن مر جو ہو سو ہو

بسوی منزل مقصود دل سے لو لگائی ہے

عمل مین مذہب حنفی کی مین تقلید لاتا ہون
قیاسی مسئلونمین پیروی ونکی بجا تا ہون
قیاس ونکا حدیث مصطفائی سے ملاتا ہون
موافق ہے تو بہتر ورنہ ہاتھ اوس سے اوٹھاتا ہون

اسی انداز کی تقلید میرے جی کو بہائی ہے

بدل ان چار مجتہد ونکو ہادی جانتا ہون مین
بلا تعیین کی تقلید ونکی مانتا ہون مین
قیاس حق و باطل قول کو پہچانتا ہون مین
نہ سم الفار و مصری کو ملا کر پھانکتا ہون مین

بفضل ایزدی یہ حق شناسی ہمنے پائی ہے

عزیزو اگو جب پیرو سنت بتاتی ہو
محبت سید کونین کی منہ سے جتاتے ہو
مخالف اپنی مذہب کی حدیثین جبکہ پاتے ہو
عمل کرنے نمین اوسکے کیون بہانے پیش لاتے ہو

یہ کیسی حب نبوی پیروی مصطفائی ہے

محبت پنجتن کی رافضی بہی تو جتاتے ہین
غم حسنین مین روتے ہین اور آنسو بہاتے ہین
مگر وہ پنجتن کی پیروی سے منہ چھپاتے ہین
بڑہاتے ہین لبونپر موچھہ اور داڑہی مونڈاتے ہین

تمھین بہی شاید ان لوگون نے اونکی سو جہائی ہے

امام بو حنیفہ رہنمائی دین نے یارو
کتاب روضتہ العلما مین فرمایا ہے جا دیکھو
کہ قول احمدی سے قول جو میرا مخالف ہو
تو ایسے قول باطل کو وہین دیوار سے مارو

یہان تقلید انکی کسلئے تمنے اوٹھائی ہے

امام اعظم و بویوسف و زفر و محمد کو
بھلا تم کس طرح سے ایک ہی یارو سمجھتے ہو
تعصب سے جدا ہوکر ذرا انصاف سے سمجھو ؏
کہ جب اونکی قیاس و رای باہم مختلف ہین تو
سمجھنا ایک چارونکو سمجھ کی نارسائی ہے

اگر نعمان ہی کی پیروی منظور ہے تو اب
زفر سے اور محمد سے ابو یوسف سے کیا مطلب
اگر سمجھو کہ یہ شاگرد ہین نعمان ہی کے سب ؏
ہوا اسواسطے چارونکا ملکر ایک ہی مذہب
نہین گو اونکی اندر اتفاق اور ایکرائی ہے

توہم کہتے ہین یہ کہ بو حنیفہ نے محمدؒ کو
محمد نے پڑہایا شافعی کو یہ سمجھ رکھو
اور ہین شاگرد احمد شافعی کے پہر تو اے یارو
امام اعظم محمد شافعی احمد کے مذہب کو
کسینے ایک ہی سمجھا تو ہمین کیا برائی ہے

اگر تحقیق کر پایہ سے اے متعصبو گر کر
محض تقلید ہی کا روگ تمنے لیا دلبر
تو بوبکرؓ و عمرؓ وہین ان اماموں سے کہین بہتر
حدیث کالنجوم آئی ہے اونکی شان کے اندر ؏
اونہونے صحبت معصوم پیغمبر کی پائی ہے

میان تقلید شخصی کو نہین جب تک اوٹھاؤگے
کہان تم سنتین سب ایک ہی مذہب مین پاؤگے
کسی سنت سے حضرت کی اگر انکار لاؤگے ؏
تو محشر مین رسول اللہ کو کیا منہ دکھاؤگے
کرو توبہ تعصب سے جو خوف کبریائی ہے

بھلا تقلید شخصی کو کہانسے تمنے ٹہہرایا
خدا نے اور نبی نے تو کہین اسکو نفرمایا
نہ اجماع صحابہ سے کہین اسکا پتا پایا
قیاس و رائے سے اپنے نہ مجتہدون نے بتلایا ؏
جدی اپنی شریعت تمنے یہ گھر سے بنائی ہے

صحابہ قول لیتے تھے کبھی صدیق اکبرؓ کا
کبھی فاروقؓ کا فتوی کبھی عثمانؓ و حیدرؓ کا
وہان یہ حال تھا ہرگز نہ اصحاب پیمبر کا
کہ مذہب ہو جدا ہر کا مقرر یا لقب ہر کا

کہ فاروقی فلانا ہو فلانا مرتضائی ہے

جہان خود سید کونین کی موجود سنت ہو
رسول اللہ کیساتھ اوس مقلد کو بغاوت ہے
وہان غیروں کے قول و را پر چلنا ضلالت ہے
نہین وہ اہل سُنت بلکہ مشرک فی الرسالت ہے

اگرچہ صورتاً اپنی اہل سُنت کی بنائی ہے

تعجب ہے کہ کلمہ سید ابرار کا پڑہنا
پھر اونکے قول تجکے دوسرے کی راہ پر چلنا
اور اونکے زمرۂ امت کے اندر آپکو گھنا
اور اپنے آپکو اسکی طرف منسوب کر رکھنا

معاذ اللہ یہ کیسی نبی سے بیوفائی ہے

کہا حضرت نے امت مین ہمارے فرقہ تہتر ہو
گئے پوچھے کہ اونمین کون فرقہ راستی پر ہو
بہتر دوزخی اور ایک کا فردوس مین گہر ہو
تو فرمایا جسے منظور یان وہ راہ انور ہو ؏

جو میرے اور میرے اصحاب ویارونکی پائی ہے

اگر ہو قول مجتہد و امام و پیر کا لینا
تو اول ہی اوسے معیار سنت سے لگا لینا
کہرا نکلے تو دستور العمل اپنا بنا لینا ؏
اگر کھوٹا نکل آوے تو ہاتھ اُس سے اٹھا لینا

زر ناقص کو لیکر منفعت کسنے اوٹھائی ہے

اس اقلیم شریعت اور آفاق طریقت مین
اور اجلاس خلافت اور دیوان امامت مین
جہان معرفت کی بیچ اور ملک حقیقت مین
اور احکام اطاعت اور ارکان عبادت مین

کسیکی کب شہ دین کے سوا فرمانروائی ہے

تعجب تھا کہ یارب کیون نہین ہوتا اثر انکو
کہا دل نے کہ اے ناصح نہ اتنا تنگ کر انکو
دکھائین سیکڑون لا الاحادیث معتبر انکو
یہ خورشید خبر ہرگز نہ آئیگا نظر انکو

گھٹا کالی تعصب کی دلونپر انکے چھائی ہے

کلام خالق جن و بشر تو پیشتر لیجیے
تب اصحاب رسول اللہ کا حکم اثر لیجیے
تب اوسکے بعد قول حضرت خیر البشر لیجیے
تو بعد اوسکے فقیہون کا قیاس معتبر لیجیے

تسلسل یہ بزرگان شریعت نے جمائی ہے

کوئی تقلید شخصی کو تعیین واجب بتاتا ہے ۔۔۔ کوئی منکر کو اسکے فاسق و گمرہ بناتا ہے
کوئی مکہ مدینہ کا سند لا لا سناتا ہے ۔۔۔ کوئی چاروں مصلوں سے دلیلیں پیش لاتا ہے

یہ ساری حجتیں انکی تعصب کی ہوائی ہے

غضب تو یہ کہ بیخوف و خطر جو سود کھاتا ہے ۔۔۔ نشہ خواری و بدکاریوں میں جو عیشیں اڑاتا ہے
اوسے کوئی نہیں گمراہ و لامذہب بتاتا ہے ۔۔۔ کرے رفع الیدین آمین تو مذہب سے جاتا ہے

یہانتک تو تعصب نے سمجھ اونکی اڑائی ہے

جو ہو جس مسئلہ سے بیخبر سو پوچھ لے جا کر ۔۔۔ کسی مفتی سے جو ہو واقف اخبار پیغمبرؐ
مگر تقلید اوسکی خاص کر لینا نہیں بہتر ۔۔۔ روا ہے دوسرے مفتی سے فتوی پوچھنا اوپر

یہی تقلید ہے جسکی خبر قرآن میں آئی ہے

روش تقلید شخصی کی روا ہے اوس مقلد پر ۔۔۔ کہ جو واجب سمجھے اس روش کو دین کے اندر
زروے احتیاط و اتقا یا ضیق میں آکر ۔۔۔ عمل کرے خوشی سے دوسرے مذہب کے فتوی پر

تو اس تقلید شخصی میں نہیں کچھ بھی برائی ہے

کہا کرتے ہیں یوں اہل تعصب ہم غریبوں سے ۔۔۔ کہ ہمکو فقہ کافی ہے نہیں مطلب حدیثوں سے
ہماری غرض ہے اس گفتگو سے اون عزیزوں سے ۔۔۔ کہ جب سارے مسائل میں غرض ٹہیری فقیہوں سے

تو مسلم ترمذی کا نام لینا بیحیائی ہے

بویوسف اور محمد کی ہوئی تحقیق جب کامل ۔۔۔ ہزاروں قول انہوں نے کر دئے اوستاد کے باطل
بقول صاحبین اکثر ہے فتوی دیکھا ے عادل ۔۔۔ خطا سے مجتہد کو پاک ٹہیرانا ہے لاحاصل

صفت معصومیت کی خاص جاہ انبیائی ہے

اماموں کی خطا اور چوک پر جو مرد نا ہنجار ۔۔۔ نکالی حقیں اون ارکان دین کی طعن کی گفتار
اور استنباط مجتہدین کو سمجھے محض بیکار ۔۔۔ ہے اوسکو صاف فاعتبروا اولوا الالباب سے انکار

میرے نزدیک وہ بھی ایک گمراہونکا بھائی ہے

نہین کہتا مین اے یارو کہ تم حنفی نکہلاؤ — قیاس معتبر سے بھی امام اعظم کے باز آؤ
مگر ہان جسجگہ پر تم حدیث احمدی پاؤ — سعادت جانکر اپنی عمل اوسپر کئے جاؤ
رسول اللہ کی دلمین اگر الفت سمائی ہے

مقابل مین حدیثون کی خطا مجتہد پا کر — تلانا لفظ بے ادبی کا اونکی شانکے اندر
سمجھنا دل سے اونکو پیشوای دین پیغمبر — بحکم اتر کو اقولی عمل کرنا حدیثون پر
ایسی تقلید سے حقمین مقلد کی بھلائی ہے

اگر تم آرزو اسباتکی رکہتے ہو اے یارو — کہ روئے شاہد حق جلوہ گر دلپر ہمارے ہو
تعصب کی سیاہی دیدۂ خاطر سے دہو ڈالو — منگا کر دیکھ لو آئینۂ شرح مسلم کو
اصول فقہ مین تمکو اگر کچھ بھی رسائی ہے

جناب عائشہ سے ابن ماجہ مین روایت ہے — کہ کہنا جہر سے آمین پیغمبر کی سنت ہے
بجالانا اوسے ایمان والون کی علامت ہے — مگر چڑ ہنا برا کہنا یہودیونکی خصلت ہے
مسلمانو تمہین یہ خوی بد کسنے سکہائی ہے

مسلمانو اگر ہے علم پڑھنے کی ہوس تمکو — تو قرآن و خبر پڑھ لو یہی کافی ہے بس تمکو
ریاضی و منطق کی نہین لازم درس تمکو — انہین مارسیہ سمجھو کہین لیوین نہ ڈس تمکو
کہ بکھ نے انکی صدہا کی مسلمانی مٹائی ہے

زمانہ اب وہی فتنے کا آپہونچا ہے امت مین — کہ آئی ہے خبر جسکی حدیثون کی روایت مین
سہیگا سختیان اسوقت جو اجرا کرے سنت مین — سو لیگا شان و عزت سو شہیدونکی قیامت مین
یہان طعنونکی اوسنے سیکڑون تلوار کھائی ہے

کیا تیار مینے اس مخمس کو بدشواری — کہ شاید دے سمجھ سبکو جناب حضرت باری
لگی سنت رسول سید مختار کی پیاری — اوٹھے تقلید شخصی کی دلونسے روگ بیماری

عزیزو تمنے کیون مجھ پر بھلا تیور چڑہائی ہے

کہا ننگ اتبو امی مسلم دماغ اپنا دکھا ویگا | سعید ازلی کو اتنا ہی سنانا کام آویگا
اگر بدبخت کو تو ایک دفتر کہہ سنا ویگا | تجہی کو بلکہ وہ اولٹا ہی لا مذہب بتاویگا

خدانے مہر اوسکی فہم ودانش پر لگائی ہے

تمام شد

مسدس درخوبی سنت | بسم اللہ الرحمن الرحیم | و مذمت بدعت

اول تو فرض طاعت پروردگار ہے | پہر اتباع شافع روز شمار ہے
پھر پیروی سُنت اصحاب دیار ہے | پہر مہدی زمان کی اطاعت بکار ہے

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سنت کی پیروی سے خدا کا حبیب ہو | دوزخ کی آنچ دُور رہو جنت قریب ہو
دنیا مین ظل رحمت رب مجیب ہو | محشر مین مصطفا کی شفاعت نصیب ہو

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سُنی وہی ٹہیک جو سُنت کرے قبول | ہر شادی و غمی مین رہے پیرو رسول
سنت سے باغ باغ ہو بدعت سے ہو ملول | بزم نکاح اوسکا ہو جون حیدر و بتول

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سُنت نبی کی دین کی اصل اصول ہے | سُنت کی پیروی مین عبادت قبول ہے
سنی کی بہول چوک مین نیکی حصول ہے | ہر نیکی بدعتی کی بدی مین شمول ہے

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

کہتے ہین جسکو لوگ حقیقت وطریقت
رکھا ہے جسکا نام مشائخ نے معرفت
وے ڈالیان ہین بیخ ہی اون سب کی شریعت
ہو جڑ نہ پائدار تو جاوے شجر الٹ

سنی خوش نصیب کو باغ وبہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سنت مین امتحان ہے ہر دیندار کا
واعظ کا مولوی کا تہجد گزار کا
حاجی کا ہر نمازی کا ہر روزہ دار کا
صوفی کا ہر فقیر کا ہر نیک کار کا

سنی خوش نصیب کو باغ وبہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

اڑتے اگرچہ ہوئین ہوا پر فقیر جے
گھستے ہون آگ مین تو نہ جلتا ہو بال بھی
دریا کو پیرتے ہون تو پاتر نہو کبھی
سنت کے ہین خلاف تو سمجھو وہ ہین غوی

سنی خوش نصیب کو باغ وبہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

آل نبی جو مسلک سنت کو چھوڑ کر
چلتا ہے کار دین مین بدعت کی راہ پر
کل بدعتی سی بیش خدا ہی وہ خوار تر
بھولا ہی راہ آپکو کھلا کے راہبر

سنی خوش نصیب کو باغ وبہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

افسوس اندنون وہ زمانہ پدید ہے
کہ ہر کسیکا ایک طریقہ جدید ہے
بدعت کا زور شور قریب وبعید ہے
سنی کو ایسے وقت اجر صد شہید ہے

سنی خوش نصیب کو باغ وبہار ہی
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

جب ہو ظہور بعثر ما فی القبور کا ؕ ؕ
بدحال تشنگی سے ہو اہل نشور کا
بازار گرم حصل ما فی الصدور کا ؕ
سُنی کو جام دینگے شراب طہور کا

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے ؕ

جسنے کہ کرکے اہل ضلالت کی پیروی
باہر ہوا وہ دائرۂ اسلام سے شقی ؕ ؕ
سُنت سے منھ کو موڑ کے بدعت کی راہ لی
جان اوسکو مشرکوں کا برادر تو ای اخی

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار رہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سنی ہے خاص نائب سرکار مصطفٰے ؕ
ہے بدعتی خلیفۂ ابلیس بے حیا
پھیلا رہا ہے ہر سو طریقہ حدیث کا
کوشش مین ہے کہ جلوۂ سنت کو دون بجھا

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سُنی کا جس گھڑی ہو گذر پل صراط پر
جسدم دھریگا پل پر قدم بدعتی خر
یکدم مین مثل برق کے کر جائیگا سفر
کٹ کر گریگا قعر جہنم مین بے خبر

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سُنی کی گور نور سے پر نور ہوئیگی
اور بدعتی کی جون شب دیجور ہوئیگی
عطر و گلاب و مشک سے معمور ہوئیگی
ماری تپش کے صورت تنور ہوئیگی

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

لاویگی گور پیرو سنت کے ساتھ پیار
لڑکیکو جیسے گود مین کرتی ہے مادولار

دابیگی بدعتی کے بدنکو شکنجہ وار ٹ
ڈالیگی اوسکی ہڈی و پسلی کو توڑ تار ٹ

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہر
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

کرتا ہے جان و دل سے جو سنت کی پیروی
وہابی اوسکو کہتے ہین سب مل کر بدعتی
وہابی کسطرح نہو مقبول ایزدی
وہابی مین جو یا ہے سو ہر پائے نسبتی

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

اُمت ہے مصطفا کی تہتر گروہ کی ٭
ناجی ہے اون مین ایک بہتر ہے دوزخی
ناجی ہے جسنے مسلک سُنت قبول کی
ناری ہے جس گروہ نے بدعت کی راہ لی

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہر
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سنت کے برخلاف کو مرشد نکیجیے
ہاتھ اپنا اوسکے ہاتھ مین ہرگز نہ دیجیے
تسبیح و تاج جبہ پر اوسکے نہ بہولئے
اوس پیر جی کو نائب ابلیس بوجھیے ٭

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

جو پیرو رسول ہو کامل اوسیکو جان
عارف وہی ہے ذاکر و شاغل اوسیکو جان
عامی محض ہے تب بھی تو فاضل اوسیکو جان
سنو عاقلو نکے بیچ مین قابل اوسیکو جان

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہر
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

سُنی ستم اوٹھاتے ہین سنت کیواسطے
گالی و مار کہاتے ہین سنت کیواسطے ٭
گھر مال و زر لٹاتے ہین سُنت کیواسطے
آخر کو سر کٹاتے ہین سنت کیواسطے

سُنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے

بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

مسلم کی بعد ختم مسدس کی ہے دعا
کر بخش دیجیو میرے گناہوں کو یا خدا
محفوظ رکھکے آفت بدعت سی تو سدا
سنت کی اتباع مین کامل مجھے بنا

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بدبخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل تعمیر مسجد

جب نام پڑا صاحب اسلام ہمارا
تعمیر مساجد بھی ہوا کام ہمارا
اس کام سی گر بخت ہوا کام ہمارا
اسلام کا دعوی ہی محض خام ہمارا

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کی لکھے نام ہمارا

ہے شعبۂ ایمان سی مسجد کا بنانا
اسباب و زر و مال منہر او سمین لگانا
اخلاص کی ساتھ ہمت عالی کو لڑانا
تکلیف و مشقت کی بلا سر پہ اٹھانا

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کی لکھی نام ہمارا

زردار کو زر پاک اگر ہاتھ مین آدے
اوس مال کو مسجد کی بنا نمین لگا دے
گھر اوسکا خدا دانۂ موتی کا بنا دے
تخت اوسکی لئے روضۂ رضوان مین بچھا دے

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کی لکھی نام ہمارا

منہ کام سی مسجد کی جو موڑتا ہے جو واہی
رکھتا ہی منافق کی طرح دل مین سیاہی

آویگا کبھی وسپہ یہان قہر الٰہی ہے — اولاد و زر و جان کی دیکھیگا تباہی

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اوس گھر کے لکھے نام ہمارا

جس مرد کا چمکا ہی بھلائی کا ستارہ — کیونکر وہ کرے خدمت مسجد سے کنارہ
لے ٹوکری اینٹونکی ڈھووے سر خود گارا — پہونچاوے جہان راج کرے اوسکو اشارہ

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اوس گھر کے لکھے نام ہمارا

ہین سیکڑون مسجد کی شکستہ در و دیوار — سنگین سنہری ہین صنمخانۂ کفار
غیرت نہین جب آتی مسلمانونکو ہر بار — تو ایسے مسلمانو پہ اللہ کی پھٹکار

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کے لکھے نام ہمارا

مین زور حکومت کا اگر ہاتھ مین لاتا — بتخانۂ کفار سے یہ دل کو مٹاتا
اُس دیر کے جا مسجد اسلام بناتا — دل دیر و صنم پوجنے والون کا جلاتا

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اوس گھر کو لکھو نام ہمارا

تقدیر اگر کاشکے کرتی میری یاری — دیتا مجھے دینار و درم حضرت باری
تو کہنہ و بوسیدہ پڑی مسجدین ساری — سنگین بناتا مین بصد نقش و نگاری

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کو لکھو نام ہمارا

کرتا ہے جو مسجد کی پلیدی سے حفاظت — یا روشنی و فرش چٹائی سے حمایت
یا رکھے جو پانی کا گھڑا بہر طہارت — ملتی ہے اسے خدمت مسجد کی سعادت

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اوس گھر کے لکھی نام ہمارا

اب جلوہ دکھا بندۂ مسلم کو الٰہی ؛ | تو سلطنت ہند مین اسلام کی نشانی ہے
تا دیر صنم گہ سے اوٹھے گرد تباہی | ہر مسجد بوسیدہ کی ہو پشت و پناہی

ہے خانۂ حق رونق اسلام ہمارا
حق باب مین اس گھر کی لکھی نام ہمارا

حکایت ابلیس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیان از حمد و شکر خدای انام ؛ | درود و سلام رسول کرام ؛
ذرا گوش دل سی یہان ای اخی | حکایت سنو مجھسے ابلیس کی
جب آدم کا پتلا بنایا گیا ؛ | لباس خلافت پہنایا گیا ؛
ہوا تب ملائک کو فرمان رب | کہ آدم کو سجدہ کرو سب کے سب
گرے سارے سجدے مین بے قال و قیل | مگر ایک ابلیس لایا دلیل ؛
کہ مین ہون بنا آتش پاک سے | اور آدم بنایا گیا خاک سے
دھرون کسطرح اوسکے آگے جبین | کہ ہے خاک سی آگ افضل کہین ؛
ہوا حکم خالق ز روی عتاب ؛ ؛ | کہ یان سے کرو دور اوسکو شتاب
ابھی اسکی پیشانی نور کو ؛ ؛ | سیاہی لعنت سے کالا کرد
گروہ ملک سی نکالو اسے ؛ | فلک سی زمین پر گرادو اسے ؛
یہ اپنی فقاہت کی آگے لعین | ہے نص واضح کا قائل نہین
خودی مین گرفتار ہوکر بشوق | گلے مین لیا اپنے لعنت کا طوق
جبھی سی بحکم خدای انام ؛ | پڑا اوسکا شیطان مردود نام
تب اوسنے کیا عرض اے ذو الجلال | تری بارگہ مین ہے میرا سوال

جو مردد تو نے بنایا مجھے
فلک سے زمین پر گرایا مجھے

عطا کر مرے واسطے کوئی گھر
کہ جسمین رہون جاگے شام و سحر

کہا حق نے گھر تیرا احمام ہے
اوسی مین تجھے چین و آرام ہے

کہا پھر کہ اے رب بالا و پست
مقرر ہے کیا میری جای نشست

کہا حق نے بازار مین کر نشست
چوراہی تراہے مین کر بازگشت

کیا عرض پھر اوسنے اے کبریا
مرے واسطے کوئی کھانا بتا

کہا حق تعالے نے اے نابکار
جو مردہ ہوا آپ سے جاندار

تو کھا اوسکو اور دوسرا وہ طعام
کہ جسپر نہین حق تعالے کا نام

کیا عرض پھر حق تعالے سے یون
کہ یارب بتا کون پانی پیون

ہوا حکم جو نشہ آور ہو چیز
پیا کر سدا اوسکو تو بے تمیز

ہوا ملتجی حق سے پھر وہ رجیم
موذن مرا کون ہو یا کریم

کہا حق تعالے نے سن اے شقی
موذن تو اپنا سمجھ بانسلی

تو پھر عرض کرنے لگا اے خدا
بتا میرا قران ہے کونسا

کہا شعر کو اپنا قرآن جان
پھر اجس مین ہو جو ٹ کا داستان

ہوا ملتمس حق سو پھر بے حیا
کہ لکھنے کا میرے ٹھکانا بتا

کہا حق نے سوزن کو د نا
تو حرف اپنا انسان پر کھودنا

کیا عرض پھر اسنے اے پاکذات
بتا تو مقرر ہے کیا میری بات

کہا حق نے سچ مین نہ لب کھولنا
جہان بولنا جوٹھ ہی بولنا

کیا عرض پھر اوسنے رب البشر
بتا میرا ہے کون پیغامبر

کہا حق نے اے رہبر گمرہان
تو اپنا پیمبر نجومی کو جان

کیا عرض پھر اوسنے رب الانام
تو فرما مرے واسطے کوئی کام

کہا حق نے جا دو تیرا کام ہے
مراد دلکا تیری سرانجام ہے

کیا عرض ابلیس نے یا رب
تو کردے مقرر مرا صیدگاہ

اور اے رب عطا کر مجھے دام صید
کہ جس سے کرون جلد مین صید قید

ہوا اوسکو ارشاد پروردگار
کہ لے مدعا اپنا اے نابکار

ترا صیدگہ اور دام شکار
مقرر ہوئین عورتین گلعذار

پہنسے اوسمین کیسا ہی دانا شکار
نہین اوسکو ہرگز مجال فرار

جب ابلیس نے دل کی پائی مراد
ہوا خرم و شاد حد سے زیاد

حکایت ہوئی اختتام [illegible]
اوٹھاتا ہون دست دعا اے اخی

[illegible]
ترے آگے ہر سبکے نیچے نگاہ

[illegible]
اگرچہ ہو کیسا ہی وہ گمرہ

ترے بارگہ [illegible]
وہین مدعا اوسکا حاصل ہوا

کیا [illegible] شیطان نے کیسا عناد
پہرا وہ بہی در سے ترے بامراد

تو پہر کون ہے دوسرا اُس سے بد
کہ جسکی دعا تیرے در سے ہو رد

کرون عرض مین تجہسے کیا اے غفور
تو خود ہے علیمٌ بذاتِ الصُّدُور

تو اپنے محض لطف و احسان سے
بچانا مجھے دام شیطان سے

لگایا ہے ہر سمت شیطان نے گہات
کہ فرزند آدم نپاوے نجات

دعا تجہسے مسلم کی ہے یا کریم
کہ رکہ راہ حق پر مجھے مستقیم

التماس خاکسار کو- اس دیوان گلشن ہدایت کے طبع کرانیکی اجازت پیشتر ہی جناب حاجی عبدالغفار صاحب و جناب حافظ عبدالرحمان صاحب سے مل چکی تھی- لیکن اب بہی بنظر احتیاط جناب عبدالمنان صاحب سے اسکے چھپوانیکی اجازت لے لی ہے-

خاکسار- بدرالدین تاجر کتب- خلاصی ٹولہ نمبر ۹ ویلسلی اسٹریٹ کلکتہ